بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ **وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ** وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً -(الاحزاب:۴۱)

اور

"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"

نبی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تشریعی نبی اور دوسرا امتی نبی۔ تشریعی نبی نئ شریعت کے ساتھ آتا ہے جبکہ امتی نبی گزشتہ تشریعی نبی کی شریعت کے مطابق عمل کرتا ہے اور کوئی نئ شریعت نہیں لاتا۔ جیسے حضرت موسی علیہ السلام تشریعی نبی تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام امتی نبی تھے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاءمانتے اور یقین کرتے ہیں، اس کالاکھواں حصہ بھی دُوسرے لوگ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وُہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے، سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے، مگر اُس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ

بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 227،228 جدید ایڈیشن)

پھر فرماتے ہیں

ہماری کوئی کتاب بجُز قرآن شریف نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجُز محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجُز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکُتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجُز خادمِ اسلام ہونے کے اَور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف یہ منسوب کرے وہ ہم پر اِفتراء کرتا ہے۔ ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فیضِ برکات پاتے ہیں اور قرآن کریم کے ذریعہ سے ہمیں فیضِ معارف ملتا ہے۔ سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس

ہدایت کے خلاف کچھ بھی دِل میں نہ رکھے، ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جواب دِہ ہو گا۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابلِ مؤاخذہ ہے۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

7/ اگست 1899ء"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد دوم صفحہ 249 جدید ایڈیشن)

ومن یقنت ۲۲ — ۷۳۷ — الاحزاب ۳۳

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَ یَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ (یہ اللہ کی سنت ان لوگوں کے حق میں گزر چکی ہے) جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ محمد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

جلد چہارم

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

مُصنّف فخر المفسّرین زبدۃ المحدّثین عمدۃ المتکلّمین فاضلِ اجل حضرت

مولانا ابو محمّد عبدالحق الحقانی الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ،

تفسیرِ فتح المنّان

المشہور بہ

تفسیرِ حقّانی

اس بے نظیر تفسیر میں جس طرح بے شمار دریائے علوم کو کوزے میں بند کیا ہے
اسی طرح اس کی زبان عام فہم سلیس اور صاف ہے تاکہ ہر خاص و عام
استفادہ کرے اور لطائف و حقائق و نکات قرآنیہ سے
فیض یاب ہو

ناشر میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

اسلام میں ظاہر ہو کر مخالف ہمیشہ سے اپنی کاری گری کرتے آئے ہیں۔ انہوں نے بہت سی جھوٹی حدیثیں بھی گھڑی ہیں جن سے اسلام اور پیغمبرؐ پر بدنما دھبہ لگانا مقصود ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید کی تفسیر کرنے میں بھی وہ ایسی روایات شامل کر دیتے ہیں کہ جن سے آیات کا مطلب اُلٹ پلٹ ہو جاوے اور اسلام پر کوئی عیب لگے۔ قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر انہوں نے ایسا کیا ہے۔ من جملہ ان کے یہاں بھی عجیب و غریب روایات گھڑی ہیں۔ کسی نے کہہ دیا کہ زینب اچھے کپڑے پہنے کھڑی تھی۔ پیغمبرؐ جو زید کے گھر میں گئے زینب کو دیکھ کر فریفتہ ہو گئے اور اللھم مقلب القلوب پڑھ کر چلے آئے۔ زینب اس لگاوٹ کو سمجھ گئی اس نے زید سے کہہ دیا۔ زید کو غیرت آئی طلاق دیدی آپؐ نے جھٹ پٹ نکاح کر لیا بلکہ بے نکاح کیے شوق میں آ کر اس کے گھر میں گھس گئے اور اس سے ہمبستر ہوئے اور جو کسی نے پوچھا تو کہہ دیا کہ میرا نکاح اس سے آسمان پر ہو چکا ہے تخفی فی نفسك کے معنی زینب کی محبت اور اس کا عشق مراد لیا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دل میں تو یہ تھا کہ زید اس کو چھوڑ دے لیکن اس کو لوگوں سے ڈر کر ظاہر نہیں کرتے تھے اور بظاہر زید کو کہتے تھے کہ اس کو طلاق نہ دے۔

معاذ اللہ معاذ اللہ نبی علیہ السلام پر کیا کیا بہتان باندھے ہیں۔ زینبؓ تو آپؐ کی پھوپی زاد بہن تھی، لڑکپن سے آپؐ کے سامنے ہوتی تھی اور کون عورت تھی کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ کرتی تھی۔ پھر کیا آج ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو دیکھا تھا۔ اور اگر ابتداء سے محبت تھی تو زید سے کیوں نکاح کروایا جو بمشکل اس کے ورثہ راضی ہوئے تھے۔ آپ ہی کیوں نہ کر لیا جو بڑی خوشی سے اس کے وارث منظور کرتے۔

ان بے دینوں سے تو یہ بہتان بندی کچھ بھی تعجب نہیں مگر تعجب تو اپنے بعضؔ سیدھے سادے بھولے بھالے مفسرین سے ہے کہ جنہوں نے ان کی روایات کو اپنی تفاسیر میں نقل کر دیا۔ اور ان کے اس کہنے سے دھوکہ میں آ گئے کہ حدثنا فلان عن فلان۔ یہ حضرات تو بس اس حدثنا پر غش ہیں پھر نہیں دیکھتے کہ اس کے راوی کیسے ہیں اور یہ روایت کیسی ہے؟ جو مخالفین اسلام ان روایات یا ان سادہ لوح مفسرین کے اقوال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عیب لگاتے ہیں وہ عیب دراصل آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی نہیں لگتا بلکہ اُن راویوں پر لگتا ہے۔ نہ ہم ان بے ہودہ روایات کی صحت کے قائل ہیں نہ ان پر جو اعتراضات پڑتے ہیں ان کے جواب کے ذمہ دار ہیں۔

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ
محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں

رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
(زید کے بھی نہیں) لیکن وہ اللہ کے رسول

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ
اور سب نبیوں پر مُہر ہیں اور اللہ ہر

شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
بات جانتا ہے ایمان والو!

اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ
اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور

ع ۶

ؔ برخلاف محققین مفسرین کے اللہ ان کو جزاء خیر دے انہوں نے اس مقام پر ہمارے موافق معنے لکھے ہیں۔ ابن کثیر نے ان روایات پر ذرا بھی توجہ نہ کی اور کہہ دیا کہ یہ چھوڑ دینے کے قابل ہیں ۱۲ منہ

مفردات القرآن (اردو)

جلد اول

تصنیف

امام راغب اصفہانی

ترجمہ و حواشی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری

شیخ شمس الحق
۳۸ کشمیر بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور

دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا﴾ (۳۔۱۱۸) مومنو! (کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا راز دان نہ بنانا۔ یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔

﴿وَمَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا﴾ (۹۔۴۷) تو تمہارے حق میں شرارت کرتے۔

اور حدیث میں ہے [1]

(۱۰۶) مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ ثَلَاثًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ: جوشخص تین مرتبہ شراب پئے گا تو اللہ تعالیٰ اسے لازماً دوزخیوں کی پیپ پلائے گا۔

زہیر نے کہا [2] ع (طویل)

(۱۳۰) هُنَالِكَ اِنْ يُّسْتَخْبَلُوا الْمَالَ يَخْبِلُوا

یعنی ایسے موقعہ پر اگر ان سے مال مانگا جائے تو وہ مال دے دیتے ہیں۔

(خ ب و)

خَبَتِ (ن) النَّارُ: آگ کا شعلہ افسردہ ہوگیا اور اس پر راکھ کا خِبَاء یعنی پردہ سا آ گیا۔ اصل میں خِبَاءٌ اس پردہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو ڈھانپا جائے۔ اسی بنا پر جو یا گیہوں کی بالی کے چھلکے کو بھی خِبَاء کہا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْرًا﴾ (۱۷۔۹۷) جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو (عذاب دینے کے لئے) اور بھڑکا دیں گے۔

(خ ت ر)

اَلْخَتْرُ: اصل میں اس غدّاری کو کہتے ہیں جسے اس قدر کوشش سے کیا جائے کہ انسان کمزور پڑ جائے اور اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں قرآن پاک میں ہے:

﴿كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ﴾ (۳۱۔۳۲) جو عہد شکن اور ناشکرے ہیں۔

(خ ت م)

اَلْخَتْمُ وَالطَّبْعُ: کے لفظ دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں کبھی تو خَتَمْتُ اور طَبَعْتُ کے مصدر ہوتے ہیں اور اس کے معنیٰ کسی چیز پر مہر کی طرح نشان لگانا کے ہیں اور کبھی اس نشان کو کہتے ہیں جو مہر لگانے سے بن جاتا ہے۔

مجازاً کبھی اس سے کسی چیز کے متعلق وثوق حاصل کر لینا اور اس کا محفوظ کرنا مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ کتابوں یا

---

[1] الحدیث باختلاف الفاظہ فی النسائی عن ابن عمرو وحم ق ہ ت عن ابن عمرو (ہ عن ابی ہریرۃ) و(طب عن ابن عمرو) والترمذی عن ابن عمرو ورد(ۃ عن ابن عمرو) راجع الفتح الکبیر ج ۳: ۲۰۱۔۲۰۲).

[2] قالہ زہیر بن ابی سلمیٰ المزنی وتمامہ .... وان یسئلوا یعطوا وان ییسروا یغلوا والبیت فی اللسان (خبل، خول) وفی روایۃ الطبری ۲۳۔۱۹۹/۷: ۲۷۸) وان یستخولوا بدل یستخبلوا ویخولوا بدل یخبلوا وکذا فی روایۃ ابی عبید فی غریبہ والعسکری فی الصناعتین وعدہ من جید المدیح قال فی الامالی (۲: ۱۵۴) ومایبالی مدح بھذین البیتین الایمدح بغیرھما والبیت فی مختار الجاھلی بشرح المصطفیٰ السقا (۱: ۱۶۳) والمختارات ۶۲ والعمدۃ (۲: ۱۲۷) و نقدالشعر ۳۳ فی سبعۃ ابیات والبحر (۷: ۱۴۳) والعقد الثمین ۹۱ والمعانی الکبیر ۵۲۹ والمیوطی ۱۰۸ قال فی اللسان والاخبال اعطاء البعیر او الناقۃ للرکوب واستخبل ای استعارمنہ والاصمعی وابو عبیدۃ فی روایتھما عن ابی عمرو انکر الاستخبال وغیرھما اثبتہ (والمعانی للقبتی ۵۴۰).

دروازوں پر مہر لگا کر انہیں محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ کہ کوئی چیز ان کے اندر داخل نہ ہو۔ قرآن پاک میں ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ (۲۔۷) اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔

﴿وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ﴾ (۴۵۔۲۳) اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی۔

اور کبھی کسی چیز کا اثر حاصل کر لینے سے کنایہ ہوتا ہے جیسا کہ مہر سے نقش ہو جاتا ہے اور اسی سے خَتَمْتُ الْقُرْاٰنَ کا محاورہ ہے یعنی قرآن پاک ختم کر لیا اور آیت کریمہ:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ (۲۔۷) خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اور آیت:

﴿قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ﴾ (۶۔۴۶) (ان کافروں سے) کہو بھلا دیکھو تو اگر تمہارے کان یا دو آنکھیں چھین لے اور اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے۔ میں عادت الٰہیہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان اعتقادِ باطل یا محرمات کے ارتکاب میں حد کو پہنچ جاتا ہے اور کسی طرح حق کی طرف التفات نہیں کرتا تو اس کی ہیئتِ نفسانی کچھ ایسی بن جاتی ہے کہ گناہوں کو اچھا سمجھنا اس کی خو بن جاتی ہے۔ گویا اس طرح اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ چنانچہ اسی معنیٰ میں فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ﴾ (۱۶۔۱۰۸) یہی لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر خدا نے مہر لگا رکھی ہے۔ اسی طرح آیات کریمہ:

﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ (۱۸۔۲۸) اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے......... اس کا کہنا نہ ماننا۔

﴿وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ﴾ (۱۷۔۴۶) اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں۔

﴿وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قَاسِيَةً﴾ (۵۔۱۳) اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔

میں اِغْفَالٌ کِنٌّ اور قَسَاوَةٌ سے بھی علی الترتیب یہی معنیٰ مراد ہیں۔

جبائی کہتے ہیں [1] کہ اللہ کے کفار کے دلوں پر مہر لگانے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ایسی علامت قائم کر دیتے ہیں کہ فرشتے انٰ کے کفر سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور ان کے حق میں دعائے خیر نہیں کرتے۔ لیکن یہ بے معنیٰ سی بات ہے۔ کیونکہ اگر یہ کتابت محسوس ہو تو اصحاب التشریح کو بھی اس کا ادراک ہونا ضروری ہے اور اگر سراسر عقلی اور غیر محسوس ہے تو ملائکہ ان کے عقائد باطلہ سے مطلع ہونے کے بعد اس قسم کی علامت سے بے نیاز ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہر لگانے کے معنیٰ ان کے ایمان نہ لانے کی شہادت دینے کے ہیں اور آیت کریمہ:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ﴾ (۳۶۔۶۵) آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں۔ کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ

---

[1] هو ابو علي محمد بن عبدالوهاب الجبائي المتوفى ۳۰۳ ھ والجباء مثل رمان كورة بخوزستان من نواحي الاهوازبين فارس وواسطه والنضرة منها (التاج).

لفظ خاتم اور قرآن مجید

قرآن میں جہاں بھی خاتم کا لفظ استعمال ہوا ہے وہاں اس کے معنی علماء نے مہر کے کیے ہیں۔ لیکن علماء عوام کو دھوکہ دینے کے لئے خاتم النبیین والی آیت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

آیئے ترجمہ سید ابو الاعلی مودودی صاحب سے ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

1

القرآن - سورۃ نمبر 2 البقرۃ آیت نمبر 7

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞

خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

2

القرآن – سورۃ نمبر 6 الأنعام آیت نمبر 46

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۞

(ان کافروں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو خدا کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں یہ نعمتیں پھر بخشے؟ دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ رد گردانی کرتے ہیں۔

3

القرآن – سورۃ نمبر 36 یس آیت نمبر 65

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے۔

4

القرآن - سورۃ نمبر 42 الشورى آیت نمبر 24

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے؟ اگر خدا چاہے تو (اے محمد ﷺ) تمہارے دل پر مہر لگا دے۔ اور خدا جھوٹ کو نابود کرتا اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ سینے تک کی باتوں سے واقف ہے۔

5

القرآن - سورۃ نمبر 45 الجاثیۃ آیت نمبر 23

اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۞

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو) خدا نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اب خدا کے سوا اس کو کون راہ پر لا سکتا ہے۔ بھلا تم کیوں نصیحت نہیں پکڑتے؟

6

القرآن – سورۃ نمبر 83 المطففين آیت نمبر 26

خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ۞

جس کی مہر مشک کی ہو گی تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہیے کہ اسی سے رغبت کریں۔

7

القرآن – سورۃ نمبر 33 الأحزاب آیت نمبر 40

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا

ترجمہ

محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

حافظ نذر احمد کے قرآن مجید کے لفظی ترجمے کے عکس پیش خدمت ہیں
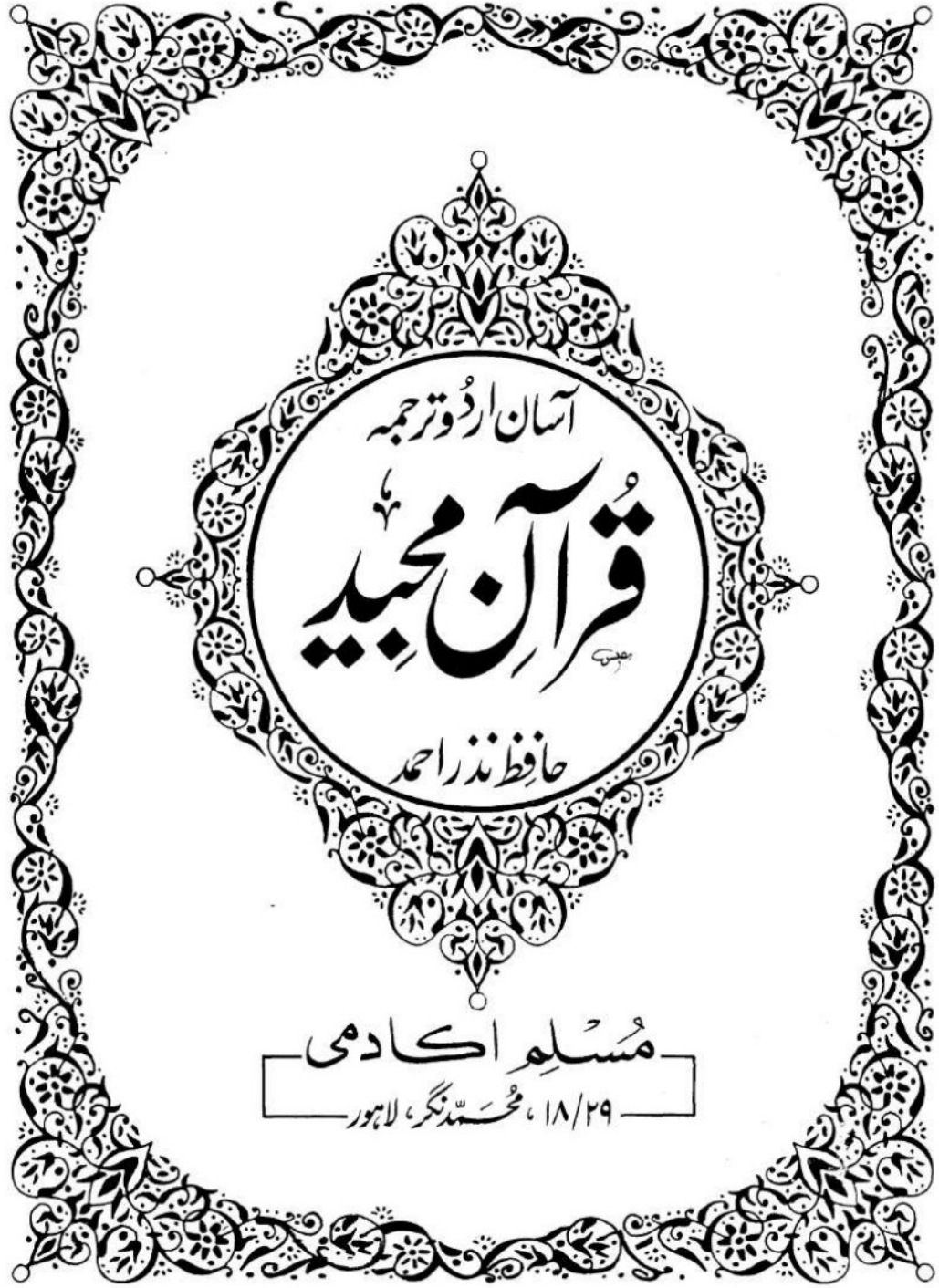
آسان اردو ترجمہ
قرآنِ مجید
حافظ نذر احمد
مُسلِم اکادمی
۱۸/۲۹، محمد نگر، لاہور

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥

أُولَٰئِكَ	عَلَىٰ	هُدًى	مِّن	رَّبِّهِمْ	وَأُولَٰئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُونَ
وہی لوگ	پر	ہدایت	سے	اپنا رب	اور وہی لوگ	وہ	کامیاب

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں ، اور وہی لوگ کامیاب ہیں ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	سَوَاءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَ	أَنذَرْتَهُمْ	أَمْ	لَمْ	تُنذِرْهُمْ
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا	برابر	ان پر	خواہ	آپ انہیں ڈرائیں	یا	نہ	ڈرائیں

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ، ان پر برابر ہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ

لَا	يُؤْمِنُونَ	خَتَمَ	اللَّهُ	عَلَىٰ	قُلُوبِهِمْ	وَعَلَىٰ	سَمْعِهِمْ	وَعَلَىٰ	أَبْصَارِهِمْ
نہیں	ایمان لائیں گے	مُہر لگادی	اللہ	پر	ان کے دل	اور پر	ان کے کان	اور پر	ان کی آنکھیں

وہ ایمان نہیں لائیں گے ۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مُہر لگادی ۔ اور ان کی آنکھوں پر

غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ

غِشَاوَةٌ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ	وَمِنَ	النَّاسِ	مَن	يَقُولُ
پردہ	اور	انکے لئے	عذاب	بڑا	اور سے	لوگ	جو	کہتے ہیں

پردہ ہے ۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ اور کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں

آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ يُخَادِعُونَ اللَّهَ

آمَنَّا	بِاللَّهِ	وَ	بِالْيَوْمِ	الْآخِرِ	وَمَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِينَ	يُخَادِعُونَ	اللَّهَ
ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور نہیں	وہ	ایمان لانے والے	وہ دھوکہ دیتے ہیں	اللہ

ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ، اور وہ ایمان لانے والے نہیں ۔ اور دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو

وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩

وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَ	مَا	يَخْدَعُونَ	إِلَّا	أَنفُسَهُمْ	وَمَا	يَشْعُرُونَ
اور جو لوگ	ایمان لائے	اور	نہیں	دھوکہ دیتے	مگر	اپنے آپ	اور نہیں	سمجھتے ہیں

اور ایمان والوں کو ، حالانکہ وہ نہیں دھوکہ دیتے ، مگر اپنے آپ کو ، اور وہ نہیں سمجھتے ۔

۱ ع ۱

وقف لازم

وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

وَخَتَمَ	عَلٰى	قُلُوْبِكُمْ	مَّنْ	اِلٰهٌ	غَيْرُ	اللّٰهِ	يَاْتِيْكُمْ	بِهٖ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ
اور مُہر لگادے	پر	تمہارے دل	کون	معبود	سوائے	اللہ	تم کو لادے	یہ	دیکھو	کیسے	بدل بدل کر بیان کرتے ہیں	آیتیں

اور تمہارے دلوں پر مُہر لگادے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے؟ جو تم کو یہ چیزیں لادے (واپس کردے) دیکھو ہم کیسے بدل بدل کر آیتیں بیان کرتے ہیں

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً

ثُمَّ	هُمْ	يَصْدِفُوْنَ	قُلْ	اَرَءَيْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	بَغْتَةً	اَوْ جَهْرَةً
پھر	وہ	کنارہ کرتے ہیں	آپ کہہ دیں	تم دیکھو تو سہی	اگر	تم پر آئے	عذاب اللہ کا	اچانک	یا کھلم کھلا

پھر وہ کنارہ کرتے ہیں ۔ آپ کہہ دیں دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا کُھلم کُھلا آئے

هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ

هَلْ	يُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ	الظّٰلِمُوْنَ	وَ	مَا نُرْسِلُ	الْمُرْسَلِيْنَ	اِلَّا	مُبَشِّرِيْنَ	وَ
کیا	ہلاک ہوگا	سوائے	لوگ	ظالم (جمع)	اور	نہیں بھیجتے ہم	رسول (جمع)	مگر	خوشخبری دینے والے	اور

کیا ظالم لوگوں کے سوا (اور کوئی) ہلاک ہوگا؟ اور ہم رسول نہیں بھیجتے مگر خوش خبری دینے والے اور

مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ

مُنْذِرِيْنَ	فَمَنْ	اٰمَنَ	وَاَصْلَحَ	فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَالَّذِيْنَ
ڈرسنانے والے	پس جو	ایمان لایا	اور سنور گیا	تو کوئی خوف نہیں	ان پر	اور نہ وہ	غمگین ہوں گے	اور وہ لوگ جو

ڈرسنانے والے ۔ پس جو ایمان لایا اور سنور گیا تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ اور جن لوگوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	يَمَسُّهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ	قُلْ	لَّآ اَقُوْلُ
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	انہیں پہنچے گا	عذاب	اس لئے کہ	وہ کرتے تھے نافرمانی	آپ کہہ دیں	نہیں کہتا میں

ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب پہنچے گا اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے ۔ آپ کہہ دیں ، میں نہیں کہتا

لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ

لَكُمْ	عِنْدِيْ	خَزَآئِنُ	اللّٰهِ	وَلَآ	اَعْلَمُ	الْغَيْبَ	وَلَآ اَقُوْلُ	لَكُمْ	اِنِّيْ	مَلَكٌ
تم سے	میرے پاس	خزانے	اللہ	اور نہیں	میں جانتا	غیب	اور نہیں کہتا میں	تم سے	کہ میں	فرشتہ

تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کو جانتا ہوں ، اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں

نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۲۳ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

نَزِدْ لَهٗ	فِيْهَا	حُسْنًا	اِنَّ اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ
ہم بڑھادینگے اسکے لئے	اس میں	خوبی	بیشک اللہ	بخشنے والا	قدردان	کیا	وہ کہتے ہیں	اس نے باندھا	اللہ پر

ہم اس کے لئے اس میں خوبی بڑھا دیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا، قدردان ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر باندھا ہے

كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ

كَذِبًا	فَاِنْ	يَشَاِ اللّٰهُ	يَخْتِمْ	عَلٰى قَلْبِكَ	وَيَمْحُ	اللّٰهُ	الْبَاطِلَ	وَيُحِقُّ	الْحَقَّ
جھوٹ	سواگر	چاہتا اللہ	وہ مُہر لگا دیتا	تمہارے دل پر	اور مٹاتا ہے	اللہ	باطل	اور ثابت کرتا ہے	حق

جھوٹ، سواگر اللہ چاہتا تو وہ تمہارے دل پر مُہر لگا دیتا، اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے، اور حق کو ثابت کرتا ہے

بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۴ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

بِكَلِمٰتِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	وَهُوَ	الَّذِيْ يَقْبَلُ	التَّوْبَةَ	عَنْ عِبَادِهٖ
اپنے کلمات سے	بیشک وہ	جاننے والا	دلوں کی باتوں کو	اور وہی	جو قبول فرماتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے

اپنے کلمات سے، بیشک وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے

وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲۵ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَيَعْفُوْا	عَنِ	السَّيِّاٰتِ	وَيَعْلَمُ	مَا تَفْعَلُوْنَ	وَيَسْتَجِيْبُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
اور معاف کر دیتا ہے	سے۔کو	برائیاں	اور وہ جانتا ہے	جو تم کرتے ہو	اور قبول کرتا ہے	وہ جو	ایمان لائے	اور

اور برائیوں کو معاف کر دیتا ہے، اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور وہ (ان کی دُعائیں) قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۲۶

عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	وَيَزِيْدُهُمْ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَالْكٰفِرُوْنَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	شَدِيْدٌ
انہوں نے عمل کئے	اچھے	اور ان کو زیادہ دیتا ہے	اپنے فضل سے	اور کافروں	ان کے لئے	عذاب	سخت

انہوں نے اچھے عمل کئے، اور وہ ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے، اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ

وَلَوْ	بَسَطَ اللّٰهُ	الرِّزْقَ	لِعِبَادِهٖ	لَبَغَوْا	فِي الْاَرْضِ	وَلٰكِنْ	يُنَزِّلُ	بِقَدَرٍ	مَّا يَشَاۗءُ
اور اگر	کشادہ کر دیتا اللہ	رزق	اپنے بندوں کے لئے	تو وہ سرکشی کرتے	زمین میں	اور لیکن	وہ اتارتا ہے	اندازے سے	جس قدر وہ چاہتا ہے

اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیتا، تو وہ زمین میں سرکشی کرتے لیکن وہ اندازے سے جس قدر چاہتا ہے اُتارتا ہے،

شَیْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ⑲ هٰذَا

شَیْـًٔا	وَ اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِیَآءُ	بَعْضٍ	وَ اللّٰهُ	وَلِیُّ	الْمُتَّقِیْنَ	هٰذَا
کچھ	اور بیشک	ظالم (جمع)	ان میں سے بعض (ایک)	رفیق (جمع)	بعض (دوسرے)	اور اللہ	رفیق	پرہیزگاروں	یہ

کچھ بھی اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے رفیق ہیں ، اور اللہ پرہیزگاروں کا رفیق ہے ۔ یہ

بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ⑳ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ

بَصَآئِرُ	لِلنَّاسِ	وَ هُدًی	وَ رَحْمَةٌ	لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ	اَمْ حَسِبَ	الَّذِیْنَ
دانائی کی باتیں	لوگوں کے لئے	اور ہدایت	اور رحمت	یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے	کیا گمان کرتے ہیں	وہ جنہوں نے

لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں ، اور ہدایت و رحمت یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے - کیا وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں جنہوں نے

اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً

اجْتَرَحُوا	السَّیِّاٰتِ	اَنْ نَّجْعَلَهُمْ	كَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَوَآءً
کمائیں (کیں)	برائیاں	کہ ہم کر دیں گے انہیں	ان لوگوں کی طرح جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے	برابر

برائیاں کیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے تاکہ برابر رہو جائے ،

مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ㉑ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

مَحْیَاهُمْ	وَ	مَمَاتُهُمْ	سَآءَ	مَا یَحْكُمُوْنَ	وَ خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
ان کا جینا	اور	ان کا مرنا	برا	جو وہ حکم لگاتے ہیں	اور پیدا کیا	اللہ	آسمانوں	اور	زمین

اُن کا جینا اور مرنا ، برا ہے جو وہ حکم لگاتے ہیں - اور اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا

بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ㉒ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ

بِالْحَقِّ	وَ لِتُجْزٰی	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	وَ هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ	اَفَرَءَیْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ
حق (حکمت) کے ساتھ	اور تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر شخص	اس کا	جو اس نے کمایا (اعمال)	اور وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے	کیا تم نے دیکھا	جو جس	بنا لیا

حکمت کے ساتھ ، اور تاکہ ہر شخص کو ، اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا - کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے بنا لیا

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ

اِلٰهَهٗ	هَوٰىهُ	وَ اَضَلَّهُ	اللّٰهُ	عَلٰی عِلْمٍ	وَ خَتَمَ	عَلٰی سَمْعِهٖ	وَ قَلْبِهٖ	وَ جَعَلَ	عَلٰی بَصَرِهٖ
اپنا معبود	اپنی خواہش	اور گمراہ کر دیا اسے	اللہ	علم پر - باوجود	اور اس نے مہر لگا دی	اس نے کان	اور اس کے دل	اور کر دیا (ڈال دیا)	اس کی آنکھ پر

اپنی خواہشوں کو اپنا معبود ، اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہ کر دیا ، اور مہر لگا دی اس کے کان اور اس کے دل پر ، اور ڈال دیا اس کی آنکھ پر

اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

اِنَّهُمْ	لَصَالُوا	الْجَحِيْمِ	ثُمَّ	يُقَالُ	هٰذَا	الَّذِىْ	كُنْتُمْ	بِهٖ	تُكَذِّبُوْنَ
بیشک وہ	داخل ہونیوالے	جہنم	پھر	کہا جائیگا	یہ	وہ جو کہ	تم تھے	اس کو	تم جھوٹ جانتے

بیشک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِىْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ

كَلَّآ	اِنَّ	كِتٰبَ	الْاَبْرَارِ	لَفِىْ	عِلِّيِّيْنَ	وَمَا	اَدْرٰىكَ	مَا عِلِّيُّوْنَ	كِتٰبٌ
ہرگز نہیں	بیشک	اعمالنامہ	نیک لوگ	البتہ ہیں	علیّین	اور کیا	تجھے خبر	کیا علیّین	ایک دفتر

ہرگز نہیں، بیشک نیک لوگوں کا اعمالنامہ "علیّین" میں ہے۔ اور تجھے کیا خبر علیّین کیا ہے؟ ایک دفتر ہے

مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

مَّرْقُوْمٌ	يَّشْهَدُهُ	الْمُقَرَّبُوْنَ	اِنَّ	الْاَبْرَارَ	لَفِىْ نَعِيْمٍ	عَلَى	الْاَرَآئِكِ	يَنْظُرُوْنَ
لکھا ہوا	دیکھتے ہیں	نزدیک والے	بیشک	نیک بندے	البتہ نعمت آرام میں	پر	تخت (جمع)	دیکھتے ہوں گے

لکھا ہوا اسے، دیکھتے ہیں (اللہ کے) مقرب نزدیک والے۔ بیشک نیک بندے آرام میں تختوں (مسندوں) پر دیکھتے ہوں گے،

تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾

تَعْرِفُ	فِىْ	وُجُوْهِهِمْ	نَضْرَةَ	النَّعِيْمِ	يُسْقَوْنَ	مِنْ	رَّحِيْقٍ	مَّخْتُوْمٍ
تو پہچان لیگا	میں	ان کے چہرے	تر و تازگی	نعمت کی	انہیں پلائی جاتی ہے	سے	خالص شراب	سربمہر

تو ان کے چہروں پر نعمت کی تر و تازگی پالے گا۔ انہیں پلائی جاتی ہے خالص شراب، سربمہر،

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِىْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ

خِتٰمُهٗ	مِسْكٌ	وَفِىْ	ذٰلِكَ	فَلْيَتَنَافَسِ	الْمُتَنَافِسُوْنَ	وَمِزَاجُهٗ	مِنْ
اُس کی مہر	مُشک	اور میں	اس	چاہیئے رغبت کریں	رغبت کرنے والے	اس کی آمیزش	سے

اس کی مہر مُشک پر جمی ہوئی، اور چاہیئے کہ رغبت کرنے والے اُس میں رغبت کریں۔ اور اس میں آمیزش ہے

تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

تَسْنِيْمٍ	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	الْمُقَرَّبُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا
تسنیم	ایک چشمہ	پیتے ہیں	اس سے	مقرب	بیشک	وہ لوگ جو	جرم کیا انہوں نے

"تسنیم" کی، یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب پیتے ہیں۔ بیشک جن لوگوں نے جرم کیا (گنہگار)

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي

مَا كَانَ	عَلَى النَّبِيِّ	مِنْ حَرَجٍ	فِيمَا	فَرَضَ اللّٰهُ	لَهٗ	سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي
نہیں ہے	نبی پر	کوئی حرج	اس میں جو	مقرر کیا اللہ نے	اسکے لئے	اللہ کا دستور	میں

نبی پر اس کام میں کوئی حرج (تنگی) نہیں ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کیا (یہی) اللہ کا دستور (رہا ہے) ان میں

الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾ الَّذِينَ

الَّذِينَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَكَانَ	أَمْرُ اللّٰهِ	قَدَرًا	مَّقْدُورًا	الَّذِينَ
وہ جو	گزرے	پہلے	اور ہے	اللہ کا حکم	مقرر کیا ہوا	اندازہ سے	وہ جو

جو پہلے گزرے ہیں اور اللہ کا حکم (صحیح) اندازہ سے مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ جو ﴿٣٩﴾

يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا

يُبَلِّغُونَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَيَخْشَوْنَهٗ	وَلَا يَخْشَوْنَ	أَحَدًا	إِلَّا اللّٰهَ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	حَسِيبًا
پہنچاتے ہیں	اللہ کے پیغامات	اور اس سے ڈرتے ہیں	اور نہیں ڈرتے	کسی سے	اللہ کے سوا	اور کافی ہے	اللہ	حساب لینے والا

اللہ کے پیغام پہنچاتے ہیں اور وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ

مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	أَبَا	أَحَدٍ	مِنْ رِّجَالِكُمْ	وَلٰكِنْ	رَسُولَ اللّٰهِ	وَخَاتَمَ	النَّبِيّٖنَ
نہیں ہیں	محمدؐ	باپ	کسی کے	تمہارے مردوں میں سے	اور لیکن	اللہ کے رسول	اور مہر	نبیوں

محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا

وَكَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمًا	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِينَ آمَنُوا	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	ذِكْرًا
اور ہے	اللہ	ہر شے کا	جاننے والا	اے	ایمان والو	یاد کرو تم	اللہ	یاد

اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم اللہ کو یاد کرو

كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

كَثِيرًا	وَسَبِّحُوهُ	بُكْرَةً	وَأَصِيلًا	هُوَ الَّذِي	يُصَلِّي	عَلَيْكُمْ	وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
بکثرت	اور پاکیزگی بیان کرو اسکی	صبح	اور شام	وہی جو	بھیجتا ہے	تم پر	اور اس کے فرشتے

بکثرت۔ اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (بھی)

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾

لَهُمْ	فِيهَا	فَاكِهَةٌ	وَلَهُمْ	مَا يَدَّعُونَ	سَلٰمٌ	قَوْلًا	مِنْ	رَبٍّ رَّحِيمٍ
ان کے لئے	اس میں	میوہ	اور ان کے لئے	جو وہ چاہیں گے	سلام	فرمایا جائے گا	سے	مہربان پروردگار

ان کے لئے اس (جنت) میں ہر قسم کا میوہ ہے اور جو وہ چاہیں گے ان کے لئے (موجود ہوگا) مہربان پروردگار کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا

وَامْتَازُوا	الْيَوْمَ	أَيُّهَا	الْمُجْرِمُونَ	أَلَمْ أَعْهَدْ	إِلَيْكُمْ	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	أَنْ	لَا تَعْبُدُوا
اور الگ ہو جاؤ تم	آج	اے	مجرمو (جمع)	کیا میں نے حکم نہیں بھیجا تھا	تمہاری طرف	اے اولادِ آدم	کہ	پرستش نہ کرنا

اور اے مجرمو! تم آج الگ ہو جاؤ۔ اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہاری طرف حکم نہیں بھیجا تھا؟ کہ تم پرستش نہ کرنا

الشَّيْطٰنَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَّأَنِ اعْبُدُونِي هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾

الشَّيْطٰنَ	إِنَّهُ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِينٌ	وَّأَنِ	اعْبُدُونِي	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُسْتَقِيمٌ
شیطان	بیشک وہ	تمہارا	دشمن کھلا		اور یہ کہ	تم میری عبادت کرنا	یہی	راستہ	سیدھا

شیطان کی، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ

وَ	لَقَدْ أَضَلَّ	مِنْكُمْ	جِبِلًّا	كَثِيرًا	أَفَلَمْ تَكُونُوا	تَعْقِلُونَ	هٰذِهٖ
اور	تحقیق گمراہ کر دیا	تم میں سے	مخلوق	بہت سی	سو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟		یہ ہے

اور اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا، سو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ یہ ہے

جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾

جَهَنَّمُ	الَّتِي	كُنْتُمْ تُوعَدُونَ	اِصْلَوْهَا	الْيَوْمَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
جہنم	وہ جس کا	تم سے وعدہ کیا گیا تھا	اس میں داخل ہو جاؤ	آج	اس کے بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ تم جو کفر کرتے تھے اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا

اَلْيَوْمَ	نَخْتِمُ	عَلٰى	أَفْوَاهِهِمْ	وَتُكَلِّمُنَا	أَيْدِيهِمْ	وَتَشْهَدُ	أَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوا
آج	ہم مہر لگا دیں گے	پر	اُن کے منہ	اور ہم سے بولیں گے	ان کے ہاتھ	اور گواہی دیں گے	ان کے پاؤں	اس کی جو	وہ تھے

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے، اور ہم سے ان کے ہاتھ بولیں گے اور (اس کی) ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو وہ

خَاتَمُ (تاء کی زبر کے ساتھ) کے معنی ''ختم کرنے والا'' نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ اسمِ فاعل نہیں بلکہ اسمِ آلہ ہے جس طرح ''عَالَمْ'' مَایُعْلَمُ بِہٖ یعنی جس سے علم حاصل ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی معلوم ہو چونکہ دنیا سے خدا کی ہستی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اسے عَالَمُ کہتے ہیں۔ اسی طرح ''خَاتَمُ'' ہے جس کے معنی یُخْتَمُ بِہٖ ہوں گے۔ یعنی جس سے مہر لگائی جائے۔

پس خَاتَمُ کا ترجمہ ختم کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ اسم فاعل میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے قاتل ناصر۔ فاعل وغیرہ مگر خَاتَمُ میں عین کلمہ یعنی تاء مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے۔

عربی زبان میں ''خَاتَمُ'' بفتحہ تاء جب کسی جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہو مثلاً

خَاتَمُ الشُّعَرَاءِ۔ خَاتَمُ الْفُقَهَاءِ۔ خَاتَمُ الْأَکَابِرِ۔ خَاتَمُ الْمُحَدِّثِیْنَ۔

خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ۔ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ وغیرہ ہو۔ تو اس کے معنے ہمیشہ بعد میں آنے والوں سے ''افضل'' کے ہوتے ہیں ہمارا غیر احمدی علماء کو چیلنج ہے کہ وہ عربی زبان کا کوئی مستعمل محاورہ پیش کریں جس میں ''خاتم'' کسی جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہوا ہو اور پھر اس کے معنے بند کرنے والے کے ہوں کسی لغات کی کتاب لسان العرب، تاج العروس وغیرہ کا حوالہ دے دینا کافی نہ گا۔ جب تک اہلِ زبان میں اس محاورہ کا استعمال نہ دکھایا جاوے لغت کی کتابیں لکھنے والے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی کتابوں میں ان کے اپنے عقائد کا داخل ہو جانا یقینی ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے لغات لکھنے والوں کا ترجمہ مدِّ نظر رکھ کر خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کا لفظ نہیں بولا۔ بلکہ اس اسلوب بیان کو مدِّ نظر رکھا ہے جو اہلِ زبان کا ہے لہٰذا ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ایک عرب جب ''خاتم'' کو کسی جمع کے صیغے مثلاً ''شعراء۔ الفقہاء۔ المہاجرین'' وغیرہ کی طرف مضاف کرتا ہے تو اس سے اس کی مراد کیا ہوتی ہے۔ جس طرح یہ لفظ قرآن مجید میں مستعمل ہوا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ

اس طریق پر یہ لفظ ہمیشہ افضل کے معنوں میں آتا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال فرمایا ہے۔ (۱) اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ۔

(کنز العمال از علامہ علاؤ الدین جلد ۶ صفحہ ۱۷۸ حرف العین فی ذکر العباس)

"اے چچا (عباسؓ) آپ مطمئن رہئے کہ آپ اسی طرح

" خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں

اب کیا حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا؟ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کے علاوہ آج تک ہزاروں لوگوں نے ہجرت کی اور قیامِ پاکستان کے بعد تو ایسی "ہجرت" ہوئی جس کی مثال ہی نہیں ملتی۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

ولوزٍ وكمكٍ فوضعتُه بين يديه فقال : اللهم ائتني بأحبِّ أهلي إليك ـ أو قال : إليَّ ـ يأكل معي من هذا ! فطلع العباس ، فقال : ادنُ يا عم ! فاني سألتُ الله أن يأتيني بأحب أهلي إلي ـ أو إليه ـ يأكل معي من هذا فأتيت ، فجلس فأكل (كر).

٣٧٣٣٨ ـ عن نبيط قال قال رسول الله ﷺ للعباس : يا عماه ! أنتَ أكبر مني ! قال العباس : أنا أسنُّ ورسول الله أكبرُ (ش ، وفيه أحمد بن إسحاق بن إبراهيم بن نبيط ، قال في المغني : متروك ، له نسخة وكل ما يأتي منها ، كر).

٣٧٣٣٩ ـ عن سهل بن سعد الساعدي قال : لما قدمَ رسول الله ﷺ من بدرٍ استأذنَه العباس أن يأذنَ له أن يرجع إلى مكة حتى يهاجر منها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اطمئنَّ يا عمِّ فأنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتمُ النبيين في النبوةِ (الشاشي ، كر).

٣٧٣٤٠ ـ ﴿ أيضاً ﴾ قال : استأذن العباس النبي ﷺ في الهجرة فكتب إليه : يا عم ! أقِمْ مكانك الذي أنت به فان الله قد ختم بك الهجرة كما ختم بي النبوة (ع ، طب وأبو نعيم في فضائل الصحابة ، كر وابن النجار ، ومدار الحديث على اسماعيل بن قيس بن سعد بن

٣٧٣٣٩ ـ عن سهل بن سعد الساعدي قال : لما قدمَ رسول الله ﷺ من بدرٍ استأذنَه العباس أن يأذنَ له أن يرجع إلى مكة حتى يهاجر منها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اطمئنّ يا عمِّ فأنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتمُ النبيين في النبوةِ

(کنز العمّال زیر عنوان عباس بن عبدالمطلب ، جلد 13 صفحہ 519)

حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا! جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس آئے تو آپؐ کے چچا عباسؓ نے آپؐ سے اجازت مانگی کہ وہ مکہ کو واپس لوٹ کر وہاں سے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کریں۔ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا! اے چچا آپ مطمئن رہیئے کہ آپ ہجرت میں اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔

Hazrat Sahl Bin Sa'ad Assaidee said:- When the Messenger of ALLAH peace and blessings of Allah be upon him, returned from Badr, his uncle Abbas sought permission to return to Mecca, and from there migrate to the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him. At this the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, said:- " Rest assured O uncle you are as Khatamul Mohajireen in Hijrat - migration as I am Khatamun Nabiyyeen in Nabuwwat - prophethood.

(Kanzulummal vol 13 page 519)

Hazrat Sahal bin Sad al-Saadi berichtet: "Als der Gesandte Allahs[saw] von Badr zurück kam, bat sein Onkel Abbas um die Erlaubnis, nach Mekka zurückzukehren und von dort zum Gesandten Allahs[saw] zu ziehen. Der Gesandte Allahs erwiderte darauf: "Sei unbesorgt Onkel, du bist genauso Khatamul Mohajirien (Siegel der Auswanderer) in Hidschra wie ich Khatamunnabiyien (Siegel der Propheten) im Nabuwat (Prophetentum) bin.

(Kansulummal Bd 13 Seite 519)

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۷

حصہ سیزدہم، چہاردہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 221,768

۳۷۳۳۵..... "مسند عثمان" قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دور میں جو واقعہ پیش ہوا اور وہ اس سے راضی بھی رہے وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مارا اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ گستاخی کی تھی عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے چچا کی کوئی عزت نہیں یا ان کی تحقیر کی اجازت دی گئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کی اس شخص کی جو اس فعل سے خوش ہوا ہو۔ رواہ اسیف و ابن عساکر

۳۷۳۳۶..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عباس رضی اللہ عنہ پر غصہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر غصہ کر کے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۷..... "مسند خلاد انصاری" دحیہ کلبی کہتے ہیں: میں شام سے آیا اور نبی کریم ﷺ کو خشک میوے پستہ، بادام اور کیک بطور ہدیہ پیش کیے اور آپ کے سامنے رکھ دیئے آپ نے فرمایا: یا اللہ میرے اہل میں جو شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے لائیں تا کہ میرے ساتھ میوے کھائے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ نے فرمایا: چچا جان قریب ہو جائیں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل میں سے محبوب شخص کو لائے جو میرے ساتھ میوے کھائے تا ہم آپ آئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے در اور میرے ساتھ کھانے لگے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۸..... نبیطہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا! اے چچا آپ مجھ سے بڑے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں عمر میں بڑا ہوں اور اللہ کا رسول بہت بڑا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ احمد بن اسحاق بن ابراھیم بن نبیط وقل فی المغنی متروک لہ نسخۃ و کل مایاتی منھا و رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۹..... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بدر سے واپس لوٹے تو آپ سے عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی کہ مکہ واپس چلے جائیں اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چچا جان تسلی رکھیں آپ خاتم المہاجرین جیسے میں خاتم الانبیاء ہوں۔ رواہ الشاشی و ابن عساکر

۳۷۳۴۰..... "ایضاً" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: اے چچا! آپ اپنی جگہ اقامت کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہجرت کا خاتمہ کرتا ہے جس طرح مجھ سے نبوت کا خاتمہ کیا۔ رواہ ابویعلی و الطبرانی وابونعیم فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر وابن النجار ومدار الحدیث علی اسماعیل بن قیس بن سعد بن زید بن ثابت ضعفوہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحافظ ۸۲۱۔

۳۷۳۴۱..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے راستے پر تھے اس دن زور کی گرمی پڑی آپ ایک جگہ اترے اور پانی طلب کیا تا کہ غسل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ صوف کی ایک چادر لے کر آپ کے آگے ستر کرنے کی غرض سے کھڑے ہو گئے سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف چادر کی جانب سے دیکھا آپ ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے: یا اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی دوزخ سے پردہ پوشی فرما۔ رواہ الدویانی والشاشی وابن عساکر

۳۷۳۴۲..... ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے گرمی شدت پر تھی آپ کے لیے پانی کا ٹب رکھ دیا گیا تا کہ آپ ٹھنڈک حاصل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف پیٹھ کر کے چادر پھیلا دی تا کہ آپ کا ستر ہو جائے جب آپ غسل سے فارغ ہوئے پوچھا یہ کون؟ جواب ملا کہ آپ کے چچا عباس ہیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے چادر کے اوپر سے ہاتھ دیکھ لئے ایک روایت میں ہے کہ آپ چادر کے اوپر سے ہماری طرف جھانکے اور فرمایا: اے چچا! اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو آتش دوزخ سے مستور رکھے۔

رواہ الرویانی

۳۷۳۴۳..... ابن اسحاق کی روایت ہے کہ ہمیں ابو صالح شعیب بن خثیمہ نے حدیث بیان کی۔(ابو یعلی) شعیب اسماعیل بن قیس ابو حازم (ابن عساکر) کی سند سے ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے

اب کیا حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا؟

پس ثابت ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو ان معنوں میں خاتم المہاجرین قرار دیا ہے کہ ان کے بعد ان کی شان کا کوئی مہاجر نہ ہو گا۔

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ۔" (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین احزاب رکوع ۳) **کہ اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم لاولیاء ہے۔**

{اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ} (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النّبیّین، سورۃ احزاب)

مولوی سید عمار علی اپنی تفسیر عبدۃ البیان میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کو فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو ہی علی خاتم الاولیاء ہے۔

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ
تفسیر عمدۃ البیان
جلد دوم
SALAR JUNG
UNDU PRINTED BOOKS
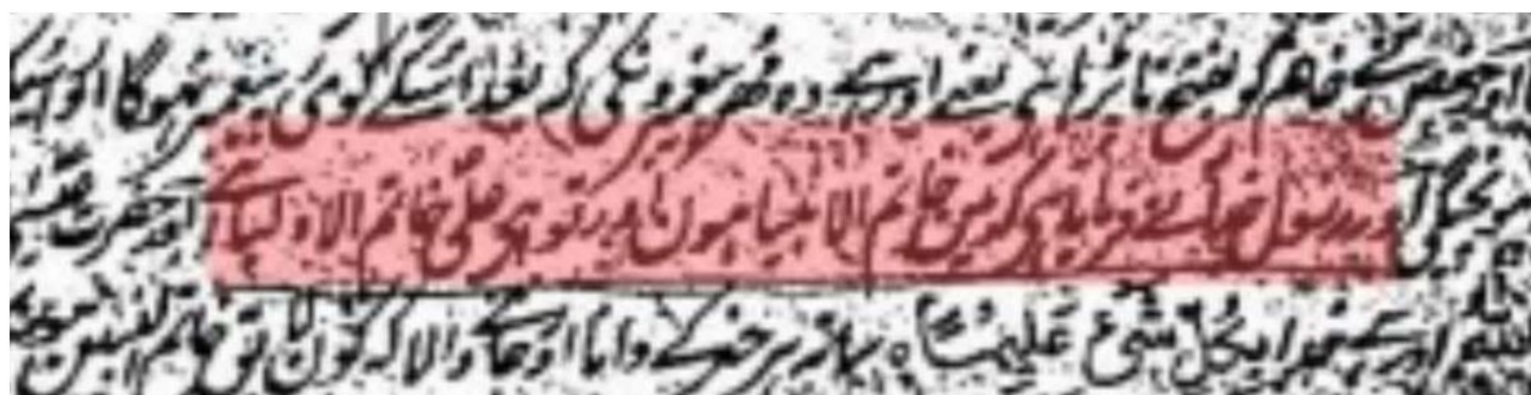
تو کیا اب حضرت
علی کے بعدولی آنا
بند ہو گئے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

ابلیس نے آکر حوا سے خناس طلب کیا اور جب آپ نے پورا واقعہ اس کے سامنے بیان کیا تو اس نے خناس کو آواز دی اور اس کے ٹکڑے یکجا مجتمع ہو کر اصلی شکل میں آموجود ہوئے۔ دوبارہ اصرار کر کے ابلیس اس کو آپ کے سپرد کر کے چلا گیا اور جب حضرت آدم نے واپس آکر پھر خناس کو موجود پایا تو حضرت حوا پر بہت بگڑے اور خناس کو قتل کر کے جلا دیا اور نصف راکھ ہوا میں اڑا کر نصف پانی میں بہا دی۔ پھر جب آپ چلے گئے تو ابلیس نے آکر پھر حوا سے خناس کو طلب کیا اور جب آپ نے پورا واقعہ سنا دیا تو اس نے خناس کو پھر آواز دی اور وہ اپنے اصلی روپ میں آموجود ہوا۔ تیسری مرتبہ پھر اصرار کر کے ابلیس نے خناس کو آپ ہی کے سپرد کر دیا لیکن اب کی مرتبہ حضرت آدم نے اس کو ذبح کر کے گوشت پکایا اور آدھا خود کھایا اور آدھا حوا کو کھلا دیا۔ لیکن یہ واقعہ معلوم کر کے ابلیس نے اظہار مسرت کے ساتھ کہا کہ میری بھی اسکیم یہی تھی کہ کسی خناس کا گوشت سینہ انسانی میں نفوذ کر جائے اس لئے باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

یعنی وہ خناس جو انسانی سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے

ارشادات:۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک بندے میں نفس کی ایک رمق بھی باقی ہے اس کو آزادی میسر نہیں آسکتی۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ جس کو اپنی جانب مدعو کرتا ہے اسی کو مراتب بھی عطا ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے کہ جس کو اللہ چاہتا ہے برگزیدہ بنا کر ہدایت عطا کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ برگزیدہ لوگ وہ لوگ ہیں جو جذبہ حق میں فنا ہو جائیں اور اہل ہدایت وہ ہیں جو تائب ہو کر خدا کا راستہ تلاش کریں۔ فرمایا کہ مجذوب کے بھی کئی مدارج ہیں پہلے درجہ میں تہائی نبوت حاصل ہوتی ہے دوسرے میں نصف اور تیسرے میں نصف سے کچھ زیادہ اور جب وہ مدارج نبوت طے کر کے تمام مجذوبین پر سبقت لے جاتا ہے تو خاتم الاولیاء ہو جاتا ہے۔ حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ وہ ولی کو درجہ نبوت کیسے حاصل ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کا یہ ارشاد ہے "میانہ روی اور رویائے صادقہ نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے اور جذب بھی جزو پیغمبری ہے اور دونوں اوصاف مجذوب میں بدرجہ اتم موجود ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ اولیاء فاقہ کشی سے نہیں ڈرتے بلکہ خطرات سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ فرمایا کہ جن لوگوں میں کلام اللہ سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو وہ دانش مند نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ قیامت میں حق العباد کا مواخذہ نہ ہونے کا نام تقویٰ ہے۔ فرمایا کہ شجاعت نام ہے محشر میں خدا کے سوا کسی سے وابستہ نہ ہونے کا اور صاحب عزت وہی ہیں جس کو گناہوں نے ذلیل نہ کیا ہو اور آزاد وہ ہے جس کو حرص نہ ہو اور امیر وہ ہے جس پر ابلیس قابض نہ ہو سکے اور دانش مند وہ ہے جو صرف خدا کے لئے نفس کا مخالف ہو۔ فرمایا کہ خدا سے خائف رہنے والا اسی کی طرف رجوع کرتا ہے حالانکہ جس شے سے خوف پیدا ہو اس سے دور رہا

تصوف کی مُبادی اور مشہور کتاب کا سلیس اردو ترجمہ
فتوح الغیب
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ
ادارۂ اسلامیات
۱۹۰- انارکلی ○ لاہور

مسرور و شادمان کیا جائے گا۔ جس کے بعد رنج و غم نہیں اور ایسا علم دیا جائے گا جس کے بعد جہل نہیں اور ایسا امن دیا جائے گا جس کے بعد خوف نہیں اور ایسا نیک بخت بنایا جائے گا جس کے بعد تیرے لیے بدبختی نہیں اور ایسی عزت بخشی جائے گی جس کے بعد ذلت نہیں اور ایسا مقرب بارگاہِ الٰہی کیا جائیگا کہ پھر اُس سے دُور و مہجور نہ ہو گا اور تجھے ایسا عروج عطا کیا جائے گا جسکے بعد تنزلی نہیں اور ایسا پاک و معصوم کیا جائے گا کہ پھر گناہوں میں آلودہ نہ ہو گا۔

یہ رُتبہ پانے پر تُو خُدا تعالےٰ کا محبوب اور ملجا و ماویٰ بن جائے گا اور تیری شان میں لوگوں کی مدح و ثنا بالکل سچ اور بجا ہو گی۔ تو ان اللہ امراضِ روحانی کے لیے بذاتِ خود اکسیرِ اعظم بن جائے گا۔ پھر لوگ تیری باطنی صفات اور تیرے بلند رُتبہ کو پہچان بھی نہیں سکیں گے اور تُو ایک ایسا بزرگ ہو گا، جس کا کوئی مثل نہ ہو گا۔ ایسا مردِ نادر و یکتا ہو گا جس کا کوئی ہم رُتبہ و ہم جنس نہ ہو گا۔

اُس وقت میں تُو طاق، فقید المثال، غیب الغیب اور سرّ الاسرار ہو جائے گا۔ اُس وقت تُو ہر رسولؑ، ہر نبی اور ہر صدیق کا روحانی وارث ہو گا۔ تجھ پر ولایت کی انتہا ہو گی اور تیرے پاس کسبِ فیض کے لیے ابدال آئیں گے۔ تجھ سے خلقِ خدا کی مشکلات حل ہوں گی۔ تیری دُعا سے بارانِ رحمت کا نزول ہو گا۔ تیری برکت سے کھیتیاں اُگائی اور سرسبز و شاداب کی جائیں گی اور تیری دُعاؤں سے ہر خاص و عام، اہلِ سرحدات،

بلکہ یہاں مراد ولایت کی انتہا ہے کہ اے علی! جیسے میں خاتم الانبیاء ہوں ویسے تو خاتم الاولیاء ہے۔

حضرت ابن عربی کی کتاب کے ٹائٹل پیج پر ان کے بارہ میں ختم الاولیاء لکھا ہے جس سے خاتم کے لفظ کی تشریح ہوتی ہے۔

الفتوحات المكية

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين أبي عبد الله محمد بن علي المعروف بابن عربي الحاتمي الطائي قدّس الله روحه ونوّر ضريحه آمين

المجلد الثاني

دار صادر

بيروت

شرح دیوان متنبی میں شارح عبد الرحمٰن

نے متنبی کو خاتم الشعراء کہا ہے اسی

طرح حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کے

لیے بھی ختم شعراء کا لفظ استعمال کیا گیا تو کیا

اس کے بعد شاعر آنا بند ہو گئے ہیں؟ علامہ

اقبال نے تو حد ہی کر دی آخری شاعر جہاں

آباد کا خاموش ہے۔

شرح

ديوان المتنبي

شرح

عبد الرحمن البرقوقي

١٨٧٦ - ١٩٤٤ ميلادية

منشئ البيان ورئيس قسم التصحيح والمراجعة بمجلس النواب «سابقاً»

وقد امتازت هذه الطبعة بالدقة والتبسط والاستيعاب
بحيث تلاقت في هذا الشرح جميع شروح المتنبي، وشرحت فيه
الشواهد والنظائر وما إليها وصار بذلك مغنياً عن جميع الشروح.

الجزء الأول

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

كلامه، ويتحرج خوفا على دينه، وأبو الطيب كالملك الجبار: يأخذ ما حوله قهرًا وعَنوة، كالشجاع الجريء: يهجم على ما يريده. ولا يبالي ما لقي ولا حيث وقع. اهـ.

فأنت - إذا نظرت إلى أبي تمام تجد الفحولة والجزالة والقوة، وترى المعاني الدقاق وترى الصنعة - من الجناس والمطابقة وما إليهما - وترى - مع ذلك كله - التعبير الشعري: أي ترى النصاعة والإشراق، ووضوح المعالم. واطراد النظام، وتساوق الأغراض، وإحكام الأداء، والروعة، والجمال، والروح القوى الذى يطالعك من بين فِقَره، ومن هنا يفضل أبو تمام: أبا الطيب.

قال ابن الأثير: وهؤلاء الثلاثة - أبو تمام والبحتري، والمتنبي - هم لأن الشعر وعُزَّاه ومناتُه. الذين ظهرت على أيديهم حسناته ومستحسناته، وجمعت بين الأمثال السائرة وحكمة الحكماء؛ وقد حوت أشعارهم غرابة المحدثين إلى فصاحة القدماء.

أما أبو تمام: فإنه رب معان، وصيقل الباب وأذهان، وقد شُهد له بكل معنى مبتكر، لم يمش فيه على أثر، فهو غير مدافع عن مقام الإغراب، الذى برّز فيه على الإضراب، ولقد مارست من الشعر كل أول وآخر، ولم أقل ما أقول فيه إلا عن تنقيب وتنقير، فمن حفظ شعر الرجل وكشف عن غامضه، وراض فكره برائضه، أطاعته أعنة الكلام، وكان قوله في البلاغة ما قالت حذام، فخذمنّي في ذلك قول حكيم، وتعلم ففوق كل ذى علم عليم.

وأما أبو عبادة البحتري: فإنه أحسن في سبك اللفظ على المعنى، وأراد أن يشعر فغنى، ولقد حاز طرفي الرقة والجزالة على الإطلاق، فبينا يكون في شظف نجد إذ تشبث بريف العراق، وسئل أبو الطيب المتنبي عنه وعن أبي تمام وعن نفسه فقال: أنا وأبو تمام حكيمان، والشاعر البحتري. ولعمرى إنه أنصف في حكمه، وأعرب بقوله هذا عن متانة علمه، فأن أبا عبادة أتى في شعره بالمعنى المقدود من الصخرة الصماء، في اللفظ المصوغ من سلاسة الماء، فأدرك بذلك بعد المرام، مع قربه إلى الأفهام، وما أقول إلا أنه أتى في معانيه بأخلاط الغالية، ورقى في ديباجة لفظه إلى الدرجة العالية.

وأما أبو الطيب المتنبي: فإنه أراد أن يسلك مسلك أبي تمام فقصرت عنه خطاه، ولم يعطه الشعر من قياده ما أعطاه، لكنه حظى في شعره بالحكم والأمثال، واختص بالإبداع في وصف مواقف القتال، وأنا أقول قولا لست فيه متأثمًا، ولا منه متلثما: وذاك أنه إذا خاض في وصف معركة كان لسانه أمضى من نصالها، وأشجع من أبطالها، وقامت أقواله للسامع مقام أفعالها، حتى تظن الفريقين قد تقابلا، والسلاحين قد تواصلا، فطريقه في ذلك تضل بسالكه وتقوم بعذر تاركه، ولا شك أنه كان يشهد الحروب مع سيف الدولة فيصف لسانه، ما أدى إليه عيانه، وعلى الحقيقة فإنه خاتم الشعراء ومهما وُصف به فهو فوق الوصف وفوق الإطراء، ولقد صدق في قوله من أبيات يمدح بها سيف الدولة:

الفريقين قد تقابلا، والسلاحين قد تواصلا، فطريقه في ذلك تضل بسالكه وتقوم بعذر تاركه، ولا شك أنه كان يشهد الحروب مع سيف الدولة فيصف لسانه، ما أدى إليه عيانه، وعلى الحقيقة فإنه خاتم الشعراء ومهما وُصف به فهو فوق الوصف وفوق الإطراء، ولقد صدق في قوله من أبيات يمدح بها سيف الدولة:

جامی
حیاتِ خاتم الشعراء
حضرت مولانا
عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
حالات وواقعات اور افکار وتعلیمات کا حسین مجموعہ
تالیف راجہ طارق محمود نعمانی
نظر ثانی پروفیسر سید میر کھوکھر
شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجرانِ کتب
سرینگر کشمیر

بانگِ درا

حصہ اول

1905سے۔۔۔۔۔۔

داغؔ

عظمتِ غالبؔ ہے اک مُدّت سے پیوندِ زمیں
مہدیِ مجروحؔ ہے شہرِ خموشاں کا مکیں
توڑ ڈالی موت نے غربت میں مِینائے امیرؔ
چشمِ محفل میں ہے اب تک کیفِ صہبائے امیرؔ
آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے
شمعِ روشن بجھ گئی، بزمِ سخن ماتم میں ہے
بُلبلِ دِلّی نے باندھا اُس چمن میں آشیاں
ہم نوا ہیں سب عنادِل باغِ ہستی کے جہاں
چل بسا داغؔ، آہ! میّت اس کی زیبِ دوش ہے
آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے
اب کہاں وہ بانکپن، وہ شوخیِ طرزِ بیاں
آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں
تھی زبانِ داغؔ پر جو آرزو ہر دل میں ہے
لیلیِ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے

اسی طرح خاتم المحدثین

مستدرك الوسائل

ومستنبط المسائل

تأليف

خاتمة المحدثين

الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي

المتوفى سنة ١٣٢٠ هـ

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

الجزء الخامس عشر

فيض القدير
فيما يتعلق بحديث الغدير
خلاصة عبقات الأنوار
دربارة حديث غدير
خاتم المحدثين حاج شيخ عباس قمی

خاتم الفقہاوالمحدثین

192 likes

ahmadianswers The grave of one of the most famous Deobandi Sunni scholars, Anwar Shah Kashmiri.

In my recent video, I asked all Muslims to please explain what خاتم الفقهاء و المحدثين means.

No one translates it as last!

Even the graves of their elders show that they are upon falsehood

پھر خاتمۃ المفسرین

تأليف الامام العالم الفاضل والشيخ النحرير الكامل الجامع بين البواطن
والظواهر ومفخر الاماثل والاكابر خاتمة المفسرين وقدوة ارباب
الحقيقة واليقين فريد اوانه وقطب زمانه منبع جميع العلوم
مولانا ومولى الروم الشيخ اسماعيل حق البروسوى
قدس سره العالى
المتوفى سنة ١١٣٧ هـ

استانبول

١٩٢٦

توکیا اب محدثین فقہاء مفسرین کا آنا بھی بند ہو گیا ہے؟

خاتم الطرق

ہوالناصر

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

میخانۂ درد

جسمیں حضرت خواجہ میر درد دہلوی قدس سرہ العزیز اور آپ کے حسب نسب اور آل اولاد اور آپکے سجادہ نشینوں اور شاگردوں اور آپ کے مشائخ کے حالات اور آپکے ظاہری و باطنی کمالات، جناب فضیلت مآب مولانا حکیم خواجہ سید ناصر نذیر صاحب فراق دہلوی مدظلہ العالی نے مرقوم فرمائے ہیں÷

مجھ ناچیز

حکیم سید ناصر خلیق نگار نے جناب [illegible] احمد خانصاحب

کے اہتمام سے

جید برقی پریس میں چھپوا کر شائع کیا

محمدیہ الخالصہ حضرت امام موعود علیہ السلام کی ذات پاک پر ختم ہو گی اور تمام جہان
ایک نور سے روشن ہو گا اور اس نیر اعظم کے انوار میں سب فرقوں کے ستاروں
کی روشنی گم ہو جائے گی اور آخرت میں بھی صاحبان محمدیہ ممتزجہ کے امتزاجات
فاسدہ کو دور کر کے محمدیان خالص میں داخل کیا جائیگا اور عذاب نار سے
رہائی دی جائے گی یہانتک کہ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی نور ایمان
ہو گا وہ محمدیہ خالصہ کی برکت سے آخر کار جنت میں داخل ہو گا کیونکہ طریقہ محمدیہ
علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سب طریقوں پر ترجیح رکھتا ہے اور خاتم الطرق
ہے جس طور سے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم جمیع نبوت و رسالت
کی ہے فالحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین اس طریقہ
سے اگلے طریقہ اس کی مبادی تھے اور اس کی ما بعد جو طریقہ قیامت تک پیدا ہونگے
اس طریقہ کی شاخیں اور شعبہ ہونگے لہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ ولہ الحکم
والیہ ترجعون اور طریقہ محمدیہ خالصہ ازل سے لیکر ابد تک سب نسبتوں پر
حاوی ہے۔

خدائے تعالیٰ نے مجھپر احوال ملائکہ کے بھی جزوی و کلی صوری و حقیقی کھول
دئے ہیں اگر میں چاہوں تو اونکے حلیہ اور حقایق بالکل بیان کر دوں مگر اوسکے
اظہار و توضیح کے لئے حکم نہیں ہے کیونکہ الحکم للہ والملک للہ ولا حکم
سواہ ولا نعبد الا ایاہ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بنیاد مطالب اور معارف
خالص محمدیان علی صاحبہم الصلوٰۃ والسلام کی کتاب اللہ اور کتاب الرسول
پر ہوتی ہے محمدیان خالص اوس کشف کو ہرگز معتمد نہیں جانتے جو کتاب اللہ
اور کتاب الرسول کے خلاف واقع ہو اور الفاظ مصطلحہ محمدیہ کے سوائے
ہرگز کوئی لفظ زبان پر نہیں لاتے کیونکہ انکا حاصل کلام محض کلام اللہ اور

ہوگا وہ محمدیہ خالصہ کی برکت سے آخر کار جنت میں داخل ہوگا کیونکہ طریقہ محمدیہ
علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سب طریقوں پر ترجیح رکھتا ہے اور خاتم الطرق
ہے جس طور سے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم جمیع نبوت و رسالت
کی ہے فالحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اس طریقہ

خاتم کی دیگر مثالیں

{اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَ اَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْاَوْصِيَآءِ} (کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق بر حاشیہ جامع الصغیر مصری جلد 1 ص 80)

معرفی انواع ابزار خاتم کاری اصفهان

خاتم
التسبيح
NO.1011
TALLY COUNTER
COUNT RESET
MADE IN CHINA
SXH5136
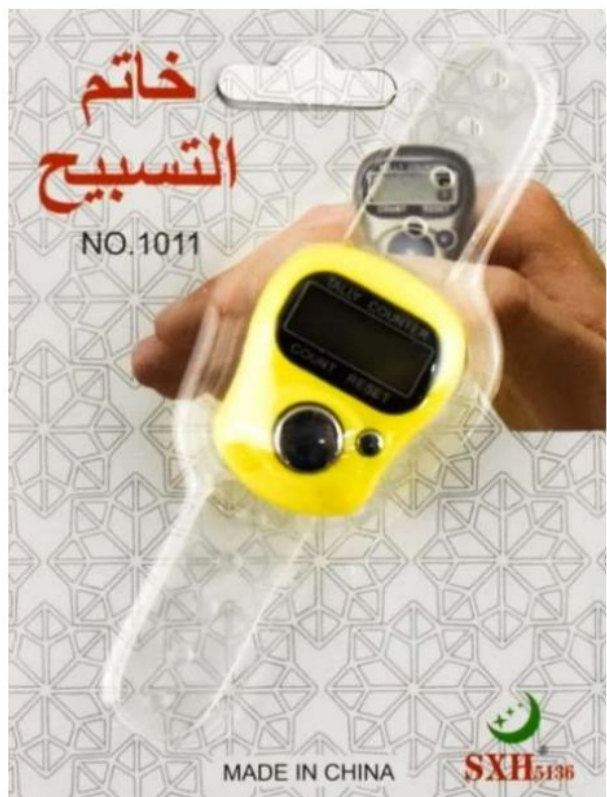
خاتم الحواشی
المصنفة مولانا عبدالحق الخیرآبادی
المعلقة علی شرح السلم للقاضی
Presented Online By:
اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network
& NAFSEISLAM.COM NETWORK
For: www.FazleHaq.com
WWW.NAFSEISLAM.COM

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN

پاسپورٹ

جوازالسفر

PASSPORT

زرِمبادلہ برائے اخراجاتِ سفر

النقد الاجنبی لاغراض نفقات السفر

FOREIGN EXCHANGE FOR
TRAVELLING EXPENSES

زرِمبادلہ کے مقرر کردہ لین دین کرنے والے کے سوا کسی کو اس صفحہ پر اندراج کی اجازت نہیں

یجب عدم قید ای شی فی هذا الصفحة الا من قبل متعامل مفوض فی العملة الا جنبیة

No entries to be made on this page except by an authorised dealer in foreign exchange

ملک جس کے سفر کے لئے زرِمبادلہ فروخت کیا گیا بلد السفر الذی بیع النقد الاجنبی لاجلة Country of travel for which foreign exchange has been sold	رقم جو دی گئی یا واپس کی گئی (صرف ڈالر یا روپوں میں) المبلغ الذی تم اصدارا اورده (بالدولار او مایعادلة بالروبیة وذلک الی اقرب کسر من الدولار او الروبیة Amount issued or refunded (Dollar or rupee equivalent to nearest $ or Re)	زرِمبادلہ کے فروخت کنندہ کی مُہر اور دستخط خاتم و توقیع المتعامل المفوض ببیع النقد الاجنبی Stamp and signature of authorised dealer selling foreign exchange	تاریخ التاریخ Date

وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر ختم ہوئی۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند ''تحذیر الناس'' میں فرماتے ہیں:۔

''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ **اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''**

(تحذیر الناس)

اِنَّہٗ ھُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ۝

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب مد ظلہ

نانوتوی مزیل الالتباس اور موضع اثر ابن عباس مسمّٰی بہ

تحذیر الناس

از حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

ختم نبوت اور فضیلت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کے موضوع پر نہایت جامع و محققانہ کتاب

مع تکملہ

از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ

ناشر

دار الاشاعت اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی در بارۂ قول ابن عباس جو در منثور وغیرہ میں ہے۔ ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراھیم کابراھیمکم و عیسیٰ کعیسٰکم و نبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے۔ اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں۔ اور ہر طبقے میں مخلوق خدا ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلعم کے ثابت نہیں۔ اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلعم کے ہوں اس لیے کہ اولاد آدم جس کا ذکر و لقد کرمنا بنی آدم میں ہے۔ اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقہ کے آدم کی اولاد ہے۔ بالاجماع اور ہمارے حضرت صلعم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے۔ پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں۔ آپ کے مماثل کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا۔ میرا اصرار اس تحریر پر نہیں پس علماء شرع سے استفتاء یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو محتمل ہیں یا نہیں۔ اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت و جماعت سے ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین - بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء

سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی کہ اسمیں ایک، تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں [۲] اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجیے۔ باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لیے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوی کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں کیا تناسب تھا۔ جو ایک دوسرے پر عطف کیا اور ایک مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقعے تھے۔ بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے۔ جس سے تأخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے۔ اور افضلیت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجیے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف

[۲] اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرنے میں ۔

اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ
صلعم اور اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس
صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر
بھی آپکی افضلیت ثابت ہوجائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی
خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی
زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت خاتمیت ہے معارض و مخالف
خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایۃ ثقات ہے اور اس سے
یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ حسب مزعوم منکران اثر اس اثر میں کوئی علت خامصہ بھی نہیں
جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس اثر کی نسبت صحیح کہنا
ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادح فی الصحۃ نہیں دوسرے
شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے۔ اور علت تھی تب یہی تھی۔ اگر اور
کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا انبیاء کا کم و بیش ہونا
یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے مگر آج تک نہ کسی نے ایسی آیہ
و حدیث سنی نہ مدعیوں نے پیش کی علیٰ ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے
آج تک سوا مخالفت مضمون مذکور کسی نے کوئی وجہ قادح فی الاثر المذکور پیش نہیں کی اور
فقط احتمال بے دلیل اس باب میں کافی نہیں ورنہ بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی اس حساب
سے شاذ و معلل ہو جائیں گی۔ اور نیز یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ یہ تاویل کہ یہ اثر
اسرائیلیات سے ماخوذ ہے۔ یا انبیاء ارضی ماتحت سے مبلغان احکام مراد ہیں
ہرگز قابل التفات نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ باعث تاویلات مذکورہ فقط یہی مخالفت
خاتمیت تھی۔ جب مخالفت ہی نہیں تو ایسی تاویلیں کیوں کیجئے جن مدلول معنے مطابقی سے
کچھ علاقہ ہی نہیں باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانئے تو ان کی تحقیر نعوذ
باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط
از راہ بے ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے المرء یقیس علی

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں:۔" عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول الله وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہو گی۔"(تحذیر الناس، صفحہ 4-5)

مولانا موصوف مزید فرماتے ہیں:۔" اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس، صفحہ 34)

Maulana Muhammad Qasim of Nanauta states: According to the layman the Messenger of Allah, peace and blessings on him, being the KHATAM (seal), is supposed to have appeared after all the previous prophets. But men of understanding and the wise know it very well that being the first or the last, chronologically, does not carry any weight. How could, therefore, the words of the Holy Qura'n: "But he is the Messenger of Allah and the seal of the Prophets" (33:41) glorify him? But I know very well that none from among the Muslims would be prepared to agree with the common men.

(Tahzir ul Naas page 4-5)

He states further: If we accept this view it shall not at all contravene his finality, even though someone in the future does rise to the high status of prophethood.

(Tahzir ul Naas page 34)

Maulana Muhammad Qasim aus Nanauta stellt fest: "Der Laie sagt, dass der Gesandte Allahs[saw], der das KHATAM (Siegel) ist, angeblich nach allen früheren Propheten erschienen ist. Doch die Menschen mit Verstand und Weisheit wissen sehr wohl, dass es keine Rolle spielt, zeitlich der Erste oder der Letzte zu sein. Wie könnten denn die folgenden Worte des Heiligen Qur-ân, "sondern der Gesandte Allahs und das Siegel der Propheten" (33:41), ihn verherrlichen? Ich bin mir im Klaren, dass niemand unter den Muslimen bereit sein würde, mit der Meinung der gewöhnlichen Menschen übereinzustimmen."

(Tahzir ul Naas page 4-5)

Er stellt weiter fest: "Wenn wir diese Ansicht annehmen, so wird sie nicht im Widerspruch zu seiner Endgültigkeit stehen, auch dann nicht, wenn jemand in Zukunft den hohen Rang des Prophetentums erreichte."

(Tahzir ul Naas Seite 34)

عارف ربانی سید عبد الکریم جیلانی ابن ابراہیم جیلانی فرماتے ہیں:۔

فَانْقَطَعَ حُكْمُ النُّبُوَّةِ التَّشْرِيْعِ بَعْدَهٗ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

(الانسان الکامل از سید عبد الکریم بن ابراہیم جیلانیؒ)

کہ تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلعم کے بعد ختم ہو گیا۔ پس اس وجہ سے آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہوئے۔

القوى . واللوح الخامس : الحكم . واللوح السادس : العبودية . واللوح السابع : وضوح طريق السعادة من طريق الشقاوة وتبيين ما هو الأولى فهذه سبعة ألواح أمر موسى عليه السلام بتبليغها .

وأما اللوحان المخصوصان بموسى : فاللوح الأول : لوح الربوبية . واللوح الثانى : لوح القدرة ، ولهذا لم يكمل أحد من قوم موسى ، لأنه لم يؤمر بإبراز التسعة ألواح ، فلم يكمل أحد من قومه بعده ولم يرثه أحد من قومه ، بخلاف محمد صلى الله عليه وسلم فإنه ترك شيئا إلا وبلغه إلينا . قال الله تعالى (مافرطنا فى الكتاب من شىء) وقال تعالى (وكل شىء فصلناه تفصيلا) ولهذا كانت ملته خير الملل ، ونسخ بدينه جميع الأديان ، لأنه أتى بجميع ما أتوا به وزاد عليهم مالم يأتوا به . فنسخت أديانهم لنقصها . وشهر دينه بكماله . قال الله تعالى (اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتى) ولم تنزل هذه الآية على نبى غير محمد صلى الله عليه وسلم . ولو نزلت على أحد لكان هو خاتم النبيين ، وما صحّ ذلك إلا لمحمد صلى الله عليه وسلم فنزلت عليه فكان خاتم النبيين ، لأنه لم يدع حكمة ولا هدى ولا علما ولا سرّا إلا وقد نبه عليه وأشار إليه على قدر ما يليق بالنبيين لذلك السرّ إما تصريحا وإما تلويحا وإما إشارة وإما كناية وإما استعارة وإما محكما وإما مفسرا وإما مؤولا وإما متشابها : إلى غير ذلك من أنواع كمال البيان ، فلم يبق لغيره مدخلا فاستقلّ بالأمر وختم النبوّة لأنه ما ترك شيئا يحتاج إليه إلا وقد جاء به ، فلا يجد الذى يأتى بعده من الكمال شيئا مما ينبغى أنه ينبه عليه إلا وقد فعل صلى الله عليه وسلم ذلك فيتبعه هذا الكامل كما نبه عليه ويصير تابعا ، فانقطع حكم نبوّة التشريع بعده . وكان محمد صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ، لأنه جاء بالكمال ولم يجىء أحد بذلك . فلو أمر موسى عليه السلام بإبلاغ اللوحين المختصين به لما كان يبعث عيسى من بعده . لأن عيسى صلى الله عليه وسلم بلغ سرّ ذينك اللوحين إلى قومه . ولهذا من أوّل قدم ظهر عيسى بالقدرة والربوبية وهو كلامه فى المهد وأبرأ الأكمه والأبرص وأحيا الموتى ونسخ دين موسى لأنه أتى بما لم يأت به موسى . لكنه لما أظهر أحكام ذلك ضلّ قومه من بعده فعبدوه وقالوا إنه ثالث ثلاثة ، وهو الأب والأم والابن ، وسموا ذلك

فانقطع حكم نبوّة التشريع بعده . وكان محمد صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ،
(الانسان الكامل فی معرفة الأواخر والأوائل، صفحہ 115)

حضرت سیّد عبد الکریم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ کہ تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت ﷺ کے بعد ختم ہو گیا ہے۔ پس اس وجہ سے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہوئے۔

Hazrat Sayyad Abdul Karim Jilani has written:- 'The coming of the Law-bearing prophets, after the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has ceased as he has been exalted to be the 'Khataman Nabiyyeen.'

(Al Insan ul Kamil Page 115)

Hazrat Sayyad Abdul Karim Jilani schreibt: "Es ist ausgeschlossen, dass ein anderer gesetzbringender Prophet nach Muhammad[saw] erscheint, denn er ist der Khatamunnabiyyien (Siegel der Propheten)."

(Al Insan ul Kamil Seite 115)

مولانا روم اور ختم نبوت

مثنوی مولانا روم کے مندرجہ ذیل اشعار مسئلہ ختم نبوت کی حقیقت واضح کرتے ہیں:۔

مثنوی مولوی معنوی ہست قرآن در زبانِ پہلوی

مِفتاح العُلوم

پندرھویں جلد

شرح مثنوی مولینا رُومؒ

دفتر ششم حصّہ پہلا

از

عالیجناب حضرت مولینا مولوی محمد نذیر صاحب عرشی نقشبندی مجدّدی

شیخ غلام علی اینڈ سنز — تاجران کتب لاہور

قریشی بک ایجنسی — تاجران کتب لاہور

قیمت بلا جلد ۸/۴ مجلد -/۶

آپ نے اپنے مخالفین کے حق میں کی تھی۔ لہذا مومنین کے حق میں اس کو فرض کرنا خلاف واقع ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ کلمات دعا میں کوئی خصوصیت کفار کی نہیں۔ ہدایت کی ضرورت کفار و مومنین سب کو ہے نماز میں ہر مومن دعا کرتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور قومی کا لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ اگر اس میں مخالفین و کفار داخل ہیں تو مومنین بطریق اولیٰ داخل ہیں ＋ اگر ظہور و کمون کے معنوں میں یہ تکلف نہ کیا جائے۔ جو اوپر ترجمہ میں کیا گیا ہے تو صاف سیدھا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کا دستور تھا کہ علانیہ اور خفیہ یہ دعا کرتے تھے کہ اللّٰھم اھد الخ مگر چونکہ دنیا و آخرت کا ذکر اوپر سے ہر شعر میں بالمقابلہ چلا آرہا ہے۔ اور اس سے اگلے شعر میں بھی یہی ذکر و تقابل موجود ہے۔ لہذا بعید نہیں کہ مولانا کی مراد ظہور و کموں سے دنیا و آخرت ہی ہو۔ لیس یہ تکلف بے محل نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ＋

باز گشته از دمِ او هر دو باب　　در دو عالم دعوتِ او مستجاب

ترکیب:- دوسرے مصرعہ میں کلمہ در باز ظرفیہ ہے یا صلیہ۔ لہذا ترجمہ دو طرح ہو سکتا ہے اور مطلب بھی دو طرح

ترجمہ:- آپ کی دعا سے (دنیا و آخرت کے) دونوں دروازے کھل گئے۔ دونوں جہاں میں آپ کی دعا مقبول ہے (یا یوں کہو کہ دونوں جہانوں کے بارے میں آپ کی دعا مقبول ہے ＋

مطلب:- دونوں جہانوں میں آپ کی دعا مقبول ہونے کا مطلب پہلی تقدیر پر یہ ہے کہ دنیا میں جب آپ نے اُمت کی ہدایت کے لئے دعا کی تو وہ مقبول ہو گئی۔ اور جب آخرت میں ان کی نجات کے لئے دعا کریں گے تو وہ بھی مقبول ہو جائے گی۔ جیسے کہ احادیث اس پر شاہد ہیں۔ دوسری تقدیر پر یہ مطلب ہے کہ اُمت کی دُنیوی و اُخروی بہبودی کے لئے آپ نے جو دعا کی وہ مقبول ہو گئی ＋

انتباہ:- مفتاح العلوم کی پہلی جلد جب اطراف ملک میں شائع ہوئی۔ اور ہر طبقہ و جماعت کے لوگوں کو اس کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ تو ایک دوست نے راقم کو ایک خاص شعر کے متعلق لکھا کہ مثنوی کے اس شعر اور اس کی شرح سے جو آپ نے لکھی ہے مرزائی لوگ ختم نبوت کے خلاف سند پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو تمہارے مولانا بھی اپنی شرح میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

شعلہا با گوہراں گرداں بود　　شعلہ آں جانب رود ہم کاں بود

یہ شعر بادشاہ جہود و دیگر کی حکایت کے آغاز میں ہے۔ ہر چند کہ اس شعر اور اس کی شرح سے مرزائیہ قادیانیہ کا اپنے مذہب پر استدلال کرنا ان کی کم فہمی ہے۔ تاہم عوام کی غلط فہمی رفع کرنے کیلئے تنبیہ ایڈیشن میں اس مقام کو اور واضح کر دیا گیا ہمیں تعجب آتا ہے ان لوگوں کی ستم ظریفی پر جو ایک مصنف کے مسلمہ و مشہور عقیدہ اور اس کے واضح و روشن مسلک کے خلاف کوئی بات اپنے مذہب کی تائید میں استنباط کرنے لگتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ جس طرح خدا سے شرم کرنے میں بے نیاز ہیں۔ اسی طرح دنیا کی شرم سے بھی مستغنی ہیں۔ اب ناظرین کو چاہیے کہ مثنوی کے ان اشعار میں جو آگے آتے ہیں۔ یہ معلوم کر لیں کہ مولانا کا عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں کیا ہے ＋

بہرِ ایں خاتم شدست او کہ بجُود　　مثلِ او نے بود و نے خواہند بود

ترجمہ:- آپ خاتم (النبیین) اسی لئے ہوئے ہیں۔ کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا۔ اور نہ (آئندہ آپ کی مثل) ہوں گے ＋

مطلب :- یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء سے افضل و اکمل ہونے کی یہ دلیل دی تھی کہ انبیائے سابقین نے جو مہر تکمیل غیر کشادہ چھوڑ دی تھی سو وہ آپ کی بدولت کشادہ ہوگئی یعنی آپ کی شریعت دونوں جہانوں پر حاوی ہے اور یہ بات کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں۔ یہاں سے آپ کے خاتم النبیین ہونے سے آپ کی افضلیت کا ثبوت پیش فرماتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے آخر میں مبعوث فرمایا ہے اور اب آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا تو اس میں یہ نکتہ مرکوز ہے کہ آپ خاتم کمالات بھی ہیں یعنی جس طرح آپ کے ساتھ سلسلہ نبوت ختم ہوگیا۔ اسی طرح ترویج دین، تکثیر مومنین، اشاعت علوم، اصلاح رسوم، ہدایت انام، تخفیف اصنام، اصلاح خلق، ابدال الی الحق، تہذیب نفوس، تطہیر قلوب وغیرہ باتیں بھی آپ سے بوجہ اکمل ظہور میں آئیں۔ جس کی نظیر کسی دوسرے نبی سے ظاہر نہیں ہوئی۔ آگے اس کی مزید توضیح فرماتے ہیں :-

چونکہ در صنعت برد استاد دست — نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

ترجمہ :- جب کوئی اُستاد (فن) کسی صنعت میں فائق ہوتا ہے۔ تو کیا تم (اس کو بطور مدح یہ) نہیں کہتے کہ (یہ) صنعت تم پر ختم ہے۔

در کشادِ ختمہا تو خاتمی — در جہانِ روح بخشاں حاتمی

ترجمہ :- (اسی طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عرض کرو کہ یا حضرت فداک امی و ابی) آپ ان مہروں کے کشاد کرنے میں خاتم ہیں۔ اور (ایمان و عرفان کی) روح بخشنے والوں کے عالم میں حاتم ہیں۔

مطلب :- ایمان و عرفان کی روح بخشنا انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔ جس طرح حاتم طائی سیم و زر بخشنے میں تمام اسخیا سے افضل تھا۔ اسی طرح آپ کمالات باطن کی دولت بخشنے میں تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

ہست اشاراتِ محمدؐ المراد — کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد

ترجمہ :- غرض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی رموز سب کی سب فتوح در فتوح در فتوح ہیں۔

مطلب :- ممکن ہے کہ اشارہ سے مطلق امر و ارشاد مراد ہو۔ جیسے کہ عربی میں اَشَارَ عَلَیْہِ بِکَذَا بولتے ہیں (کذا فی القاموس) پھر کسی ترجمہ و تاویل کی ضرورت نہیں اور مطلب صاف ہے کہ آپ کے ارشادات فتوح در فتوح ہیں لیکن اگر اشارہ سے ایما و کنایہ اور سخن سربستہ و کلام پر رمز مراد ہو جیسے کہ متبادر ہوتا ہے تو مطلب یوں ہوگا کہ آپ کے واضح ارشادات اسرار سربستہ کی صورت کیوں نہ ہوں جبکہ آپ کے اشارات بھی ایسے اسرار کو واشگاف کر دیتے ہیں۔

سوال :- اوپر کے اشعار سے یہ پتہ چلتا ہے کہ [illegible] ختم نبوت کا [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] اشعار [illegible] ہو رہی ہے [illegible] کہ آنحضرت [illegible] کہ آیا [illegible] سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہوگیا [illegible] کمالات آپ پر ختم ہو گئے [illegible] انبیاء ہونا اس بات کو مانع نہیں کہ آپ کے بعد [illegible] آپ کے برابر با کمال نہ ہوں

بہر این خاتم شدست او کہ بجود   مثل او نے بود نے خواہند بود

ترجمہ:- آپ خاتم (النبیین) اسی لئے ہوئے ہیں۔ کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا۔ اور نہ (آئندہ آپ کی مثل) ہوں گے ؎

چونکہ در صنعت برد استاد دست   نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

ترجمہ:- جب کوئی اُستادِ (فن) کسی صنعت میں فائق ہوتا ہے۔ تو کیا تم (اس کو بطور مدح یہ) نہیں کہتے کہ (یہ) صنعت تم پر ختم ہے ؎

در کشادِ ختمہا تو خاتمی   در جہانِ روح بخشاں حاتمی

ترجمہ:- (اسی طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عرض کرو کہ یا حضرت ما فداک امی و ابی) آپ ان مہروں کے کشاد کرنے میں خاتم ہیں۔ اور (ایمان و عرفان کی) روح بخشنے والوں کے عالم میں حاتم ہیں ؎
مطلب:- ایمان و عرفان کی روح بخشنا انبیاء علیہم السلام کا کام ہے جس طرح حاتم طائی سیم و زر بخشنے میں تمام اسخیاء سے افضل تھا۔ اسی طرح آپ کمالاتِ باطن کی دولت بخشنے میں تمام انبیاء سے افضل ہیں ؎

(مفتاح العلوم ، شرح مثنوی مولانا روم ، جلد 15 ، دفتر 6 ، حصہ اوّل ، صفحہ 56-57)

حضرت مولانا رومیؒ لکھتے ہیں:۔ آپ خاتم (النبیین) اس لئے ہوئے ہیں کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا۔ اور نہ آئندہ (آپ کی مثل) ہوں گے۔ جب کوئی اُستادِ (فن) کسی صنعت میں فائق ہوتا ہے تو کیا تم (اس کو بطور مدح یہ) نہیں کہتے کہ (یہ) صنعت تم پر ختم ہے۔

Hazrat Maulana Rumi says:- "The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him was the Khatam because no one had ever been like him, before, nor shall there be one after him. When an artist excels others in art, do not say "The art has ended with you."

(Miftah ul Ulum vol 15 page 56-57)

Hadhrat Maulana Rumi sagt: "Er war das Siegel (der Propheten), weil nie jemand in solchem Maße Segnungen austeilen konnte, wie er, noch wird das einer jemals können. Wenn der Meister einer Kunst sein Feld beherrscht, sagst du nicht zu ihm als Kompliment: "Diese Kunst ist mit dir vollendet."

(Miftah ul Ulum Bd 15 Seite 56-57)

مثنوی مولوی معنوی ہست قرآن در زبان پہلوی

مفتاح العلوم

تیرتیویں جلد

شرح مثنوی مولینا روم

دفتر پنجم حصہ پہلا

از

عالیجناب حضرت مولینا مولوی محمد نذیر صاحب عرشی نقشبندی مجددی

شیخ غلام علی اینڈ سنز قریشی بک ایجنسی
تاجران کتب لاہور تاجران کتب لاہور

ترجمہ اس (عقل کل والے) نے شکاری کر شکاری کی خوبی دیکھی۔ اور اس (عقل جزوی والے) نے شکار بننے کے خود شکار ہونے کا علم اٹھایا۔

مطلب۔ مرد خدا یا عقل کل نے حق تعالےٰ کا شکار بن کر اور اس کے دام عشق میں مقید ہو کر صیاد کا حسن دیکھا اور خود اس کا صید بن گیا۔ یعنے وہ تخلق باخلاق اللہ اور خلیفۃ اللہ بن گیا۔ پس اس کا حکم تمام کائنات میں نافذ ہو گیا۔ بخلاف اس کے دنیادار یا عقل جزوی والا مخلوق خدا کو اپنی کمند تسخیر اور دام تزویر میں مقید کرنے کی وجہ سے خود اس شغل بے ثمر کا شکار ہو گیا۔ چنانچہ پہلے کہا تھا۔ بس تو خود را صید بے کردی مدام۔ کہ شدی محبوس و محرومی زکام

آں زخدمت نازِ مخدومی بیافت　　ویں زمخدومی زراہ عز بتافت

ترجمہ اس (مرد خدا) نے خدمت کے ذریعہ مخدومی کی شان حاصل کی۔ اور یہ (دنیا دار) مخدومی (کے غرور) کے باعث عزت کی راہ سے پھر گیا۔

آں زفرعونی اسیرِ آب شد　　وز اسیری سبطی از ارباب شد

لغات۔ سبطی۔ اسرائیلی۔ بنی اسرائیل کا آدمی۔ ارباب۔ شرفاء۔ مخادیم۔

ترجمہ: وہ فرعونیت کی وجہ سے پانی میں غرق ہو گیا۔ اور اسرائیلی قیدی ہو جانے کے باعث مخدوموں میں ہو گیا

لعب معکوس ست و فرزین بند سخت　　حیلہ کم کن کارِ اقبال ست و بخت

لغات۔ فرزین بند۔ فرزین شطرنج کا سب سے زیادہ طاقتور مہرہ ہوتا ہے۔ فرزین بند سے بازی شطرنج کی وہ چال مراد ہے جس میں فرزین پیادہ کی تقویت سے جو اس کے پیچھے ہوتا ہے حریف کے مہرہ کو آگے آنے نہ دے۔ کیونکہ اگر یہ بیف کا مہرہ پیادہ کو مارے گا۔ تو فرزین اس کا انتقام لے گا۔ گہری چال۔ ریشہ دوانی۔ یا سخت رکاوٹ۔

ترجمہ (یہ) الٹا کھیل ہے۔ اور سخت گہری چال ہے (اس کے مقابلہ میں کوئی) حیلہ نہ کرو۔ کیونکہ یہ اقبال و نصیب کا معاملہ ہے جو اپنے اختیار سے باہر ہے)

بر خیالِ حیلہ کم تن تار را　　کہ غنی رہ کم دہد مکار را۔

ترجمہ حیلہ کے خیال سے (مکر و فریب کی) تانی نہ تنو کیونکہ (خداوند) غنی مکار کو بار یاب نہیں کرتا۔

مکر کن در راہ نیکو خدمتی　　تا نبوت یابی اندر امتی

ترجمہ حسن خدمت کی راہ میں تدبیر کرو۔ تاکہ تم امتی ہو کر نبوت (کے کمالات) پاؤ۔

مطلب۔ حرکے لفظ امتی میں یائے مصدری یا امت ہونا۔ مگر ترجمہ میں یہ لفظ ضرورۃ بیائے نسبت استعمال ہوا ہے۔ نبوت یابی سے کمالات نبوت کا حصول مراد ہے۔ اور ان کا حصول امتی کے ثبت جانے کے لئے کافی ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ نبی کے لئے کمالات نبوت اصالۃً ثابت ہوتے ہیں۔ اور امتی کے لئے تبعاً فذہ البتہ من ا　کر قیمت لی کتب السلوین النقشبندی۔

چوں لہ دستِ خود بدستِ او دہی		پس زدستِ آکلاں بیروں جہی

ترجمہ جب تم اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ (بیعت کے لئے) دے دو گے۔ (اور اس کی ہدایات پر عمل بھی کرو گے) تو پھر تم (شیطان لعین۔ نفس امارہ۔ اور وساوس و خواطر وغیرہ کے) درندوں سے صاف بچ جاؤ گے۔

دستِ تو از اہلِ آں بیعت شود		کہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ بود

ترجمہ پھر تمہارا ہاتھ اُن بیعت (رضوان) والوں (کے ہاتھوں) میں سے ہو جائے گا جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔
مطلب:۔ مرشد کامل کی بیعت گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت ہے۔ اور اس بیعت کرنے والے کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ سلسلہ بیعت خواہ کسی خانوادہ میں ہو۔ اس کی انتہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہے۔ مرشد کا ہاتھ اپنے مرشد کے ہاتھ سے جڑ چکا ہے۔ اور اس مرشد کا ہاتھ اپنے مرشد کے ہاتھ سے۔ اسی طرح یہ سلسلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ اور ان ہر دو حضرات کے ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے مل چکے ہیں۔ اس لحاظ سے مرشد کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دینا گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے ہاتھ ملانا ہے۔ دوسرے مصرعہ میں بیعت رضوان کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ کلمات آیت قرآنیہ سے مقتبس ہیں۔ اس بیعت کا مفصل ذکر مفتاح العلوم جلد چہارم کے اوائل میں گزر چکا ہے۔

چوں بدادی دستِ خود در دستِ پیر		پیرِ حکمت کو علیم ست و خبیر

ترجمہ جب تم اپنا ہاتھ (مرشد) کامل کے ہاتھ میں دے دو گے۔ تو (دیکھو لو گے۔ کہ) وہ پیر حکمت (و دانائی) کا معلم ہے۔ کیونکہ وہ صاحب حکمت ہے۔ اور باخبر ہے۔
مطلب:۔ اب جو تم کو اپنی عقل و دانائی پر ناز ہے۔ تو مرشد کی بیعت کرنے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ تمہاری عقل اس سے درس حکمت پانے کی کس قدر محتاج تھی ۔ سہ

حافظ رحمہ		از زوال کشتیٔ بیطے ترنم پیشِ تو دم		زانکہ در اوج فزائی چو دست قاہریت

کو نبیِ وقتِ خویش ست اے مرید		زاں کہ او نورِ نبی آمد پدید

ترجمہ کیونکہ اے مرید وہ (مرشد کامل) اپنے عہد کا نبی ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے۔
مطلب:۔ چونکہ مرشد نبی کی تعلیمات کو شائع کرنے اور ان پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ گویا نبی کا نور ہے۔ کیونکہ اس سے وہی روشنی پھیلتی ہے۔ جو نبی کی بعثت سے مقصود ہے۔ پہلا مصرعہ اس حدیث کے مضمون پر مشتمل ہے۔ کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنی قوم میں ایسا ہے۔ جیسے نبی اپنی امت میں۔ تمیز الطیب میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کو ابن حبان نے ضعیف حدیثوں میں درج کیا ہے۔ اور وہ ابو رافع سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور کہا ہے وھذا موضوع ابن تیمیہ اور ابن حجر نے اس کے موضوع ہونے پر یقین کیا ہے۔ (انتہی)

حدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ

مکر کن در راہِ نیکو خدمتی　　تا نبوت یابی اندر امتی

ترجمہ: حسن خدمت کی راہ میں تدبیر کرو تاکہ تم امتی ہو کر نبوت کے کمالات پاؤ۔

کو نبیِ وقتِ خویش است اے مرید　　زاں کہ او نورِ نبی آمد پدید

ترجمہ: کیونکہ اے مرید وہ (مرشد کامل) اپنے عہد کا نبی ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے۔

(مفتاح العلوم ، شرح مثنوی مولانا روم ، جلد 13 ، دفتر 5 ، حصہ اوّل ، صفحہ 98, 152)

حضرت مولانا رومؒ لکھتے ہیں:۔ حُسنِ خدمت کی راہ میں تدبیر کرو تاکہ تم امتی ہو کر نبوت کے کمالات پاؤ۔ کیونکہ اے مرید! وہ (مرشد کامل) اپنے عہد کا نبی ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے۔

Maulana Rumi says:-Strive hard in the path of virtue in a manner so that you may be blessed with prophethood while you are still a follower.

(Miftah ul Ulum, Vol: 13, Page: 98,152)

Maulana Rumi sagt: "Mühe dich auf dem Wege des Guten / Damit du - als ein Gefolgsmann des Heiligen Propheten[saw] - Prophetenschaft erlangst;
Denn, O Schüler, er ist der Prophet seiner Zeit / Weil er das Licht des vollkommenen Propheten wiederspiegelt."

(Miftah ul Ulum Bd. 13, Seite 98,152)

مباحثہ شاہجہاں پور اور نور العین فی ذکر رسول الثقلین سے ختم نبوت کی مزید وضاحت

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعہ تقریرات اعتراضات المشـ[illegible]وک دور

مباحثہ شاہجہان پور

کہ رئیس المتکلمین جناب سیدنا و مولانا مولوی محمد قاسم الخیرات مجمع با پنڈت دیانند
و منشی اندرمن و پادری اسکاٹ مفسر انجیل و پادری نولس صاحبان وغیرہ
در سنہ ۱۲۹۵ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام شاہجہان پور کردہ بودند
بماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ع

بمطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اَوْرصفت سے مستفید ہیں اور حضرت عیسی علیہ السلام
اَوْرصفت سے مستفید ہیں کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام میں بدلالت احیار موتے وشفار
امراض مضمون جاں بخشی کا پتہ لگتا ہی اور حضرت موسے علیہ السلام ہیں بدلالت
اعجوبہ کاری عصائے موسوی کہ کبھی عصا تھا کبھی اژدہا تھا یہ معلوم ہوتا ہی کہ صفت
تبدیل وتقلیب کا سراغ نکلتا ہی مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بدلالت
اعجاز قرآنی وکمالات علمی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ صفت علم سے مستفید ہیں اور درگاہ
علمی میں بار یاب ہیں مگر سب جانتے ہیں کہ علم وہ صفت ہی کہ تمام صفات اپنی کارگزاری
میں اُسکی محتاج ہیں پر علم اپنی کام میں کسی صفت کا محتاج نہیں کون نہیں جانتا کہ ارادہ قدرت وغیرہ
صفات بے علم وادراک کسی کام کے نہیں ۔ روٹی کھانے کا ارادہ کرتے ہیں اور پھر کھاتے ہیں تو اول
یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ روٹی ہی پتھر نہیں اور پانی پینے کا ارادہ کرتے ہیں یا پیتے ہیں تو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ پانی ہی شراب
نہیں یہ علم نہیں تو اور کیا ہی مگر روٹی کو روٹی سمجھنا اور پانی کو پانی سمجھنا ارادہ وقدرت پر موقوف
نہیں اگر روٹی سامنے آجائے یا پانی سامنے سے گزر جائے تو بے ارادہ واختیار وہ روٹی اور یہ پانی معلوم
ہوگا القصہ علم کو اپنے معلومات کے تعلق میں کسی صفت کی ضرورت نہیں مگر باقی تمام صفات کو اپنے
تعلقات میں علم کی حاجت ہی غرض جو صفات غیر سے متعلق ہوتے ہیں ۔ اُن سب میں علم اول ہی
اور سب پر افسر ہی اور علم سے اول اور کوئی صفت نہیں بلکہ علم ہی پر مراتب صفات متعلقہ بالغیر
ختم ہوجاتے ہیں اس لئے وہ نبی جو صفت العلم سے مستفید ہو اور بارگاہ علمی تک باریاب ہو تمام
انبیا سے مراتب میں زیادہ اور رتبہ میں اول اور سب کا سردار اور سب کا مخدوم مکرم ہوگا اور سب اُسکے تابع
ومحتاج ہونگے اُس پر مراتب کمالات ختم ہوجائینگے اسلئے وہ نبی خاتم الانبیار بھی ضرور ہی
ہوگا وجہ اسکی یہ ہی کہ انبیا بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نواب خداوندی ہوتے ہیں
اسلئے اُنکا حاکم ہونا ضرور ہی چنانچہ ظاہر ہی اسلئے جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب
میں اوپر عہدۂ گورنری یا وزارت ہی اور سوا اسکے اور سب عہدے اُسکے ماتحت ہوا ہیں

اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہی اُسکے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اُسکی
یہی ہوتی ہی کہ اُس پر مراتب عہدجات ختم ہوجاتے ہیں ایسے ہی خاتم مراتب نبوت کے اوپر
اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہی اُسکے ماتحت ہوتا ہی اسلئے اُسکے احکام اوروں
کے احکام کے ناسخ ہونگے اوروں کے احکام اُسکے احکام کے ناسخ نہونگے اور اسلئے
یہ ضرور ہی کہ وہ خاتم زمانی بھی ہو کیونکہ اوپر کے حاکم تک نوبت سب حکام ماتحت کے بعد
میں آتی ہی اور اسلئے اُسکا حکم اخیر حکم ہوتا ہی چنانچہ ظاہر ہی پارلیمنٹ تک مرافعہ کی نوبت
سبھی کے بعد میں آتی ہی یہی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ کسی اور نبی نے دعوے خاتمیت
نہ کیا گیا تو حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے کیا۔ چنانچہ قرآن وحدیث میں یہ مضمون بتصریح
موجود ہی سو آپکے اور آپسے پہلے اگر دعوے خاتمیت کرتے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کرتے
مگر دعویٰ خاتمیت تو درکنار اُنہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنیوالا ہی۔
اس سے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے اپنی خاتمیت کا انکار کیا بلکہ خاتم کے آنے کی بشارت
دی کیونکہ سب کا سردار خاتم الحکام ہوا کرتا ہی اور درصورت مخالفت رائے اُسکے
احکام آخری احکام ہوا کرتے ہیں چنانچہ مرافعہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہی جب
افضلیت محمدی اور خاتمیت محمدی دونوں معلوم ہوگئیں تو اب یہ گزارش ہے کہ فقط
افضلیت محمدی کمالات ہی میں واجب التسلیم نہیں بلکہ معجزات میں بھی افضلیت محمدی
واجب الایمان ہی اور کیوں نہو معجزات خود آثار کمالات ہوتے ہیں اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام
سے مردے زندہ ہوگئے اور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے عصائے بے جان اژدہائے
جاندار بنگیا تو کیا ہوا رسول اللہ صلعم کے طفیل سے کبھی کا سوکھا کھجور کی لکڑی کا ستون
زندہ ہوگیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ ایک زمانہ تک رسول اللہ صلعم جمعہ کے روز
اپنی مسجد کے ایک ستون کے ساتھ جو کھجور کا تھا پشت لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے
جب ممبر بنایا گیا تو آپ اُس ستون کو چھوڑ کر ممبر پر خطبہ پڑھنے تشریف لائے

ہو الہادی

الحمد للہ کہ آج یہ رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الکونین مسمّے بہ

نور العینین
فی
ذکر رسول الثقلین

مؤلفہ سید احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفےٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا
شعبان المعظم ۱۳۰۲ سنہ ہجری

جدا جدا ذکر کیا گیا اور حضور کے کل اعضائے شریف مناسب ساخت پر اعتدال کے ساتھ تھے اور جسم مبارک گندہ تھا اور جوڑ گٹھے ہوے تھے شکم مبارک برابر تھا یعنے اونچا نتھا سینہ سے اور ایک باریک خط بالونکا کوڑی سے ناف تک کھچا تھا اور چھاتیان اور شکم مبارک بالون سے صاف تھا اور شانون پر اور مونڈھون پر اور کلائیون پر اور بالائے صدر پر اور پنڈلیون پر بال تھے لیکن بہت کثرت سے نتھے اور بغلین حضور کی سفید تھین اور ایک روایت مین ہے سفید مائل بہ سرخی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ حضور کی بغلون مین بال نتھے لیکن علمانے اسمین کلام کیا ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغلون کے موئے شریف کو نوا تے تھے اور صحابہ نے فرمایا ہے کہ حضور کی بغل شریف کے پسینے مین مثل مشک کے خوشبو آتی تھی اور پشت مبارک پاک اور صاف اور ہموار تھی حدیث شریف مین وارد ہے کہ پشت مبارک گویا نقرہ گداختہ تھی اور درمیان دونو شانون کے خاتم نبوت تھی دہنے جانب کو مائل شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین لکھا ہے کہ اجزائے جسم مبارک سے ایک چیز ظاہر نکلی ہوئی تھی مشابہ جسم اطہر کی رنگ اور صفا اور نورانیت مین اوسکو خاتم نبوت کہتے ہین یعنے ختم کرنیوالے نبوت کی خاتم بکسر تا اسم فاعل ہے ختم کا اور بفتح تا بمعنی مہر اور انگوٹھی کی ہے یعنی وہ چیز کہ دلیل ہے اوپر اسکے کہ نہین ہے بعد اوسکے پیغمبر اور وجہ اوسکی تسمیہ کی اس اسم کے ساتھ یہ ہے کہ حضرت سرور عالم کتب متقدمہ مین اسکے ساتھ تعریف کیے گئے ہین پس وہ ایک ایسی علامت ہے کہ پہچانے جاتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اوسکے کہ یہ وہی پیغمبر ہین کہ جنکی بشارت دیگئی ہے اور خاتم نبوت ایک آیت ہے آیات الٰہی سے اور ایک بھید ہے بہت بڑا مخصوص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاکم نے مستدرک مین وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے کہ جو پیغمبر مبعوث ہوا ہے علامت اوسکی نبوت کی اوسکی ہاتھ مین تھی مگر ہمارے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم حضور کی علامت نبوت دونو شانونکے درمیان پس تھی

مہر نبوت کے بیان مین

نبوت را توئی آن نامہ در مشت	کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت ؂

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبین تھا جب کہ حضرت آدم ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے۔

اگر یہاں خاتم النبیین کو آخری نبی تصور کیا جائے تو پھر نعوذ باللہ کوئی نبی بھی پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ اس وقت بھی خاتم النبیین تھے جب آدم ابھی پیدا ہی نہیں کیے گئے تھے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد ہفتم

مؤلف

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۶۹۳۵ تا حدیث نمبر: ۱۸۲۵۷

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

(۱۷۲۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ

لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِ ذَلِكَ دَعْوَةِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةِ عِيسَى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ وَكَذَلِكَ تَرَى أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ [اخرجه الطبراني في الكبير (٦٣١) قال شعيب: صحيح لغيره دون اخره فاسناد ضعيف]. [انظر: ١٧٢٨٠].

(۱۷۲۹۵) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات روشن کر دیئے اور تمام انبیاء کی مائیں اسی طرح خواب دیکھتی تھیں۔

(۱۷۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ مَاتُوا مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ أَنْ انْظُرُوا إِلَى جِرَاحَاتِ الْمُطَّعَنِينَ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَاتِ الشُّهَدَاءِ فَهُمْ مِنْهُمْ فَيَنْظُرُونَ إِلَى جِرَاحِ الْمُطَّعَنِينَ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ فَيُلْحَقُونَ مَعَهُمْ [راجع: ١٧٢٩٠]

(۱۷۲۹۶) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون کی وباء میں مرنے والوں کے متعلق پروردگار عالم کے سامنے شہداء اور طبعی موت مرنے والوں کے درمیان جھگڑا ہوگا، شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، اور ہماری طرح شہید ہوئے، اور طبعی موت مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں اور ہماری طرح اپنے بستروں پر فوت ہوئے ہیں، پروردگار فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں جیسے ہوں تو یہ شہداء میں شمار ہو کر ان کے ساتھ ہوں گے، جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ٦

حصہ یازدہم، دوازدہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری
متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

میں نے کہا: میں تجھ پر اللہ کی کامل لعنت کرتا ہوں تین مرتبہ میں وہ مجھے نہیں ہٹا پھر میں نے پکڑنا چاہا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو وہ بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے لڑکے اس کے ساتھ کھیلتے۔ مسلم نسائی بروایت ابی الدرداء

۳۱۹۵۵ فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر سخت زور لگایا تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ تعالیٰ نے مجھے قدرت دی میں نے اس کو دھکیل دیا میں اس کو ایک ستون کے ساتھ باندھنا چاہتا تا کہ صبح ہو جائے اور تم اس کو دیکھو لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا۔ رب اغفرلی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۶ فرمایا ایک بڑا شیطان رات کے وقت میرے پاس آیا تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی میں نے اس کو دھکا دیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب لوگ دیکھو اس کو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا رب اغفرلی وھب لی ملکاً لاینبغی لاحد من بعدی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناکام لوٹا دیا۔

احمد، بیھقی، نسائی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۷ فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جب علم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کی مغفرت فرما دی تو (افسوس کے ساتھ) مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا اور ویل اور ثبور (موت) کو پکارنے لگا اس کی اضطرابی کیفیت کو دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔

ابن ماجہ بروایت عباس بن مرداس

۳۱۹۵۸ ضعیف الجامع ۱۸۸۱

۳۱۹۵۹ فرمایا آسمان و زمین کے درمیان کی تمام چیزیں میری نبوت کو تسلیم کرتی ہیں سوائے کافر جنات اور انسانوں کے۔

احمد، دارمی، ضیاء مقدسی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۹ فرمایا میں نے اپنے رب سے درخواست کی اور امت کے حق میں سفارش کی تو مجھے تہائی امت دی گئی تو میں شکر کے طور پر سجدہ میں گر پڑا پھر سر اٹھایا پھر بطور شکر سجدہ میں گیا پھر سر اٹھایا اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تو آخری تہائی بھی دیدی پھر میں بطور شکر سجدہ میں گر گیا۔

ابوداؤد بروایت سعد وقال فی اسناد موسیٰ بن یعقوب الزمعی وفیہ مقال

۳۱۹۶۰ فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس ام الکتب میں خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے میں عنقریب ان کی تاویل تمہیں بتاؤں گا ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی میرے بارے میں بشارت اور میری والدہ کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا اس طرح دوسرے انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی ہیں۔

احمد، طبرانی مستدرک حلیۃ الاولیاء بیھقی بروایت عرباض بن ساریہ الضعیفۃ ۲۰۹۵

۳۱۹۶۱ فرمایا کہ تم مجھے پیچھے کی جانب سے اسی طرح نظر آتے ہو جس طرح میں تمہیں سامنے کی جانب دیکھتا ہوں۔

بخاری انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۲ فرمایا تم میرے قبلہ دیکھ رہے ہو یہاں؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارے رکوع اور خشوع مخفی نہیں ہے میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

مالک بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

ملک شام کے محلات کا روشن ہونا

۳۱۹۶۳ (غزوہ خندق کے موقع پر) فرمایا کہ جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو کسریٰ کے محلات اور اردگرد کے علاقے دکھائی دیئے حتیٰ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے پھر دوسری ضرب لگائی تو قیصر کے محلات اور اردگرد کے علاقے دکھائی دیئے یہاں تک میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر تیسری ضرب لگائی تو میرے لئے حبشہ کے اور اردگرد کی بستیاں دکھائی دیئے حتیٰ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جب حبشہ کو چھوڑ دو لیکن وہ تمہیں

إِنِّي عِندَ اللَّهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ

(مسند أحمد بن حنبل ,مسند الشاميين , حديث العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم 17295)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جا رہی تھی (یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہو رہی تھیں)۔

إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ

(كنز العمال, حرف الفاء كتاب الفضائل, من قسم الأفعال , الباب الأول: في فضائل نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وأسمائه وصفاته البشرية, الفصل الثالث في فضائل متفرقة تنبيء عن التحدث بالنعم 31960)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جا رہی تھی۔

"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"

جہاں کافی ساری احادیث میں لکھا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں وہی بہت ساری احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیندہ ایک نبی کے آنے کی بشارت بھی دی ہے. اس پہ قرآن مجید احادیث اور بزرگان امت کا کیا موقف ہے آیئے دیکھتے ہیں.

پہلے ہم ان احادیث کا ذکر کرتے ہیں جن میں لا نبی بعدی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان احادیث اور الفاظ پر غور کرتے ہیں. بعد میں وہ احادیث پیش ہیں جن میں نبی کے آنے کا ذکر ہے

صحیح بخاری

كتاب: غزوات کا بیان

باب: باب: غزوہ تبوک کا بیان، اس کا دوسرا غزوہ عسرت یعنی (تنگی کا غزوہ) بھی ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي،وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، سَمِعْتُ مُصْعَبًا.

ترجمہ:

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو علیؓ کو مدینہ میں اپنا

نائب بنایا۔ علیؓ نے عرض کیا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اور ابوداؤد طیالسی نے اس حدیث کو یوں بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتبہ نے اور انہوں نے کہا میں نے مصعب سے سنا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ اے علی کیا تو خوش نہیں کہ تو مجھے ایسا ہی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ہارون مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد تو نبی نہیں ہو گا۔ "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" کی تشریح کر دی کہ آنحضرت صلعم کا خطاب عام نہیں بلکہ خاص حضرت علیؓ سے ہے۔

اسی بخاری میں آنحضرت صلعم کی بعینہٖ ایسی ہی ایک اور حدیث ہے؟ "عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَمْ اِذَاهَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ" (بخاری کتاب الایمان والنذور باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم) آنحضرتصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ مرے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب یہ قیصر مرے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا۔

اپنے متعلق ”لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ“ اور قیصر کے متعلق ”لَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ“ فرمایا۔ کیا قیصر کے بعد کوئی نہیں ہوا؟ اور کیا کسریٰ شاہ ایران کے بعد اور کوئی کسریٰ نہیں ہوا؟ اگر ہوئے ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ ہوتے رہے ہیں تو پھر حدیث لَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ اور لَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ کے کیا معنے ہیں۔ اگر اس کے معنے یہ ہیں کہ ان قیصر و کسریٰ کے بعد اس شان کے قیصر و کسریٰ نہ ہوں گے جیسا کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی کتاب المناقب دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور جلد ۶ میں اس حدیث کا مطلب ہے ”مَعْنَاہُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ یَمْلِکُ مِثْلَ مَا یَمْلِکُ ھُوَ۔“ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی ایسا قیصر نہ ہو گا جو اس طرح حکومت کرے جس طرح یہ کرتا ہے۔ ”لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ“ کا مطلب بھی یوں ہو گا کہ آپ جیسا نبی آپ کے بعد نہیں ہو گا۔ یہ ”لَا“ صفت موصوف کی نفی کے لئے ہوتا ہے۔

کتاب الرقاق ــــ کتاب التوحید ❖ احادیث: 6412 ــــ 7563

صحیح بخاری (اردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی و تصحیح و تحقیق

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

DARUSSALAM

(٣) بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ؟

باب:3- نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!''

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: لَا هَا اللهِ إِذًا، يُقَالُ: وَاللهِ، وَبِاللهِ، وَتَاللهِ.

ابو قتادہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی موجودگی میں فرمایا تھا: لَا هَا اللّٰهِ إِذاً ''اللہ کی قسم! تب ایسا نہیں ہو سکتا۔'' قسم کے لیے اس طرح بھی کہا جاتا ہے: وَاللّٰهِ، بِاللّٰهِ اور تَاللّٰهِ.

٦٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ٦٦١٧]

[6628] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قسم: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ہوتی تھی، یعنی دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

٦٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣١٢١]

[6629] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا اور جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔''

٦٦٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣٠٢٧]

[6630] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیا جائے گا۔''

صحیح مسلم (اُردو)

کتاب البر والصلة — 6500(2548) * کتاب التفسیر — 7563(3033)

5

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری ؒ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی

مولانا محمد آصف رشید

حافظ محمد انس طلحہ

دار السلام
DARUSSALAM

ابن أبي الحسن والحسن، عن أمهما، عن أم سلمة عن النبي ﷺ بمثله.

سے، انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٧٣٢٤] ٧٣-(...) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن ابن عون، عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ: «تقتل عمارا الفئة الباغية».

[7324] ابن عون نے حسن سے، انھوں نے اپنی والدہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔"

[٧٣٢٥] ٧٤-(٢٩١٧) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة: حدثنا أبو أسامة: حدثنا شعبة عن أبي التياح قال: سمعت أبا زرعة عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «يهلك أمتي هذا الحي من قريش». قالوا: فما تأمرنا؟ قال: «لو أن الناس اعتزلوهم».

[7325] ابو اسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابو تیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو زرعہ سے سنا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔" انھوں (صحابہ) نے عرض کی: پھر آپ ہمیں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "کاش! لوگ ان سے الگ ہو جائیں۔"

[٧٣٢٦] حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي وأحمد بن عثمان النوفلي قالا: حدثنا أبو داود: حدثنا شعبة، في هذا الإسناد، في معناه.

[7326] ابو داود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کی۔

[٧٣٢٧] ٧٥-(٢٩١٨) حدثنا عمرو الناقد وابن أبي عمر - واللفظ لابن أبي عمر - قالا: حدثنا سفيان عن الزهري، عن سعيد ابن المسيب، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «قد مات كسرى فلا كسرى بعده، وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده، والذي نفسي بيده! لتنفقن كنوزهما في سبيل الله».

[7327] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسریٰ مر گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر نہیں ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان دونوں کے خزانوں اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔"

[٧٣٢٨] حدثني حرملة بن يحيى: أخبرنا

[7328] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے سفیان کی

ابن وهب: أخبرني يونس ح: وحدثني ابن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق: أخبرنا معمر، كلاهما عن الزهري بإسناد سفيان ومعنى حديثه.

سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[7329] 76 (...) حدثنا محمد بن رافع: حدثنا عبد الرزاق: حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ، فذكر أحاديث، منها: وقال رسول الله ﷺ: "هلك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده، وقيصر ليهلكن ثم لا يكون قيصر بعده، ولتقسمن كنوزهما في سبيل الله".

[7329] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، ان میں سے (یہ حدیث بھی) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسریٰ ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا، پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔"

[7330] 77 (2919) حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا جرير عن عبد الملك بن عمير، عن جابر بن سمرة قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده" فذكر بمثل حديث أبي هريرة سواء.

[7330] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔" (آگے) انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

[7331] 78 (...) حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو كامل الجحدري قالا: حدثنا أبو عوانة عن سماك بن حرب، عن جابر بن سمرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "لتفتحن عصابة من المسلمين، أو من المؤمنين، كنز آل كسرى الذي في الأبيض".

قال قتيبة: من المسلمين، ولم يشك.

[7331] قتیبہ بن سعید اور ابو کامل جحدری نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "مسلمانوں یا (فرمایا:) مومنوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے، وہ جو سفید (عمارت) میں ہے، ضرور بالضرور فتح کرے گی۔"

قتیبہ نے "مسلمانوں کی" (جماعت) کہا اور کسی شک کا اظہار نہیں کیا۔

فائدہ: یہ سب پیشین گوئیاں جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے فوری بعد کے زمانے کے بارے میں تھیں، من وعن پوری ہوچکی ہیں۔

صحیح بخاری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں

۳۸۹۹: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

اطرافہ: ۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۱۱۔

۳۸۹۹: اسحاق بن یزید دمشقی نے مجھے بتایا کہ یحییٰ بن حمزہ نے ہم سے بیان کیا، کہا کہ ابوعمرو اوزاعی نے عبدہ بن ابولبابہ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ عبدہ نے مجاہد بن جبر مکی سے روایت کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

۳۹۰۰: قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِيْنِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ.

اطرافہ: ۳۰۸۰، ۴۳۱۲۔

۳۹۰۰: یحییٰ بن حمزہ نے کہا: اور اوزاعی نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ کہا: میں نے عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے ملاقات کی اور ہم نے ان سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ وہ کہنے لگیں: آج کوئی ہجرت نہیں۔ مومنوں کا یہ حال تھا کہ ان میں سے ایک اپنے دین کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس ڈر سے بھاگا کرتا تھا کہ کہیں اس کو ابتلاء میں نہ ڈال دیا جائے۔ مگر آج تو اسلام کو اللہ نے غالب کر دیا ہے اور آج وہ اپنے رب کی جہاں چاہتا ہے عبادت کرتا ہے۔ لیکن جہاد اور (جہاد کی) نیت کا ثواب باقی ہے۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي

۳۹۰۱: زکریا بن یحییٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ (عبد اللہ) بن نمیر نے ہمیں بتایا: ہشام (بن عروہ)

حالانکہ حدیث میں لفظ مکہ یا مدینہ تو موجود ہی نہیں

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ حدیث لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ (بخاری۔ کتاب المناقب مناقب انصار باب ہجرۃ النبیؐ واصحابہٗ الی المدینۃ) کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَالْمُرَادُ اَلْھِجْرَۃُ الْمَخْصُوْصَۃُ

(تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ مصر زیر آیات

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْا وَ جَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ الانفال ۷۳)

یعنی حضورؐ کے ارشاد ''لَا ہِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ ''کا مطلب یہ نہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہر قسم کی ہجرت بند ہو گئی بلکہ صرف ایک خاص ہجرت مراد ہے جو مکہ سے مدینہ کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہوتی تھی۔

پس بعینہٖ اسی طرح ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' میں بھی ہر قسم کی نبوت مراد نہیں بلکہ صرف ایک مخصوص نبوۃ کا انقطاع مراد ہے جو شریعت جدیدہ کی حامل ہو اور جو قرآنی شریعت کو منسوخ کرے۔ نیز براہ راست ہو۔

پھر اس حدیث میں لفظ بَعْدِیْ بھی غور طلب ہے قرآن مجید میں لفظ ''بعد'' مغائرت اور مخالفت کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ ٱللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ

(الجاثیۃ: ۷) کہ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کونسی بات پر وہ ایمان لائیں گے؟ اللہ کے بعد کیا مطلب؟ کیا اللہ کے فوت ہونے کے بعد؟ یا اللہ کی غیر حاضری میں؟ ظاہر ہے کہ یہ دونوں معنے باطل ہیں۔ پس ''بعد اللہ'' کا مطلب یہی ہو گا کہ اللہ کے خلاف۔ اللہ کو چھوڑ کر یا میرے خلاف رہ کر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
حٰمٓ ۚ ②	۲۔ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔
تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ③	۳۔ اس کتاب کا اُتارا جانا کامل غلبہ والے (اور) حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔
اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ ④	۴۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لئے بکثرت نشانات ہیں۔
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۙ ⑤	۵۔ اور تمہاری پیدائش میں، اور جو کچھ وہ چلنے پھرنے والے جانداروں میں سے پھیلاتا ہے، ان میں ایک یقین کرنے والی قوم کے لئے عظیم نشانات ہیں۔
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ⑥	۶۔ اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور اس بات میں کہ اللہ آسمان سے ایک رزق اُتارتا ہے پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، اور ہواؤں کے رُخ پلٹ پلٹ کر چلانے میں عقل کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ⑦	۷۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تیرے سامنے حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ پس اللہ اور اس کی آیات کے بعد پھر اَور کس بات پر وہ ایمان لائیں گے؟
وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ ⑧	۸۔ ہلاکت ہو ہر سخت افترا کرنے والے اور بڑے جھوٹے پر۔

حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فَاَوَّلْتُھُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَسْوَدُ الْعَنْسِیُّ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلَمَۃُ (بخاری) یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خواب میں میں نے سونے کے جو دو کنگن دیکھے اور ان کو پھونک مار کر اُڑا یا۔ تو اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ اس سے مراد دو کذاب ہیں جو میرے بعد نکلیں گے۔ پہلا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ ہے فرمایا ہے کہ وہ دونوں کذاب میرے بعد اس حدیث میں آنحضرت صلعم نے یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ نکلیں گے یہاں "بعد" سے مراد غیر حاضری یا "وفات" نہیں بلکہ "مخالفت" ہے کیونکہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی دونوں آنحضرت صلعم ہی کی زندگی میں مدعی نبوت ہو کر آنحضرت صلعم کے بالمقابل کھڑے ہو گئے تھے چنانچہ اسی بخاری میں آنحضرت صلعم کی دوسری حدیث درج ہے۔

فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَ صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ"

پس میں نے اس سے مراد لی دو کذاب۔ جن کے میں اس وقت درمیان ہوں اسود عنسی اور مسیلمۃ الیمامی۔ پس "اَنَا بَیْنَھُمَا" صاف طور پر بتاتا ہے کہ دوسری روایت میں یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ میں "بعدی" سے مراد میرے مد مقابل اور میرے مخالف ہی ہے نہ کہ وفات یا غیر حاضری۔ پس لا نبی بعدی میں بھی "بعدی" سے مراد ہے کہ میرے مد مقابل اور مخالف ہو کر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

للإمام أبی عبد الله محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

۱۹۴ھ ــــــ ۲۵۶ھ

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داؤد راز

جلد پنجم

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ   فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

٤٣٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: إِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ. وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِيْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ((لَوْ سَأَلْتَنِيْ هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ، وَإِنِّيْ لَأُرَاكَ الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ)). ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. [راجع: ٣٦٢٠]

(۴۳۷۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے، کہا ہم کو نافع بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب آیا، اس دعویٰ کے ساتھ کہ اگر محمد مجھے اپنے بعد (اپنا نائب وخلیفہ) بنا دیں تو میں ان کی اتباع کرلوں۔ اس کے ساتھ اس کی قوم (بنوحنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے طرف تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ جہاں مسیلمہ اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔ آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے اور آپ نے اس سے فرمایا: ''اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے گا تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور تو اللہ کے اس فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتا جو تیرے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے۔ تو نے اگر میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔ میرا تو خیال ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اب تیری باتوں کا جواب میری طرف سے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ دیں گے۔'' پھر آپ واپس تشریف لائے۔

٤٣٧٤ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكَ أُرَى الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْهِ مَا أُرِيْتُ)). فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا، فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ)). [راجع: ٣٦٢١]

(۴۳۷۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا: ''میرا خیال تو یہ ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا'' تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے انہیں دیکھ کر بڑا دکھ ہوا پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں ان میں پھونک مار دوں۔ چنانچہ میں نے ان پر پھونکا تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے کی جو میرے بعد نکلیں گے۔ ایک اسود عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔'' جن ہر دو کو خدا نے پھونک کی طرح ختم کر دیا۔

تشریح: اسود عنسی تو نبی کریم ﷺ کے ہی زمانہ میں مارا گیا اور مسیلمہ کذاب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ختم ہوا۔ سچ آخر سچ ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے۔ آج اسود اور مسیلمہ کا ایک ماننے والا باقی نہیں اور حضرت محمد ﷺ کے تابعدار قیامت تک باقی رہیں گے۔ عیسائی مشنریاں کس قدر جانفشانی سے کام کر رہی ہیں پھر وہ ناکام ہیں اسلام اپنی برکتوں کے نتیجے میں خود بخود پھیلتا ہی جا رہا ہے۔ سچ ہے:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

٤٣٧٥ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

(۴۳۷۵) ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے

عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ)).

[راجع: ٣٦٢١] [مسلم: ٥٩٣٦]

بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواب میں میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے۔ یہ مجھ پر بڑا شاق گزرا۔ اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں ان میں پھونک ماردوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے کی جن کے درمیان میں، میں ہوں یعنی صاحب صنعاء (اسود عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ کذاب)۔''

تشریح: چنانچہ ہر دو پھونک کی طرح اڑ گئے۔

٤٣٧٦ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، يَقُوْلُ: كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ، فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ، فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ، ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَا عَلَيْهِ، ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ. فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيْهِ حَدِيْدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ.

(٤٣٧٦) ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے مہدی بن میمون سے سنا، کہا میں نے ابو رجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم پہلے پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا تو اسے پھینک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک ٹیلہ بنا لیتے اور بکری لا کر اس پر دوہتے اور اس کے گرد طواف کرتے۔ جب رجب کا مہینہ آ جاتا تو ہم کہتے یہ مہینہ نیزوں کو دور رکھنے کا ہے۔ چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیر ہوتے ہم رجب کے مہینے میں اپنے سے دور رکھتے اور انہیں کسی طرف پھینک دیتے۔

٤٣٧٧ـ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، يَقُوْلُ: كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِيْ، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوْجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

(٤٣٧٧) اور میں نے ابو رجاء سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا پھر جب ہم نے آپ کی فتح (مکہ) کی خبر سنی تو ہم آپ کو چھوڑ کر دوزخ میں چلے گئے، یعنی مسیلمہ کذاب کے تابعدار بن گئے۔

تشریح: حضرت ابو رجاء پہلے مسیلمہ کذاب کے تابعدار بن گئے تھے پھر اللہ نے ان کو اسلام کی توفیق دی، مگر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا۔

بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

باب: اسود عنسی کا قصہ

٤٣٧٨ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

(٤٣٧٨) ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا مجھ سے ان کے والد ابراہیم بن سعد نے، ان سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسٰجِدِ

کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔** کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد اور کوئی مسجد نہیں بنی؟ بلکہ جتنی مسجدیں دنیا میں موجود ہیں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد ہی تعمیر ہوئی ہیں کیا ان کی تعمیر ناجائز ہوئی ہے؟ نہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب میری مسجد کے بعد اور کوئی ایسی مسجد نہیں بن سکتی جو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے نہ بنائی گئی ہو جو میری مسجد کا مقصد ہے یا جس میں وہ نماز نہ پڑھی جائے جو میری مسجد میں پڑھی جاتی ہے یا جس کا قبلہ اور ہو۔ غرضیکہ مغائرت اور مخالفت کے معنوں میں یہاں اٰخِرُ الْمَسٰجِدِ آیا پس یہی آخر الانبیاء کا مطلب ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے یا میری شریعت کے خلاف ہو یا میری اتباع کے خلاف ہو یا میری اتباع اور متابعت سے باہر ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔

مگر ہماری بحث غیر تشریعی امتی نبوت میں ہے

۲۲ ہزار منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف
مترجم عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد دوم

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور۔ کراچی
پاکستان

۷۲۷۵ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف

مترجم ○ عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد دوم

اردو ترجمہ ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور ۔ کراچی
پاکستان

٨٨٢- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

۸۸۲۔ اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر حمصی، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، ابو عبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنی مسجد حرام کے علاوہ مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء ہیں، اور آپ کی مسجد بھی آخری مسجد ہے، ابو سلمہ اور ابو عبداللہ بولے، کہ بلاشبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بیان کی ہو گی، اور اسی وجہ سے ہم نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند کے ساتھ معلوم نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی، تو ہم نے آپس میں اس کا تذکرہ کیا، اور ایک دوسرے کو ملامت کی، کہ کیوں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت نہ کیا، تاکہ اگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی، تو آپ سے سند کے ساتھ بیان کر دیتے، غرضیکہ ہم اسی گفت و شنید میں تھے، کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس جا بیٹھے، اور ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا، اور جو کچھ ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرنے میں چوک ہو گئی، وہ بھی بیان کی، تب عبداللہ بن ابراہیم بن قارظؒ نے ہم سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کرتے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں آخر انبیاء ہوں، اور میری مسجد بھی آخر مساجد ہے۔

الجزء الاول

دار الجيل
بيروت

فضل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه

أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ . أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ . أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ

﴿ما بين بيتى ومنبرى﴾ المراد أحد بيوته لا كلها وهو بيت عائشة الذى صار فيه

لدلالة البدل عليه فليتأمل والله تعالى أعلم . قوله ﴿آخر المساجد﴾ أى آخر المساجد الثلاثة المشهود لها بالفضل أو آخر مساجد الانبيا. أو أنه يبقى آخر المساجد ويتأخر عن المساجد الأخر فى الفناء أى

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانِّى آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ
(سنن النسائی ، باب فضل مسجد نبوی ﷺ و صلوٰۃ فیہ جلد2 صفحہ 35)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ! میں آخری نبی ہوں اور یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) آخری مسجد ہے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said:- " I am the last of the Prophets and my mosque is the last of the mosques."

(Sunan un Nassai, Vol: 2, Page:35)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Ich bin der letzte der Propheten und meine Moschee ist die letzte der Moscheen."

(Sunan un Nassai, Bd.: 2, Seite:35)

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور علماء گذشتہ

ہم نے ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' کے جو معنے کئے ہیں۔ بزرگانِ امت نے بھی مختلف زمانوں میں اس کے یہی معنی بیان کئے ہیں۔ چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

وَ هٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ صَلْعَمْ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ اَیْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذْ کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ۔

(فتوحات مکیہ از محی الدین ابن عربی جلد ۲ صفحہ ۳ مصری مطبوعہ دار لکتب العربیہ الکبرٰی)

۔"یہی معنی ہیں حدیث اَنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ" اور "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو معبوث ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر عمل کرتا ہو ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے حکم کے ماتحت ہو کر آئے تو پھر نبی ہو سکتا ہے۔

الفتوحات المكية

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل
خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق
والدين أبي عبد الله محمد بن علي المعروف بابن عربي
الحاتمي الطائي قدّس الله روحه ونوّر ضريحه آمين

المجلد الثاني

دار صادر
بيروت

وستة أنفس لجهات ست ❁ أئمتهن من نور وطين
فهذا الرمز ان فكرت فيه ❁ ترى سر الظهور مع الكمون

اعلم أيدنا الله واياك بروح منه ان هذا الباب يتضمن أصناف الرجال الذين يحصرهم العدد والذين لا توقيت لهم ويتضمن المسائل التي لا يعلمها الا الا كابر من عباد الله الذين هم في زمانهم بمنزلة الانبياء في زمان النبوّة وهي النبوّة العامة فان النبوّة التي انقطعت بوجود رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هي نبوّة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخا لشرعه صلى الله عليه وسلم ولا يزيد في حكمه شرعا آخر وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبيّ أي لا نبيّ بعدي يكون على شرع يخالف شرعي بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتي ولا رسول أي لا رسول بعدي الى أحد من خلق الله بشرع يدعوهم اليه فهذا هو الذي انقطع وسدّ بابه لا مقام النبوّة فانه لا خلاف ان عيسى عليه السلام نبيّ ورسول وانه لا خلاف أنه ينزل في آخر الزمان حكما مقسطا عدلا بشرعنا لا بشرع آخر ولا بشرعه الذي تعبد الله به بني اسرائيل من حيث ما نزل هو به بل ما ظهر من ذلك هو ما قرّره شرع محمد صلى الله عليه وسلم ونبوّة عيسى عليه السلام ثابتة له محققة فهذا نبيّ ورسول قد ظهر بعده صلى الله عليه وسلم وهو الصادق في قوله انه لا نبيّ بعده فعلمنا قطعا أنه يريد التشريع خاصة وهو المعبر عنه عند أهل النظر بالاختصاص وهو المراد بقولهم ان النبوّة غير مكتسبة وأما القائلون باكتساب النبوّة فانهم يريدون بذلك حصول المنزلة عند الله المختصة من غير تشريع لا في حق أنفسهم ولا في حق غيرهم فمن لم يعقل النبوّة سوى عين الشرع ونصب الاحكام قال بالاختصاص ومنع الكسب فاذا وقفتم على كلام أحد من أهل الله أصحاب الكشف يشير بكلامه الى الاكتساب كأبي حامد الغزاليّ وغيره فليس مرادهم سوى ما ذكرناه وقد بينا هذا في فصل الصلاة على النبيّ صلى الله عليه وسلم في آخر باب الصلاة من هذا الكتاب وهؤلاء هم المقرّبون الذين قال الله فيهم عينا يشرب بها المقرّبون وبه وصف الله نبيه عيسى عليه السلام فقال وجيها في الدنيا والآخرة ومن المقرّبين وبه وصف الملائكة فقال ولا الملائكة المقرّبون ومعلوم قطعا أن جبريل كان ينزل بالوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يطلق عليه في الشرع اسم نبيّ مع انه بهذه المثابة فالنبوّة مقام عند الله يناله البشر وهو مختص بالاكابر من البشر يعطى للنبيّ المشرّع ويعطى للتابع لهذا النبيّ المشرّع الجاري على سنته قال تعالى ووهبنا له أخاه هرون نبيا فاذا نظر الى هذا المقام بالنسبة الى التابع وانه باتباعه حصل له هذا المقام سمى مكتسبا والتعمل بهذا الاتباع اكتسابا ولم يأته شرع من ربه يختص به ولا شرع يوصله الى غيره وكذلك كان هرون فسددنا باب اطلاق لفظ النبوّة على هذا المقام مع تحققه لئلا يتخيل متخيل أن المطلق لهذا اللفظ يريد نبوّة التشريع فيغلط كما اعتقده بعض الناس في الامام أبي حامد فقال عنه انه يقول باكتساب النبوّة في كيمياء السعادة وغيره معاذ الله أن يريد أبو حامد غير ما ذكرناه وسأذكر ان شاء الله ما يختص به صاحب هذا المقام من الاسرار الخاصة به التي لا يعلمها الا من حصله فاذا سمعتني أقول في هذا الباب ومما يختص بهذا المقام كذا فاعلم أن ذلك الذي أذكره هو من علوم أهل هذا المقام فلنذكر أوّلا شرح ما بوّبنا عليه من المقابلة والانحراف ﴿وصل﴾ اعلم أن للحق سبحانه في مشاهدة عباده اياه نسبتين نسبة تنزيه ونسبة تنزل الى الخيال بضرب من التشبيه فنسبة التنزيه تجليه في ليس كمثله شيء والنسبة الاخرى تجليه في قوله عليه السلام اعبد الله كأنك تراه وقوله ان الله في قبلة المصلي وقوله تعالى فأينما تولوا فثمّ وجه الله وثمّ ظرف ووجه الله ذاته وحقيقته والاحاديث والآيات الواردة بالالفاظ التي تطلق على المخلوقات باستصحاب معانيها اياها ولولا استصحاب معانيها اياها المفهومة من الاصطلاح ما وقعت الفائدة بذلك عند المخاطب بها اذ لم يرد عن الله شرح ما أراد بها مما يخالف ذلك اللسان الذي نزل به هذا التعريف الالهيّ قال تعالى وما أرسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم يعني بلغتهم ليعلموا ما هو الامر عليه ولم يشرح الرسول المبعوث بهذه الالفاظ هذه الالفاظ بشرح يخالف ما وقع عليه الاصطلاح فننسب تلك المعاني المفهومة من تلك الالفاظ الواردة الى الله تعالى كما نسبها لنفسه ولا نتحكم في شرحها بمعان لا يفهمها أهل ذلك اللسان

فان النبوّة التی انقطعت بوجود رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هی نبوّة التشریع لا مقامها فلا شرع یکون ناسخا لشرعه صلی الله علیه وسلم ولا یزید فی حکمه شرعا آخر وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم ان الرسالة والنبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی
(الفتوحات المکیہ، جلد2، صفحہ 3)

حضرت امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔ وہ نبوت جو رسول کریم ﷺ کے آنے سے منقطع ہوگئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت ﷺ کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپؐ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنے رسول کریم ﷺ کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ یعنی مراد آنحضرت ﷺ کے اس قول سے یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

Hazrat Imam Mohyuddin Ibne Arbi has written: The Prophethood that terminated with the person of the Prophet of Allah, peace be on him and His blessings, was no other than the law-bearing prophethood not prophethood itself and this is the meaning of his 'Verily apostleship and prophethood ceased with me Therefore there shall be after me neither an apostle nor a prophet i.e. there shall not be after me a prophet with a law other than mine but that he shall be subject to my law."

(AlFatuhat ulMakiyya vol 2 page 3)

Hazrat Imam Mohyuddin Ibn Arbi schreibt: "Das Prophetentum, das mit dem Erscheinen des Heiligen Propheten[saw] endet, ist nur das gesetzbringende Prophetentum, und nicht das Prophetentum als solches. Es kann demzufolge kein neues Gesetz (Scharia) geben, dass das Gesetz des heiligen Propheten abschafft, noch ein solches, dass diesem Gesetz ein neues Gebot hinzufügt. Und genau das ist die Bedeutung des folgenden Ausspruchs des Heiligen Propheten[saw] : "Das Prophetentum (Nabuwwat) und Gesandtentum (Rissalat) ist beendet und es kann weder einen Prophet noch einen Gesandter nach mir geben." Mit diesem Ausspruch meint der Heilige Prophet[saw], dass es keinen Propheten geben kann, der einem anderen Gesetz folgt als seinem, und wenn ein Prophet erscheinen sollte, dann wird er dem Heiligen Propheten[saw] untergeordnet sein.

(alFatuhat ulMakiyya Bd 2 Seite 3)

۔ حضرت امام شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں

قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ الْمُرَادُ بِہٖ مُشْرِعَ بَعْدِیْ“

(الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۲۴ از عبد الوہاب الشعرانی)

کہ آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ" اس سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد صاحب شریعت کوئی نبی نہ ہو گا۔

اليواقيت والجواهر
في بيان عقائد الأكابر

للإمام العارف الربانى سيدى عبد الوهاب الشعرانى
نفعنا الله والمسلمين ببركاته وأفاض علينا من نفحاته
آمين

وبهامشه

الكبريت الأحمر
في بيان علوم الشيخ الأكبر

لصاحب اليواقيت والجواهر المذكور
ضاعف الله تعالى له أسنى الأجور

الجزء الثاني

الطبعة الأخيرة
١٣٧٨ هـ - ١٩٥٩ م

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

تعالى فيما أوجبه من أمر ونهى وهذا من كرم الله تعالى بنا ولا يشعر به غالب الناس بل ربما استهزءوا به والله أعلم . وقال الشيخ فى الباب الثامن والثلاثين من الفتوحات لما أغلق الله باب الرسالة بعد محمد صلى الله عليه وسلم كان ذلك من أشد ما تجرعت الأولياء مرارته لانقطاع الوحى الذى كان به الوصلة بينهم وبين الله تعالى فانه قوت أرواحهم انتهى . وقال فى الجواب الخامس والعشرين من الباب الثالث والسبعين اعلم أن النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد صلى الله عليه وسلم وإنما ارتفع نبوة التشريع فقط فقوله صلى الله عليه وسلم لانبى بعدى ولا رسول بعدى أى ما ثم من يشرع بعدى شريعة خاصة فهو مثل قوله صلى الله عليه وسلم إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده ولم يكن كسرى وقيصر إلا ملك الروم والفرس وما زال الملك فى الروم ولكن ارتفع هذا الاسم فقط مع وجود الملك فيهم وسمى ملكهم باسم آخر غير ذلك وقد كان الشيخ عبد القادر الجيلى يقول أوتى الأنبياء اسم النبوة وأوتينا اللقب أى حجر علينا اسم النبى مع أن الحق تعالى يخبرنا فى سرائرنا بمعانى كلامه وكلام رسوله صلى الله عليه وسلم ويسمى صاحب هذا المقام من أنبياء الأولياء فغاية نبوتهم التعريف بالأحكام الشرعية حتى لا يخطئوا فيها لا غير انتهى (فان قلت) فما الحكم فى تشريع المجتهدين (فالجواب) أن المجتهدين لم يشرعوا شيئا من عند أنفسهم وإنما شرعوا ما اقتضاه نظرهم فى الأحكام فقط من حيث إنه صلى الله عليه وسلم قرر حكم المجتهدين فصار حكمهم من جملة شرعه الذى شرعه فانه صلى الله عليه وسلم هو الذى أعطى المجتهد المادة التى اجتهد فيها من الدليل ولو قدر أن المجتهد شرع شرعا لم يعطه الدليل الوارد عن الشارع رددناه عليه لأنه شرع لم يأذن به الله والله أعلم (خاتمة) مما يؤيد كون محمد صلى الله عليه وسلم أفضل من سائر المرسلين وأنه خاتمهم وكلهم يستمدون منه ما قاله الشيخ فى علوم الباب الأحد والتسعين وأربعمائة من أنه ليس لأحد من الخلق علم يناله فى الدنيا والآخرة إلا وهو من باطنية محمد صلى الله عليه وسلم سواء الأنبياء والعلماء المتقدمون على زمن بعثته والمتأخرون عنها وقد أخبرنا صلى الله عليه وسلم بأنه أوتى علم الأولين والآخرين ونحن من الآخرين بلا شك وقد عمم محمد صلى الله عليه وسلم الحكم فى العلم الذى أوتيه فشمل كل علم منقول ومعقول ومفهوم وموهوب فاجهد يا أخى أن تكون ممن يأخذ العلم بالله تعالى عن نبيه محمد صلى الله عليه وسلم فانه أعلم خلق الله بالله على الاطلاق وإياك أن تخطئ أحدا من علماء أمته من غير دليل وهذا سر نبهتك عليه فاحتفظ به ولا تقل حجرت واسعا وتقول قد يعطى الله تعالى عبده من الوجه الخاص الذى بين كل مخلوق وبين ربه عز وجل من غير واسطة محمد صلى الله عليه وسلم ما شاء من العلوم بدليل قصة الخضر عليه السلام مع موسى الذى هو رسول زمانه لأنا نقول نحن ما حجرنا عليك أن لا تعلم مطلقا وإنما حجرنا عليك أن لا يكون لك علم ذلك إلا من باطنية محمد صلى الله عليه وسلم شعرت بذلك أم لم تشعر . قال الشيخ ووافقنا على ذلك الإمام أبو القاسم بن قسى فى كتابه خلع النعلين وهو من روايتنا عن ابنه عنه بتونس سنة تسعين وخمسمائة والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب .

(المبحث السادس والثلاثون فى عموم بعثة محمد صلى الله عليه وسلم
إلى الجن والإنس وكذلك الملائكة على ما سيأتى فيه وهذه فضيلة
لم يشركه فيها أحد من المرسلين)

وقد ورد فى صحيح مسلم وغيره وأرسلت إلى الخلق كافة وفسروه بالإنس والجن كما فسروا بهما أيضا من بلغ فى قوله تعالى وأوحى إلى هذا القرآن لأنذركم به ومن بلغ أى بلغه القرآن وكما فسروا بذلك أيضا العالمين فى قوله تعالى تبارك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا قاله الجلال المحلى

وقال لاتقوم الساعة حتى يظهر الكشف فى الخاص والعام كلما قربت الساعة كان الكشف فى الناس أكمل وأتم وقال يخرج النيل والفرات من أصل سدرة المنتهى فيمشيان إلى الجنة ، ثم يخرجان منها إلى دار الجلال فيظهر النيل من جبل القمر ويظهر الفرات من أردن الروم وهما فى غاية الحلاوة وإنما تغير طعمهما عما كانا عليه فى الجنة من مزاج الأرض فإذا كان يوم القيامة عادا إلى الجنة (قلت) ومن أين يشرب الناس من حين قيامهم من قبورهم إلى دخول الجنة أم لا أحد يشرب حتى يدخل الجنة أو يرد الحوض فمن وجد شيئا فليلحقه بهذا الموضع والله عليم خبير . وقال فى قوله : إن أحسنت أمتى فلها يوم وإن أساءت فلها نصف يوم يعنى من أيام الرب الذى هو كألف سنة مما تعدون والمراد بإحسانها نظرها إلى العمل بشريعة نبيها صلى الله عليه وسلم وإنما قال صلى الله عليه وسلم إن أحسنت وإن أساءت ولم يقطع بشىء أعلمه صلى الله عليه وسلم أن أحوال أمته بين حكم الاسم الخاذل والناصر وليس ليومهما مقدار معلوم عندنا بل ميزانه لا يعلمه إلا الله (قلت) وقد أحسنت ولله الحمد وجاوزت الخمسمائة سنة المحسوبة من ولاية معاوية فالحمد لله رب العالمين . وقال فى الباب التاسع والأربعين وثلثمائة قد جمع الله بينى وبين جميع أنبيائه

اعلم أن النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد صلى الله عليه وسلم وإنما ارتفع نبوة التشريع فقط فقوله صلى الله عليه وسلم لانبی بعدی و لا رسول بعدی أی ماثم من یشرع بعدی شریعة خاصة۔

(الیواقیت والجواهر، جز2، صفحہ 39)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! جان لو کہ مطلق نبوت بند نہیں ہوئی۔ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے قول لا نبی بعدی ولا رسول بعدی سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص شریعت خاصہ کے ساتھ تشریعی نبی نہیں ہو گا۔

Hazrat Imam Abdul Wahab Sha'rani says:- "Let it be known that the order of prophethood has not totaly ceased; it is the law - bearing prophethood which has discontinued." Then while explaining the Hadith LA NABIYYA BA'DI and LAA RASOOLA BA'DI expounded that there shall be no law-bearing prophet after him.

(Alyawaqit Wal Jewahir Vol.2, Page:39)

Hazrat Imam Abdul Wahab Sha'rani sagt: "Wisset, das Prophetentum ist nicht beendet. Es ist das gesetzgebende Prophetentum, das aufgehoben wurde. Die A-Hadith LA NABIYYA BA'DI und LA RASOOLA BA'DI bedeuten nur, dass kein gesetzgebender Prophet folgen wird."

(AlYawaqit Wal Jawahir Bd.2, Seite:39)

لغت کی کتاب تکملہ مجمع البحار الانوار میں اس کے مصنف امام محمد طاہر فرماتے ہیں:۔

وَھٰذَاایْضًا لَا یُنَافِیْ حَدِیْثَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَ نَّہٗ اَرَادَ لَا نَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ

(تکملہ مجمع البحار الانوار صفحہ ۸۵ از امام محمد طاہر گجراتی)

حضرت عائشہؓ کا قول

"قُوْلُوْا اَنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ لَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

(در منشور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار الانوار صفحہ ۸۵)

کہ **یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے مخالف نہیں ہے کیونکہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ سے مراد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

الدر المنثور في التفسير المأثور

وهو مختصر تفسير ترجمان القرآن

للإمام
جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي
المتوفى سنة ٩١١هـ

الجزء الخامس

محتوى الجزء الخامس: من أول سورة المؤمنون، إلى آخر سورة الجاثية.

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

رسول الله وخاتم النبيين﴾ قال: آخر نبي.

وأخرج عبد بن حميد عن الحسن في قوله **﴿وخاتم النبيين﴾** قال: ختم الله النبيين بمحمد ﷺ، وكان آخر من بعث.

وأخرج أحمد ومسلم عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «مثلي ومثل النبيين كمثل رجل بني داراً فأتمها إلا لبنة واحدة، فجئت أنا فأتممت تلك اللبنة».

وأخرج البخاري ومسلم والترمذي وابن أبي حاتم وابن مردويه عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «مثلي ومثل الأنبياء كمثل رجل ابتنى داراً فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة، فكان من دخلها فنظر إليها قال: ما أحسنها! إلا موضع اللبنة، فأنا موضع اللبنة فختم بي الأنبياء».

وأخرج أحمد والبخاري ومسلم والنسائي وابن مردويه عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال «مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بني داراً بناء فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية من زواياها، فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة؟ فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين».

وأخرج أحمد والترمذي وصححه عن أبي بن كعب رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال «مثلي في النبيين كمثل رجل بنى داراً فأحسنها وأكملها وأجملها وترك فيها موضع لبنة لم يضعها، فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويعجبون منه، ويقولون: لو تم موضع هذه اللبنة، فأنا في النبيين موضع تلك اللبنة».

وأخرج ابن مردويه عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي».

وأخرج أحمد عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال «في أمتي كذابون ودجالون سبعة وعشرون، منهم أربع نسوة وإني خاتم النبيين لا نبي بعدي».

وأخرج ابن أبي شيبة عن عائشة رضي الله عنها قالت: قولوا خاتم النبيين، ولا تقولوا لا نبي بعده».

وأخرج ابن أبي شيبة عن الشعبي رضي الله عنه قال: قال رجل عند المغيرة بن أبي شعبة صلى الله على محمد خاتم الأنبياء لا نبي بعده فقال المغيرة: حسبك إذا قلت خاتم الأنبياء، فإنا كنا نحدث أن عيسى عليه السلام خارج، فإن هو خرج فقد كان قبله وبعده.

وأخرج ابن الأنباري في المصاحف عن أبي عبد الرحمن السلمي قال: كنت اقرىء الحسن والحسين، فمر بي علي بن أبي طالب رضي الله عنه وأنا اقرئهما فقال لي: اقرئهما وخاتم النبيين بفتح التاء. والله الموفق.

قوله تعالى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾﴾

أخرج ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله **﴿اذكروا الله ذكراً كثيراً﴾** يقول: لا يفرض على عبادة فريضة إلا جعل لها حداً معلوماً، ثم عذر أهلها في حال عذر غير الذكر، فإن الله تعالى لم يجعل له حداً ينتهي إليه، ولم يعذر أحداً في تركه إلا مغلوباً على عقله فقال: اذكروا الله

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قولوا خاتم النبيين، ولا تقولوا لا نبي بعده».
عن أبي عبد الرحمن السلمي قال: كنت اقرىء الحسن
والحسين، فمر بي علي بن أبي طالب رضي الله عنه وأنا اقرئهما فقال لي: اقرئهما وخاتم النبيين بفتح التاء.

(دُرّ منثور فی التفسیر الماثور ، زیر آیت مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ ۔ ۔ ۔ جلد 5 صفحہ 386)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:۔(رسول کریم ﷺ کو) خاتم النبیین تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمیؓ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو پڑھاتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت علی بن ابی طالبؓ میرے پاس سے گذرے جب کہ میں ان کو پڑھا رہا تھا تو انہوں مجھے فرمایا۔ ان کو خاتم النبیین "تاء" کی فتح کے ساتھ پڑھاؤ۔

Hazrat Ayesha, Allah be pleased with her, has narrated that, "Say he, i.e. the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, verily is the seal of Prophets but say not that there is no prophet after him." Hazrat Abu Abdur Rahman Assalmiyye narrates that he used to teach Hazrat Hasan and Husain (Allah be pleased with them). Once Hazrat Ali bin Abu Talib, Allah be pleased with him, passed nearby him while he was teaching them, so he said to him, 'Teach them KhatamanNabiyyeen with voval a: on Ta.

(Durr e Manthoor Vol. 5, Page 386)

Hazrat Aisha, möge Allah an ihr Gefallen haben, sagte: "Sagt, dass er (der Heilige Prophet, Friede und Segen Allahs sein auf ihm) das Siegel der Propheten ist, aber sagt nicht, dass nach ihm kein Prophet erscheinen wird." Hazrat Abdurrahman Assalmiyya (ra) berichtet folgendes: Er pflegte Hazrat Hassan und Hazrat Hussain[ra] zu lehren. Einmal kam dort auch Hadhrat Ali bin Abi Talib[ra] vorbei. Er sagte: Lehre sie "Khatamunnabiyyin" mit einem A-Vokalzeichen auf dem Ta (تَ)

(Durr e Manthur Bd. 5, Seite 386)

1

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد پنجم

(تالیف)

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

(ترجمہ متن قرآن)

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

(مترجمین)

سید محمد اقبال شاہ ۔ محمد بوستان ۔ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے خوبصورت بنائے مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ لوگ اس کے اردگرد چکر لگائیں۔ اسے دیکھ کر خوش ہوں اور کہیں یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ میں وہ اینٹ ہوں۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ (1)

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ انبیاء میں میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے حسین وجمیل و مکمل کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے، وہ اینٹ اس جگہ نہ رکھے۔ لوگ اس عمارت کے اردگرد چکر لگانے لگیں اور اس سے خوش ہوں اور کہیں کاش! اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہوتی۔ میں انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ (2)

امام ابن مردویہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میری امت میں ستائیس دجال وکذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ کہو خاتم النبیین یہ نہ کہو لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس یہ کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب تو نے خاتم الانبیاء کہہ دیا تو تیرے لیے یہ کافی ہے کیونکہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں۔ اگر وہ تشریف لائیں تو ایک اعتبار سے پہلے اور ایک اعتبار سے بعد میں ہوئے۔ (5)

امام ابن انباری رحمہ اللہ نے مصاحف میں حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پڑھایا کرتا تھا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے مجھے فرمایا انہیں خاتم النبیین (تاء کے فتح کے ساتھ) پڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾

"اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے"۔

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 312، دار صادر بیروت 2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 13، صفحہ 89 (3613)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 396، دار صادر بیروت

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب لا نبی بعد النبی ﷺ، جلد 5، صفحہ 336 (26653)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

5۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 337 (26654)

حدیث لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِی بے اصل ہے۔ ہاں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" آیا ہے جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاوے گا۔'

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

Iqtirab al-sa'ah

اِقْتِرَابُ السَّاعَۃ

طبع فی مطبعۃ مفید عام الکائنۃ فی اگرہ

بادارۃ المنشی محمد احمد خان
الصوفی سلمہ اللہ
تعالیٰ

۱۳۰۱ھ
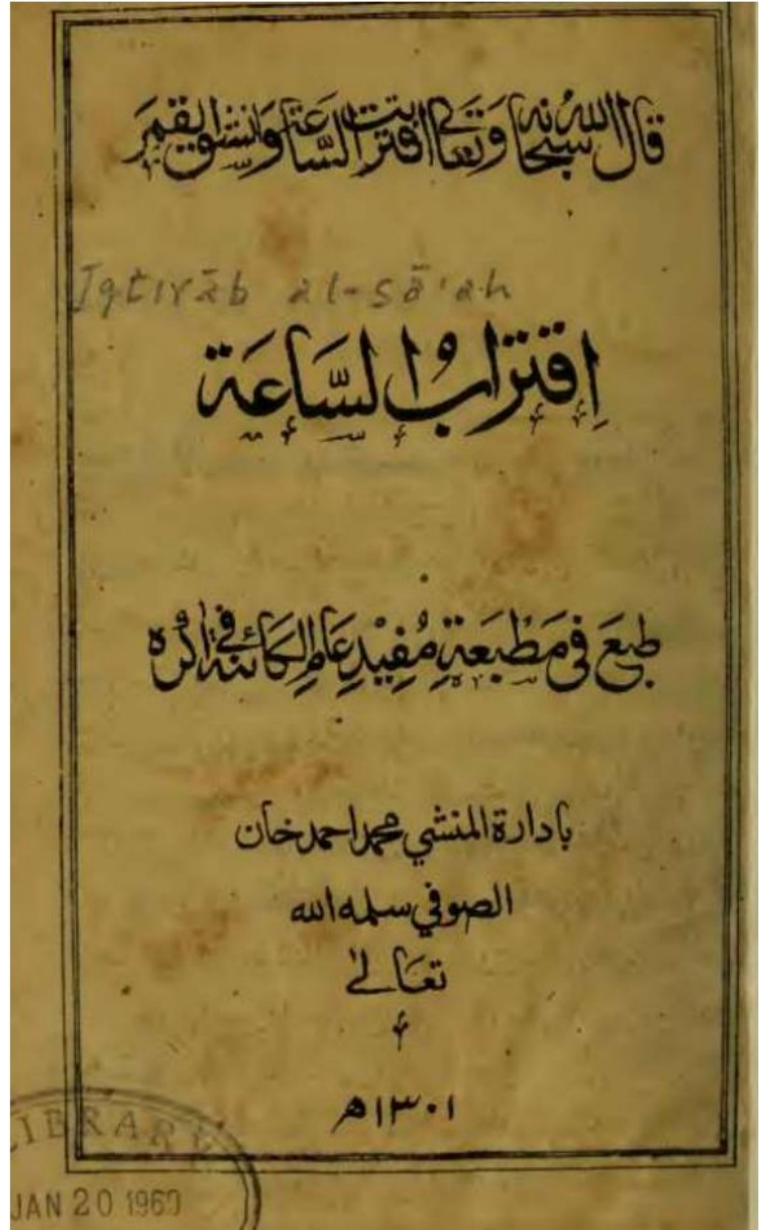
کیا جاوے جس سے صریح نقصان عقل ناقل نقل مذکور معلوم ہوتا ہے تو ایک
مستقل کتاب بنتی ہے مگر مین نے بفحواے قول خدا خذ العفو وأمر بالعرف
واعرض عن الجاهلین اوس سے اعراض کیا یہہ قول اس قائل کا باطل ہے بلکہ
کفر ہے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہان لا نبی بعدی آیا ہے اسکے
معنی نزدیک اہل علم کے یہہ ہین کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا سبکی نے
اپنی تصنیف مین صراحت کی ہے اسبات کی کہ عیسے علیہ السلام ہمارے ہی نبی کی
شریعت کا حکم دینگے قرآن وحدیث کی روسے اس سے یہہ امر راجح سمجھا جاتا ہے
کہ وہ سنت کو جناب نبوت سے بطریق مشافہہ کے بغیر کسی واسطے کے یا بطریق وحی
والہام کے حاصل کرینگے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب انہون نے
بہت حدیثین روایت کرنا شروع کیا اور لوگون نے اونپر انکار کیا تو انہون نے
کہا اگر عیسے بن مریم میرے مرنے سے پہلے اوترین اور مین اونکو حدیث کی روایت
کرون رسول خدا صلعم سے تو وہ میری تصدیق کرینگے یہہ دلیل ہے اس بات پر
کہ وہ عالم جمیع علوم سنت نبی صلعم کے ہونگے اونکو اسکی حاجت نہو گی کہ وہ سنت کو
کسی امتی سے اخذ کرین یہانتک کہ ابو ہریرہ جنہون نے خود جناب رسالت سے احادیث
کو سنا ہے وہ بہی محتاج اونکی تصدیق کے ہین انتہے مین کہتا ہون اس تکلیف کی
کیا ضرورت ہے کہ وہ بلا واسطہ علم سنت کو مشافہۃً حاصل کرینگے کوئی حدیث صحیح
اس باب مین اگر ملے تو تو یہہ بات ٹہیک ہے ورنہ قرآن وکتب سنت جو آج دنیا
مین موجود ہین اور قیامت تک باقی رہینگی دریافت حکم خدا ورسول کے لئے کافی
ہین انکے ہوتے ہوکے باین سند متصل مرفوع ضرورت اخذ بالمشافہہ کی کیا ہے یہہ
مشافہہ بہی اگر ثابت ہو تو عالم مثال یا ارواح مین ہو سکتا ہے نہ اس عالم مین پہر اسیر

ہے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہاں لا نبی بعدی آیا ہے اس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا

(اقتراب الساعۃ ، صفحہ 162)

اہل حدیث کے مشہور و معروف مذہبی لیڈر نواب صدیق حسن خاں صاحب کہتے ہیں کہ حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے۔ہاں لا نبی بعدی آیا ہے جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا۔

The famous and well-known religious leader of the Ahl-e-Hadith, Nawab Siddiq Hassan Khan says:- "The Hadith 'There is no revelation after my demise' has no foundation, although LA NABIYYA BA'DEE is quite correct, which, according to the men of letters, means that 'There shall be no prophet after me who shall be raised with a new code of Law which abrogates my Law.'

(Iqtrab ul Saat page 162)

Der berühmte und bekannte religiöse Führer der Ahl-e-Hadith, Nawab Siddiq Hassan Khan, sagt: "Der Hadith "La Wahya Ba'da Mauti" (Es gibt keine Offenbarung nach meinem Tode) hat keine Grundlage: Allerdings ist die Hadith "La Nabiyya Baadi" (Es gibt keinen Propheten nach mir) durchaus richtig, nach Meinung der Gelehrten bedeutet sie: Es wird keinen Propheten nach mir geben, der mit einem neuen Gesetz kommt, das mein Gesetz abschafft."

(Iqtrab ul Saat Seite 162)

روح المعاني

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

لخاتمة المحققين وعمدة المدققين مرجع أهل العراق
ومفتي بغداد العلامة أبي الفضل
شهاب الدين السيد محمود الالوسي البغدادي
المتوفى سنة ١٢٧٠ هـ سقى الله ثراه
صيب الرحمة وأفاض عليه سجال
الاحسان والنعمة آمين

الجزء الحادى والعشرون

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه للمرة الثانية باذن من ورثة المؤلف بخط وإمضاء علامة العراق
﴿ المرحوم السيد محمود شكري الألوسي البغدادي ﴾

إدارة الطباعة المنيرية

دار

إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

الطبعة الرابعة
١٤٠٥ هـ ١٩٨٥ م

مصر : درب الاتراك رقم ١

ملكا حتى خالف ما ألقاه وأتى به الكتاب أو السنة أو اجماع الامة ومثله فيما أرى التكلم بما يشبه الهذيان ويضحك منه الصبيان وينبغي لمن وقع له ذلك أن لا يشيعه ويعلن به لما فيه من التعرض للفتنة، فقد أخرج مسلم عن مطرف أيضاً من وجه آخر قال: بعث إليّ عمران بن حصين في مرضه الذي توفي فيه فقال: إني محدثك فان عشت فاكتم عني وإن مت فحدث بها إن شئت إنه قد سلم علي. وفي رواية الحاكم في المستدرك. اعلم يا مطرف أنه كان يسلم على الملائكة عند رأسي وعند البيت وعند باب الحجرة فلما اكتويت ذهب ذلك قال: فلما برأ كلمه قال: اعلم يا مطرف أنه عاد إلي الذي كنت اكتم على حتى أموت، وكذا ينبغي أن لا يقول لالقاء الملك عليه ايحاء لما فيه من الايهام القبيح وهو ايهام وحي النبوة الذي يكفر مدعيه بعد رسول الله ﷺ بلا خلاف بين المسلمين، وأطلق بعض الغلاة من الشيعة القول بالايحاء إلى الائمة الاطهار وهم رضي الله تعالى عنهم بمعزل عن قبول قول أولئك الاشرار •

فقد روى أن سديراً الصيرفي سأل جعفرا الصادق رضي الله تعالى عنه فقال: جعلت فداك إن شيعتكم اختلفت فيكم فاكثرت حتى قال بعضهم: إن الامام ينكت في أذنه، وقال آخرون: يوحى اليه، وقال آخرون: يقذف في قلبه، وقال آخرون: يرى في منامه، وقال آخرون: إنما يفتي بكتب آبائه فبأي جوابهم آخذ يجعلني الله تعالى فداك • قال: لا تأخذ بشيء مما يقولون يا سدير نحن حجج الله تعالى وأمناؤه على خلقه حلالنا من كتاب الله تعالى وحرامنا منه، حكاه محمد بن عبد الكريم الشهرستاني في أول تفسيره مفاتيح الاسرار وقد ظهر في هذا العصر (١) عصابة من غلاة الشيعة لقبوا أنفسهم بالبابية لهم في هذا الباب فصول يحكم بكفر معتقدها كل من انتظم في سلك ذوي العقول، وقد كاد يتمكن عرقهم في العراق لولا همة واليه النجيب الذي وقع على همته وديانته الاتفاق حيث خذلهم نصره الله تعالى وشتت شملهم وغضب عليهم رضي الله تعالى عنه وأفسد عملهم فجزاه الله تعالى عن الاسلام خيرا ودفع عنه في الدارين ضيما وضيرا. وادعى بعضهم الوحي إلى عيسى عليه السلام بعد نزوله، وقد سئل عن ذلك ابن حجر الهيثمي فقال: نعم يوحى اليه عليه السلام وحي حقيقي كما في حديث مسلم وغير عن النواس بن سمعان، وفي رواية صحيحة «فبينما هو كذلك إذا وحى الله تعالى يا عيسى اني أخرجت عبادا لي لا يد لأحد بقتالهم فحول عبادي إلى الطور وذلك الوحي على لسان جبريل عليه السلام إذ هو السفير بين الله تعالى وانبيائه» لا يعرف ذلك لغيره، وخبر لا وحي بعدي باطل، وما اشتهر أن جبريل عليه السلام لا ينزل إلى الارض بعد موت النبي ﷺ فهو لا أصل له، ويرده خبر الطبراني ما أحب أن يرقد الجنب حتى يتوضأ فاني أخاف أن يتوفى وما يحضره جبريل عليه السلام فانه يدل على أن جبريل ينزل إلى الارض ويحضر موت كل مؤمن توفاه الله تعالى وهو على طهارة اه، ولعل من نفي الوحي عنه عليه السلام بعد نزوله أراد وحي التشريع وما ذكر وحي لا تشريع فيه فتأمل •

وكونه ﷺ خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدعت به السنة واجمعت عليه الامة فيكفر مدعي خلافه ويقتل ان أصر •

ومن السنة ما أخرج أحمد والبخاري . ومسلم . والنسائي . وابن مردويه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: «مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى دارا بناء فأحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياها فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وأنا خاتم النبيين» وصح عن جابر مرفوعا نحوهذا، وكذا عن أبي بن كعب . وأبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنهم، وللشيخ محيي الدين بن عربي

(١) سنة ١٢٦١ اه منه

وخبر لاوحی بعدی باطل، وما اشتهر أن جبریل علیه السلام لا ینزل إلی الارض بعد موت النبی ﷺ فهو لا أصل له، ولعل من نفی الوحی عنه علیه السلام بعد نزوله أراد وحی التشریع وما ذکر وحی لا تشریع فیه فتأمل●
(روح المعانی ، زیر آیت احزاب آیت مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ، جلد 21 صفحہ 41)

علامہ ابو الفضل شہاب الدین السید محمود البغدادی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں " حدیث لاوحی بعد موتی باطل ہے اور جو یہ مشہور ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جبریل زمین کی طرف نازل نہیں ہوں گے ایک بے اصل بات ہے۔۔۔اور شائد جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان پر وحی کی نفی کی گئی۔ اس سے تشریعی وحی مراد ہے اور جہاں وحی کے نزول کا ذکر ہے وہاں غیر تشریعی وحی مراد ہے۔

Allama Abul Fadhl Shihabuddin ASSAYYAD Mahmud says in his commentary on the Holy Quran:- the tradition, that there is no revelation after me is absurd. The notion that Gabrael will not descend to the earth after the demise of the Holy Prophet, peace and blesssings of Allah be upon him, has no foundation at all ..... Most probably what is meant by the negation of revelation regarding Isa, peace be on him, after his descent is the revelation of the Law, but what has been described, is the revelation without the Law.

(Rooh ulmaani Vol 21, Page 41)

Allama Abul Fazl Shihabuddin Asseyed Mahmud schreibt in seiner Auslegung des Heiligen Qur-ân: "Die Überlieferung, dass "nach mir keine Offenbarung herabgesandt wird", ist absurd und die Behauptung, dass nach dem Heiligen Propheten[saw] der ErzengeI Gabriel nicht mehr hinabgesandt werde, hat keinen authentischen Ursprung. Wahrscheinlich ist mit der Verneinung der Möglichkeit von Offenbarungen in Bezug auf Jesus (bei seiner Wiederkunft) die Offenbarung eines neuen Gesetzes gemeint, nicht jedoch die Offenbarung ohne jegliche Gesetzgebung.

(Rooh ulmaani Bd. 21, Seite 41)

کیا قرآن اور احادیث کی روشنی میں آئندہ کوئی نبی آسکتا ہے؟

امکان نبوت از روئے قرآن

پہلی آیت:

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَٰٓئِكَ رَفِيقاً

(النساء: ۷۰)

جو اطاعت کریں گے اللہ کی اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پس وہ ان میں شامل ہو جائیں گے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی نبی، صدیق، شہید اور صالح اور یہ ان کے اچھے ساتھی ہوں گے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے امتِ محمدیہ میں طریقِ حصول نعمت اور تحصیلِ نعمت کو بیان کیا ہے۔ آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ایک انسان صالحیت کے مقام سے ترقی کر کے نبوت کے مقام تک پہنچتا ہے۔

فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ﴿۶۷﴾

تو ان میں سے چند ایک کے سوا کوئی ایسا نہ کرتا۔ اور اگر وہ وہی کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا اور ان کے ثباتِ قدم کے لئے ایک مضبوط ذریعہ ثابت ہوتا۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور ایسی صورت میں ہم ضرور انہیں اپنی جناب سے بڑا اجر عطا کرتے۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور ہم ضرور انہیں سیدھے رستے کی طرف ہدایت دیتے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔ ①

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۱﴾ ع

۷۱۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ صاحبِ علم ہونے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

① اس آیت میں بہت سے قابل توجہ امور ہیں۔ پہلا یہ کہ الرسول سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں یعنی یہ خاص رسول۔
دوسرا یہ کہ اگر تم اس رسول کی اطاعت کرو گے تو ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن میں نبی بھی شامل ہیں اور صدیق بھی اور شہید بھی اور صالح بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی متابعت میں نبی بھی آ سکتا ہے، یعنی وہ جو اس رسول کی اطاعت کرنے والا ہو۔
اس جگہ مَعَ کے معنے بعض علماء کی طرف سے اصرار کے ساتھ یہ کئے جاتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ہوں گے اور ان میں سے نہیں ہوں گے۔ اس کی تائید میں وہ کہتے ہیں کہ حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا فرمایا ہے کہ وہ بہترین ساتھی ہوں گے یعنی وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے خود نبی نہ ہوں گے۔ اس آیت کا یہ ترجمہ آنحضرت ﷺ کی شدید گستاخی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس آیت کا مطلب یوں بنے گا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کرنے والے نبیوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود نبی نہ ہوں گے۔ وہ صدیقوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود صدیق نہ ہوں گے۔ وہ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود شہید نہ ہوں گے۔ وہ صالحین کے ساتھ ہوں گے مگر خود صالح نہ ہوں گے۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں مَعَ کا لفظ مِنْ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً دیکھیں آل عمران: ۱۹۴۔ النساء: ۱۴۷۔ الحجر: ۳۲
علاوہ ازیں یہاں مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ کے بعد مِنَ النَّبِیّٖنَ فرمایا گیا ہے۔ یہ مِنْ بیانیہ کہلاتا ہے، مراد ہے ان کے ساتھ یعنی ان میں سے۔

ہم ہر نماز میں دعا کرتے ہیں اَهْدِنَا ٱلصِّرَاطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا انعام کیے، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول قرآنِ مجید میں ہے:۔

يَاقَوْمِ ٱذْكُرُواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَآءَ

(المائدۃ:۲۱) کہ اے قوم اس نعمت کو یاد کرو جو خدا نے تم پر نازل کی جب کہ اس نے تم میں سے نبی بنائے۔

گویا کسی قوم میں سے کسی شخص کا نبی ہونا اس تمام قوم پر خدا تعالیٰ کی نعمت سمجھا جاتا ہے۔

پھر ایک دوسری آیت میں وہ انعامات یہ ہیں وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَـٰئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّينَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقاً

(النساء:۷۰)

جو اطاعت کریں گے اللہ کی اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پس وہ ان میں شامل ہو جائیں گے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی نبی، صدیق، شہید اور صالح اور یہ ان کے اچھے ساتھی ہوں گے۔

حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے وہی معنے بیان کئے ہیں جو اوپر بیان ہوئے چنانچہ تفسیر بحر المحیط (مؤلفہ محمد بن یوسف) اندلسی میں لکھا ہے:۔ وَ قَوْلُہٗ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ تَفْسِیْرٌ لِقَوْلِہٖ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ......وَالظَّاہِرُ اَنَّ قَوْلَہٗ مِنَ النَّبِیِّیْنَ تَفْسِیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ فَکَاَنَّہٗ قِیْلَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ مِنْکُمْ اَلْحَقَہُ اللّٰہُ بِالَّذِیْنَ تَقَدَّمَہُمْ مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ۔ قَالَ الرَّاغِبُ مِمَّنْ اَنْعَمَ عَلَیْہِمْ مِنَ الْفِرَقِ الْاَرْبَعِ فِی الْمَنْزِلَۃِ وَالثَّوَابِ النَّبِیُّ بِالنَّبِیِّ وَالصِّدِّیْقُ بِالصِّدِّیْقِ وَالشَّہِیْدُ بِالشَّہِیْدِ وَالصَّالِحُ بِالصَّالِحِ وَ اَجَازَ الرَّاغِبُ اَنْ یَّتَعَلَّقَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ بِقَوْلِہٖ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ اَیْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ مِنْ بَعْدِہِمْ (تفسیر بحرالمحیط زیر آیت مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ النساء:۶۹ جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ مصر)

یعنی خدا کا فرمانا کہ ''مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ'' یہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تفسیر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کا قول مِنَ النَّبِیّٖنَ تفسیر ہے۔ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ کی۔ گویا یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم میں سے جو شخص اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں میں شامل کر دے گا جن پر قبل ازیں انعامات ہوئے اور امام راغبؒ نے کہا ہے کہ ان چار گروہوں میں شامل کرے گا مقام اور نیکی کے لحاظ سے۔ نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ اور شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔ اور راغبؒ نے جائز قرار دیا ہے کہ اس امت کے نبی بھی نبیوں میں شامل ہوں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ یعنی مِنَ النَّبِیّٖنَ (نبیوں میں سے)۔

اس حوالہ سے صاف طور پر حضرت امام راغبؒ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس امت میں بھی انبیاء کی آمد کے قائل تھے

البحر المحيط

في التفسير

لمحمد بن يوسف الشهير بأبي حيان الأندلسي الغرناطي

٦٥٤ - ٧٥٤ هـ

الجزء الثالث

طبعة جديدة بعناية

الشيخ زهير جعيد

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

يا رسول الله، إذا مت ومتنا، كنتَ في عليين فلا نراك ولا نجتمع بك، وذكر حزنه على ذلك، فنزلت. وحكى مكي عن عبد الله هذا أنه لما مات النبي ﷺ قال: اللهم اعمني حتى لا أرى شيئاً بعده، فعمي. والمعنى في مع النبيين: إنه معهم في دار واحدة، وكل من فيها رزق الرضا بحاله، وهم بحيث يتمكن كل واحد منهم من رؤية الآخر، وإنْ بعد مكانه.

وقيل: المعية هنا كونهم يرفعون إلى منازل الأنبياء متى شاؤوا تكرمة لهم، ثم يعودون إلى منازلهم. وقيل: إنّ الأنبياء والصدّيقين والشهداء ينحدرون إلى من أسفل منهم ليتذاكروا نعمة الله، ذكره المهدوي في تفسيره الكبير. قال أبو عبد الله الرازي: هذه الآية تنبيه على أمرين من أحوال المعاد: **الأول**: إشراق الأرواح بأنوار المعرفة. **والثاني**: كونهم مع النبيين. وليس المراد بهذه المعية في الدرجة، فإنّ ذلك ممتنع، بل معناه: إن الأرواح الناقصة إذا استكملت علائقها مع الأرواح الكاملة في الدنيا بقيت بعد المفارقة تلك العلائق، فينعكس الشعاع من بعضها على بعض، فتصير أنوارها في غاية القوة، فهذا ما خطر لي انتهى كلامه. وهو شبيه بما قالته الفلاسفة في الأرواح إذا فارقت الأجساد. وأهل الإسلام يأبون هذه الألفاظ ومدلولاتها، ولكن من غلب عليه شيء وحبه جرى في كلامه.

وقوله: مع الذين أنعم الله عليهم، تفسير لقوله: ﴿صراط الذين أنعمت عليهم﴾[1] وهم من ذكر في هذه الآية. والظاهر أن قوله: من النبيين، تفسيرٍ للذين أنعم الله عليهم. فكأنه قيل: من يطع الله ورسوله منكم ألحقه الله بالذين تقدمهم ممن أنعم عليهم. قال الراغب: ممن أنعم عليهم من الفرق الأربع في المنزلة والثواب: النبي بالنبي، والصديق بالصديق، والشهيد بالشهيد، والصالح بالصالح. وأجاز الراغب أن يتعلق من النبيين بقوله: ومن يطع الله والرسول. أي: من النبيين ومن بعدهم، ويكون قوله: فأولئك مع الذين أنعم الله عليهم إشارة إلى الملأ الأعلى. ثم قال: ﴿وحسن أولئك رفيقاً﴾[2] ويبين ذلك قول النبي ﷺ حين الموت «اللهم ألحقني بالرفيق الأعلى» وهذا ظاهر انتهى. وهذا الوجه الذي هو عنده ظاهر فاسد من جهة المعنى، ومن جهة النحو. أما من جهة المعنى فإنّ الرسول هنا هو محمد ﷺ، أخبر الله تعالى أنْ من يطيعه ويطيع رسوله فهو مع من ذكر، ولو كان من النبيين معلقاً بقوله: ومن يطع الله والرسول، لكان قوله: من النبيين تفسيراً لمن في قوله: ومن يطع. فيلزم أن يكون في زمان الرسول أو بعده أنبياء يطيعونه، وهذا غير ممكن، لأنه قد

---

(١) سورة الفاتحة: ١/٦.
(٢) سورة النساء: ٤/٦٩.

وقوله: مع الذين أنعم الله عليهم، تفسير لقوله: ﴿صراط الذين أنعمت عليهم﴾[1] وهم من ذكر في هذه الآية. والظاهر أن قوله: من النبيين، تفسير للذين أنعم الله عليهم. فكأنه قيل: من يطع الله ورسوله منكم ألحقه الله بالذين تقدمهم ممن أنعم عليهم. قال الراغب: ممن أنعم عليهم من الفرق الأربع في المنزلة والثواب: النبي بالنبي، والصديق بالصديق، والشهيد بالشهيد، والصالح بالصالح. وأجاز الراغب أن يتعلق من النبيين بقوله: ومن يطع الله والرسول. أي: من النبيين ومن بعدهم،

(البحر المحيط فی التفسیر، زیر آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۔۔۔ جلد 3 صفحہ 699)

حضرت امام راغب نے سورۃ النساء کی آیت 70 کے وہی معنے بیان کئے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے ۔ چنانچہ تفسیر البحر المحیط میں لکھا ہے:۔ یعنی خدا کا فرمانا کہ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ یہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کا قول من النبیین تفسیر ہے اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کی۔ گویا یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم میں سے جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں میں شامل کر دے گا۔ جن پر قبل ازیں انعامات ہوئے۔ اور امام راغب نے کہا ہے کہ ان چار گروہوں میں شامل کریگا۔ مقام اور ثواب کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔ اور امام راغب نے جائز قرار دیا ہے کہ اس امت کے نبی بھی نبیوں میں شامل ہوں جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنی ''من النبیین '' (نبیوں میں سے)۔

Hazrat Imam Raghib has interpreted verse 70 Al-Nisa in the same manner as the Ahmadiyya Jamaat did. This is what is written in Tafseer Bahrul Mohit:- The words of God, " among those whom Allah has favoured", is the path of those on whom Thou hast bestowed Thy favours." It is evident that the Words of God -" Among the Prophets, " explanation is the " whom Allah has favoured. " Whoever among you obeys Allah and the Messenger, God would include him among those who had been favoured earlier. Imam Raghib has said, that He will include them in four groups, in accordance with the rank and reward i.e. Prophet with Prophet, Truthful with Truthful, Martyr with Martyr and Righteous with Righteous. Imam Raghib has declared lawful that the Prophets of this Ummat be included among the Prophets in accordance with the Words of God " And whoever obeys Allah and the Messenger." This means - among the Prophets.
(Al Bahr ul Muheet, Vol. 3 , Page 699)
Hazrat Imam Raghib hat die Verse der Sura An-Nisa (4:70) genauso interpretiert, wie sie von der Ahmadiyya Muslim Jamaat ausgelegt werden. In dem Buch Tafsir Bahrul-Mohit heißt es: "Die Worte Allahs: MA ALLAZEENA AN AMALLHO ALAIHIM (unter jenen, die Allahs Gnade erhalten) kommentieren den Vers SIRATALLAZEENA AN AMTA ALAIHIM (auf den Weg derer, denen Du Gnade erwiesen hast). Es ist eindeutig, dass die

دوسری آیت:

ٱللَّهُ يَصْطَفِى مِنَ ٱلْمَلَآئِكَةِ رُسُلاً وَمِنَ ٱلنَّاسِ (الحج :۷۶)

کہ اللہ تعالیٰ چنتا ہے اور چنے گا فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے بھی۔

اس آیت میں يَصْطَفِىْ مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں زمانوں کے لئے آتا ہے پس يَصْطَفِىْ کے معنی ہوئے ''چنتا ہے اور چنے گا''

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۴﴾	یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے خواہ وہ اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اُس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کیا ہی بے بس ہے (فیض کا) طالب اور وہ جس سے (فیض) طلب کیا جاتا ہے۔
مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۵﴾	۷۵۔ انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔
اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿۷۶﴾	۷۶۔ اللہ فرشتوں میں سے رسول چُنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ①
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۷﴾	۷۷۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف معاملات لَوٹائے جائیں گے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۸﴾	۷۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے ربّ کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ	۷۹۔ اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چُن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔ اُس (یعنی اللہ)

① اس آیت کریمہ میں ایک الٰہی سنت کو بطور قاعدہ کلیہ بیان فرمایا گیا ہے جس کے منقطع ہونے کا کوئی ذکر نہیں یعنی یہ کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یا انسانوں کو اپنا رسول بنا کر بھیجا کرتا ہے۔

تیسری آیت:

مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى ٱلْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجْتَبِى مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ

(آل عمران:۱۸۰)

خدا تعالیٰ مومنوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا جس پر اے مومنو! تم اس وقت ہو۔ یہاں تک کہ پاک اور ناپاک میں تمیز کر دے گا۔ خدا تعالیٰ ہر ایک مومن کو غیب پر اطلاع نہیں دے گا (فلاں پاک ہے اور فلاں ناپاک) بلکہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے گا بھیجے گا (اور ان کے ذریعے سے پاک اور ناپاک میں

تمیز ہو گی) پس اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تم کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

سورۃ آل عمران مدنی سورۃ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کم از کم تیرہ سال بعد نازل ہوئی جبکہ پاک اور ناپاک میں ابو بکرؓ وابو جہل میں۔ عمرؓ اور ابو لہب میں۔ عثمانؓ اور عتبہ وشیبہ وغیرہ میں کافی تمیز ہو چکی تھی مگر خدا تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنوں میں پھر ایک دفعہ تمیز کرے گا۔ مگر اس طور سے نہیں کہ ہر مومن کو الہاماً بتا دے کہ فلاں مومن او فلاں منافق ہے بلکہ فرمایا کہ رسول بھیج کر ہم پھر ایک دفعہ یہ تمیز کر دیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ایک دفعہ یہ تمیز ہو گئی۔ اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور تمیز کرے گا پس اس سے سلسلۂ نبوت ثابت ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٧٨

١٧٨۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۗ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝١٧٩

١٧٩۔ اور ہرگز وہ لوگ گمان نہ کریں جنہوں نے کفر کیا کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں محض اس لئے مہلت دے رہے ہیں تا کہ وہ گناہ میں اور بھی بڑھ جائیں۔ اور ان کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝١٨٠

١٨٠۔ اللہ ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو یہاں تک کہ خبیث کو طیّب سے نتھار کر الگ کر دے۔ اور اللہ کی یہ سنّت نہیں کہ تم (سب) کو غیب پر مطلع کرے۔ بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اَجر ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۗ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٨١ ع

١٨١۔ اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے، ہرگز گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ یہ تو ان کے لئے بہت بُرا ہے۔ جس (مال) میں انہوں نے بخل سے کام لیا قیامت کے دن ضرور وہ اس کے طوق پہنائے جائیں گے۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا

١٨٢۔ اللہ نے یقیناً اُن لوگوں کا قول سُن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں۔ ہم

چوتھی آیت:

يَا بَنِيَ آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ

(الاعراف:۳۶)

اے بنی آدم (انسانو!) البتہ ضرور آئیں گے تمہارے پاس رسول تم میں سے جو بیان کریں گے تمہارے سامنے میری آیتیں۔ پس جو لوگ پرہیز گاری اختیار کریں گے اور اپنی اصلاح کریں گے ان کو کوئی غم اور ڈر نہ ہو گا۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ تو پوچھ کہ اللہ کی (پیدا کردہ) زینت کس نے حرام کی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں بھی۔ تُو کہہ دے کہ یہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ہیں جو ایمان لائے (اور) قیامت کے دن تو خالصۃً (بلاشرکتِ غیرے صرف انہی کے لئے ہوں گی)۔ اسی طرح ہم نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی اور اس بات کو بھی کہ تم اُس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کے حق میں اُس نے کوئی حجت نہیں اُتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہر اُمّت کے لئے ایک میعاد مقرر ہے۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آجائے تو ایک لحہ بھی نہ وہ اس سے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔ ①

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا اور ان سے تکبر سے پیش آئے یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

---

① یہ بنی آدم کو عمومی خطاب ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آئیں اور اللہ کی آیات اُن کو پڑھ کر سنائیں تو وہ ان سے رُوگردانی نہ کریں۔

پانچویں آیت:۔

اَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(الفاتحۃ:۷،٦)

کہ اے اللہ! ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنی نعمت نازل کی، گویا ہم کو بھی وہ نعمتیں عطا فرما جو پہلے لوگوں کو تو نے عطا فرمائیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآن مجید میں ہے:۔

يَاقَوْمِ اذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاء وَجَعَلَكُم مُّلُوكاً

(المائدۃ:۲۱)

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ اے قوم! تم خدا کی اس نعمت کو یاد کرو۔ جب اس نے تم میں سے نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا، ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہت دو نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی قوم کو دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں کی دعا سکھائی ہے

اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اور دعا کا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لہٰذا اس سے امتِ محمدیہ میں نبوت ثابت ہوئی۔

چھٹی آیت:۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُم بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولاً كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيٓ آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ

الخ (المؤمن:۳۶،۳۵)

کہ اس سے قبل تمہارے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کھلے کھلے نشان لے کر آئے۔ مگر تم ان کی تعلیم میں شک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تم کہنے لگ گئے کہ اب خدا تعالیٰ ان کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ گمراہ قرار دیتا ہے ان لوگوں کو جو حد سے بڑھ جاتے ہیں اور (خدا کی آیات میں) شک کرتے ہیں۔ وہ لوگ آیاتِ الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کیکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو کوئی دلیل عطا ہوئی ہو۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾	۳۳۔ اور اے میری قوم! میں تم پر ایسا زمانہ آنے سے ڈرتا ہوں جب بلند آواز سے ایک دوسرے کو پکارا جائے گا۔
يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾	۳۴۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوگے۔ تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرادے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾	۳۵۔ اور یقیناً تمہارے پاس اس سے پہلے یوسف بھی کھلے کھلے نشانات لے کر آچکا ہے مگر تم اُس بارہ میں ہمیشہ شک میں رہے ہو جو وہ تمہارے پاس لایا یہاں تک کہ جب وہ مر گیا تو تم کہنے لگے کہ اب اس کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والے (اور) شکوک میں مبتلا رہنے والے کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾	۳۶۔ اُن لوگوں کو جو اللہ کی آیات کے بارہ میں بغیر کسی غالب دلیل کے جو اُن کے پاس آئی ہو جھگڑتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اُن کے نزدیک بھی جو ایمان لائے ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر (اور) سخت جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾	۳۷۔ اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے محل بنا تاکہ میں ان راستوں تک جا پہنچوں
اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ	۳۸۔ جو آسمان کے راستے ہیں تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں بلکہ درحقیقت میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کے لئے

قرآن مجید میں پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کے واقعات محض قصے کہانی کے طور پر بیان نہیں ہوتے بلکہ عبرت کے لئے آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی امت کا جو یہ عقیدہ بیان کیا ہے تو اس سے ہمیں کیا فائدہ ہے؟ نیز یُضِلُّ اور یُجَادِلُونَ مضارع کے صیغے ہیں جو مستقبل پر حاوی ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے **مَّا يُقَالُ لَكَ إِلاَّ مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ** (حم السجدۃ:۴۴)

یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے متعلق بھی وہی کچھ کہا جائے گا جو آپ سے پہلے رسولوں کے متعلق کہا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق جیسا کہ بتایا جا چکا ہے لَن يَبْعَثَ ٱللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولاً (المؤمن:۳۵) کہا گیا۔ مولوی عبد الستار اپنی مشہور پنجابی منظوم کتاب "قصص المحسنین" (قصہ یوسف زلیخا) لکھتے ہیں۔

جعفر صادق کرے روایت اس وچہ شک نہ کوئی

اس ویلے وچہ حق یوسف دے ختم نبوت ہوئی

قصص المحسنین صفحہ ۲۷۹ مطبوعہ مطبع کریمی لاہور ۵ جنوری ۱۹۳۰ء ج۔ ایس سنت)

(سنگھ تاجران کتب لاہور

یعنی حضرت امام جعفر صادق روایت فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام پر نبوت ختم ہو گئی۔

پس ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی کہا جاتا کہ آپؐ کے بعد خدا تعالیٰ کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔

ساتویں آیت:۔

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا۟ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَداً

(الجن:۸)

بعض جِنّ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر اپنی قوم کے پاس گئے تو جا کر کہنے لگے۔ اے جنو! تمہاری طرح انسانوں کا بھی یہی خیال تھا کہ اب خدا تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجے گا مگر (ایک اور نبی آ گیا۔)

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو آپ سے قبل پہلے نبیوں کی امتیں یہی عقیدہ رکھتی تھیں کہ نبوت کا دروازہ ہمارے نبی پر بند ہو چکا ہے۔ مَّایُقَالُ لَکَ (حم السجدۃ: ۴۴) کے مطابق ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہی کہا جاتا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

ا۔ اِجْمَاعَ الْیَہُوْدِ عَلٰی اَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدِ مُوْسٰی۔ (مسلم الثبوت از مولوی محمد فیض الحسن خوالمنن صفحہ ۱۷۰ العظار علی شرح المحلّٰی علی جمع الجوامع جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۲ الکتاب الثالث فی الاجتماع من الادلۃ الشرعیۃ مسئلہ الصحیح امکان الاجماع) کہ یہود کا اجماع ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ب۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:۔

اَنَّ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ حُصِّلَ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ اَنَّ ھَاتَیْنِ الشَّرِیْعَتَیْنِ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْھِمَا النَّسْخُ وَالتَّغْیِیْرُ وَاَنَّھُمَا لَا یَجِیْءُ بَعْدَھُمَا نَبِیٌّ۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۳۲ مصری زیر آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِباً الانعام:۲۲)

کہ یہود اور نصاریٰ یہ کہا کرتے تھے کہ تورات اور انجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں شیریعتیں کبھی منسوخ نہیں ہوں گی۔ اور ان کے بعد کبھی نبی نہیں آئے گا۔

امکان نبوت از روئے احادیث نبویؐ

یہ امت مسلمہ کا تسلیم شدہ عقیدہ ہے کہ جو مسیح عیسی علیہ السلام کے نام پر آئے گا وہ لازماً نبی اللہ ہو گا۔ نیا ہو گا یا پرانا یہ الگ بحث ہے۔

فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهٗ (مسلم کتاب الفتن باب صفت الدجال)

آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیا ہے، پہلا مسیح فوت ہو چکا اور اس کا حلیہ آنے والے مسیح کے حلیے سے مختلف ہے لہٰذا یہ آنے والا بخاری کی حدیث **اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ** (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسٰی ابن مریم) اسی امت میں سے نبی ہونا تھا۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

(صحيح البخاري كتاب احاديث الانبياء باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام 3449)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیسے ہو گے جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تم ہی میں سے تمہارے امام ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا نَزَلَ بِكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ —أَوْ قَالَ إِمَامُكُمْ —مِنْكُمْ

(مسند احمد بن حنبل . مسند المكثرين من الصحابة . مسند ابی هريره رضی الله عنه 7666)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہو گی جب ابن مریم یعنی مثیل مسیح مبعوث ہو گا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہو گا۔

يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ

(مسند احمد بن حنبل . مسند المكثرين من الصحابة . مسند ابی هريره رضی الله عنه 9312)

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا وہی امام مہدی اور حکم وعدل ہو گا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

3

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ
حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ
مولانا مختار احمد ضیاء حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

٣٤٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ

[3448] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی فراوانی ہوگی حتی کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے قیمتی ہو

الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء: ١٥٩]. [راجع: ٢٢٢٢]

گا۔'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''اور کوئی بھی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔''

٣٤٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟».

[3449] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری اس وقت کیسی شان ہوگی جب تمھارے درمیان عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہوگا؟''

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ. [راجع: ٢٢٢٢]

عقیل اور اوزاعی نے یونس کی متابعت کی ہے۔

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آنے والے مسیح ابن مریم کو چار چار
دفعہ نبی اللہ کہا ہے.

اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ جب وہ آئے گا تو
اس پر اللہ کی وحی نازل ہو گی۔

صحیح مسلم (اُردو)

کتاب البر و الصلة — 6500(2548) * کتاب التفسیر — 7563(3033)

5

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی

مولانا محمد آصف رشید

حافظ محمد انس طلحہ

دار السلام
DARUSSALAM

[٧٣٧٢] ١٠٩ - (٢٩٣٦) حدّثني مُحمّدُ بْنُ رافع: حدّثنا حُسينُ بْنُ مُحمّد: حدّثنا شيْبانُ عنْ يحْيى، عنْ أبي سلمة قال: سمعْتُ أبا هُريْرة قال: قال رسُولُ الله ﷺ: «ألا أُخْبِرُكُمْ عن الدّجّالِ حديثًا ما حدّثهُ نبيٌّ قوْمهُ؟ إنّهُ أعورُ، وإنّهُ يجيءُ معهُ مثْلُ الْجنّة والنّار، فالّتي يقُولُ إنّها الْجنّةُ، هي النّارُ، وإنّي أُنْذرُكُمْ به كما أنْذر به نُوحٌ قوْمهُ».

[7372] ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ وہ یقینی طور پر کانا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کے مانند (دو چیزیں ساتھ) آئیں گی، جس کے بارے میں وہ کہے گا: یہ جنت ہے، وہ (اصل میں) جہنم ہوگی۔ میں نے اسی طرح تمھیں اس سے خبردار کیا ہے جس طرح حضرت نوح نے اس کے بارے میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا۔''

[٧٣٧٣] ١١٠ - (٢٩٣٧) حدّثني أبُو خيْثمة زُهيْرُ بْنُ حرْبٍ: حدّثنا الْولِيدُ بْنُ مُسْلمٍ: حدّثني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ يزيد بْنِ جابرٍ: حدّثني يحْيى بْنُ جابرٍ الطّائيُّ قاضي حمْص: حدّثني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ جُبيْرٍ عنْ أبيه جُبيْرِ بْنِ نُفيْرٍ الْحضْرميِّ؛ أنّهُ سمع النّوّاس بْن سمْعان الْكلابيّ؛ ح: وحدّثني مُحمّدُ بْنُ مهْران الرّازيُّ - واللّفْظُ لهُ -: حدّثنا الْوليدُ بْنُ مُسْلمٍ: حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ يزيد بْنِ جابرٍ عنْ يحْيى بْنِ جابرٍ الطّائيِّ، عنْ عبْد الرّحْمٰنِ ابْنِ جُبيْر بْنِ نُفيْرٍ، عنْ أبيه جُبيْرِ بْنِ نُفيْرٍ، عنِ النّوّاس بْنِ سمْعان قال: ذكر رسُولُ الله ﷺ الدّجّال ذات غداةٍ، فخفّض فيه ورفّع، حتّى ظننّاهُ في طائفة النّخْلِ، فلمّا رُحْنا إليْه عرف ذلك فينا، فقال: «ما شأْنُكُمْ؟» قُلْنا: يا رسُول الله! ذكرْت الدّجّال غداةً فخفّضْت فيه ورفّعْت، حتّى ظننّاهُ في طائفة النّخْلِ، فقال: «غيْرُ الدّجّال أخْوفُني عليْكُمْ، إنْ يخْرُجْ،

[7373] ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور محمد بن مہران رازی نے مجھے حدیث بیان کی۔ الفاظ رازی کے ہیں۔ کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص سے، انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انھوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے اور انھوں نے حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی، کبھی اونچی کی، یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: ''تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے، اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے

شرقي دمشق، بين مهرودتين، واضعًا كفيه على أجنحة ملكين، إذا طأطأ رأسه قطر، وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ، فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات، ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه، فيطلبه حتى يدركه بباب لد، فيقتله، ثم يأتي عيسى ابن مريم قوم قد عصمهم الله منه، فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة، فبينما هو كذلك إذ أوحى الله إلى عيسى - عليه السلام -: إني قد أخرجت عبادا لي، لا يدان لأحد بقتالهم، فحرز عبادي إلى الطور. ويبعث الله يأجوج ومأجوج، وهم من كل حدب ينسلون، فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية، فيشربون ما فيها، ويمر آخرهم فيقولون: لقد كان بهذه، مرة، ماء، ويحصر

1 نبي الله عيسى وأصحابه، حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم

2 اليوم، فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه، فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم، فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة، ثم

3 يهبط نبي الله عيسى عليه السلام وأصحابه إلى الأرض، فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم، فيرغب نبي الله

4 عيسى - عليه السلام - وأصحابه إلى الله، فيرسل الله طيرا كأعناق البخت، فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله، ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر، فيغسل الأرض

ٹھکرا دیں گے وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال، تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں، پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم الگ ہو گیا) ہو، پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرما دے گا، وہ دمشق کے مشرقی حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں، دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ ان کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ اسے (دجال کو) ڈھونڈیں گے تو اسے لُد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس (دجال کے دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا: میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے، ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں، آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج

حتى يدعه كالزلفة، ثم يقال للأرض: أنبتي ثمرتك، وردي بركتك. فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة، ويستظلون بقحفها، ويبارك في الرسل. حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس. واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس. واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس. فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة، فتأخذهم تحت آباطهم. فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم. ويبقى شرار الناس. يتهارجون فيها تهارج الحمر، فعليهم تقوم الساعة."

ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے امڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا اسے پی جائیں گے، پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے: "کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمہارے لیے سو دینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، جا پھینکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اسے مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ، تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے

لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ . [٣/آل عمران/الآية ١٦٤]

صَحِيحُ مُسْلِم

لِلإِمَامِ أَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ النَّيْسَابُورِيِّ

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

(وهو ثانى كتابين ، هما أصح الكتب المصنفة)

« لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتى سنة، الحديث ، فمدارهم على هذا المسند »

« صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة »

« مسلم بن الحجاج »

الجزء الرابع

وقف على طبعه ، وتحقيق نصوصه ، وتصحيحه وترقيمه ، وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه . وعلق عليه ملخص شرح الإمام النووى ، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)

محمد فؤاد عبد الباقى

وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ . وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ[١] . فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَىٰ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ .
فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا . وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ : لَقَدْ كَانَ بِهَـٰذِهِ، مَرَّةً، مَاءٌ. وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ.
حَتَّىٰ يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ. فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ[٢] عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ.
فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ[٣] فِي رِقَابِهِمْ . فَيُصْبِحُونَ فَرْسَىٰ[٤] كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ . ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ
عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ . فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ[٥] وَنَتْنُهُمْ . فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ. فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ[٦] . فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ.
ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ[٧] مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ[٨] وَلَا وَبَرٍ . فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ[٩] .
ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ . فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ[١٠] مِنَ الرُّمَّانَةِ

وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ ...... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ (٢) عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ ...... ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ ...... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ ......

(صحيح مسلم ، جلد 4، كتاب الفتن ، صفحہ 2254)

آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح کو ایک ہی فقرہ میں چار بار نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے:۔ "یعنی جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے۔۔۔۔ پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے۔۔۔۔ اور اس دعا کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی مشکلات کے بھنور سے نجات پا کر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی اور پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے جھکیں گے اور خدا تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائیں گے۔ وغیرہ۔۔۔۔"

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has mentioned the Promised Messiah four times as the Prophet of Allah:- "Isa the Prophet of Allah and his companions will be besieged.... then, Isa, the Prophet of Allah, and his companions will turn to Allah .... then, Isa, the Prophet of Allah and his companions will invade the camps of the enemy .... and finally Isa, the Prophet of Allah, and his companions will turn to Allah...."

(Sahih Muslim, vol 4 page 2254)

In der authentischen Hadith-Sammlung Sahih Muslim ist ein Hadith zu finden, in dem der Heilige Prophe[tsaw] den Verheißenen Messias vier Mal einen Propheten Allahs nennt: "Der Feind wird Jesus, den Propheten Allahs, und seine Gefährten belagern [....], darauf werden Jesus, der Prophet Allahs, und seine Gefährten sich inbrünstig betend Allah zuwenden; folglich werden sie von ihrer Drangsal befreit [...] darauf werden Jesus, der Prophet Allahs, und seine Gefährten in das Lager des Feindes eindringen [...], abermals werden Jesus, der Prophet Allahs, und seine Gefährten sich Allah zuwenden [...]."

(Sahih Muslim, Bd 4 Seite 2254)

جلد پنجم

سُنن ابنِ ماجہ

(مترجم)

کتاب الباس ... أبواب الزهد احادیث: 3550 ... 4341

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

تحقیق وتخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظر ثانی، تصحیح وتنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا ابو محمد محمد اجمل حفظہ اللہ — حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ

مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ

مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔'' (صحیح مسلم، الفتن، باب قصة الجساسة، حدیث:۲۹۴۲) ④ جساسہ کے بارے میں صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے جسم پر اتنے بال تھے کہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔'' ⑤ عمان اور بیسان شام کے دو شہر ہیں۔ عمان موجودہ اردن کا دارالحکومت ہے۔ ⑥ زُغَر شام کا ایک شہر ہے۔ اس کے قریب چشمہ ہے۔ بحیرہ طبریہ شام میں ہے۔ ⑦ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا لیکن مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں موجود تمام کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ (صحیح البخاري، الفتن، باب ذکر الدجال، حدیث:۷۱۲۴) ⑧ دجال مکہ مکرمہ میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم، الفتن، باب قصة الجساسة، حدیث:۲۹۴۲)

٤٠٧٥ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ : حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ، الْغَدَاةَ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ . حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ . فَلَمَّا رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا . فَقَالَ : «مَا شَأْنُكُمْ؟» فَقُلْنَا : يَارَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ . فَخَفَضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ . حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ . قَالَ : «غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ : إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ . وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ . وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ . إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ . عَيْنُهُ قَائِمَةٌ . كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ . فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ

۴۰۷۵- حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا، اس کی حقارت کا ذکر فرمایا اور اس کا عظیم (بڑا فتنہ) ہونا بیان فرمایا۔ (یا مطلب یہ ہے کہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کبھی معمول کی آواز میں بیان فرمایا، کبھی آواز بلند فرمائی) حتی کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجور کے درختوں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور ابھی نکلنے والا ہے)، جب ہم (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری یہ (خوف زدگی کی) کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو کیا ہوا؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آج صبح آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اس کی پستی اور بلندی کا ذکر فرمایا (یا آہستہ اور بلند آواز سے تنبیہ فرمائی) حتی کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے تمھارے بارے میں دجال سے زیادہ کسی اور چیز سے خطرہ ہے۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمھارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ

٤٠٧٥ـ أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ٢٩٣٧/ ١١٠ من حديث ابن جابر به.

مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ. وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ. وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ. فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ. ثُمَّ يَأْتِي نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ. فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَاعِيسٰى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي. لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ. فَأَحْرِزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ، كَمَا قَالَ اللهُ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ. فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا. ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا مَاءٌ، مَرَّةً. وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ. حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ. فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ. فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ. فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ. فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ. فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ. فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ

آئیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو حکم دے گا کہ فصلیں اگائے تو وہ اگا دے گی۔ ان کے مویشی شام کو (چر چگ کر) واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں انتہائی اونچی، ان کے تھن انتہائی بڑے (دودھ سے لبریز) اور ان کی کوکھیں خوب لگی ہوئی ہوں گی (خوب سیر ہوں گے۔) پھر وہ کچھ (اور) لوگوں کے پاس جائے گا، انھیں (اپنے دعویٰ پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا۔ صبح ہو گی تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، ان کے پاس (مال، جانور وغیرہ) کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ ایک کھنڈر پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے۔ (فوراً زمین میں مدفون) وہ (خزانے) شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے ایک آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار کے ایک وار سے دو ٹکڑے کر دے گا۔ (ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے اتنی دور پھینک دے گا) جتنی دور تیر جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا آ جائے گا، اس کا چہرہ (خوشی سے) دمک رہا ہو گا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو (زمین پر) بھیج دے گا۔ وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید مینار کے قریب نازل ہوں گے، انھوں نے ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے ہوں گے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو (پانی کے) قطرے ٹپکیں گے، جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں

بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ. فَيَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلَفَةِ. ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ. وَرُدِّي بَرَكَتَكِ. فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ. فَتُشْبِعُهُمْ. وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا. وَيُبَارِكُ اللهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ. وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ. وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً. فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ. فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ، كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ. فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ».

گے۔ جس کافر تک ان کے سانس کی مہک پہنچے گی، وہ ضرور مر جائے گا۔ ان کے سانس کی مہک وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر وہ (دجال کے تعاقب میں) روانہ ہوں گے حتی کہ اسے لُد شہر کے دروازے پر جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنھیں اللہ نے (دجال کے فتنے میں مبتلا ہو کر گمراہ ہونے سے) بچالیا ہوگا۔ ان کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور انھیں جنت میں ان کے درجات سے آگاہ کریں گے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے جنگ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں، ان (مومنوں) کو حفاظت کے لیے ''طور'' پر لے جایئے۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑ دے گا اور وہ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ''ہر ٹیلے سے (اتر اتر کر) بھاگے آ رہے ہوں گے۔'' ان کے پہلے لوگوں (ہجوم کے شروع کے حصے) کا گزر بحیرۂ طبریہ سے ہوگا، وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ جب ان کے پچھلے افراد گزریں گے تو کہیں گے: کبھی اس مقام پر پانی بھی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور ہی پر) موجود ہوں گے۔ (یاجوج ماجوج کی وجہ سے کہیں آ جا نہیں سکیں گے اس لیے خوراک کی شدید قلت ہو جائے گی) حتی کہ انھیں ایک بیل کا سر اس سے بہتر معلوم ہوگا جتنا تمھیں آج کل سو اشرفیوں کی رقم اچھی لگتی ہے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ کی طرف توجہ

فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے۔) تب اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا، چنانچہ وہ سارے کے سارے ایک ہی بار مر جائیں گے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑ سے) اتریں گے تو دیکھیں گے کہ ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں جو ان کی بدبو، ان کی سڑاند اور ان کے خون سے آلودہ نہ ہو۔ وہ اللہ کی طرف توجہ فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے) تو اللہ ایسے پرندے بھیج دے گا جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان (کی لاشوں) کو اُٹھا اُٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ان پر ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے نہ اینٹوں کے مکان میں بچاؤ ہوگا، نہ خیمے میں۔ وہ (بارش) زمین کو دھوکر آئینے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم ہوگا: اپنے پھل اُگا اور برکت دوبارہ ظاہر کر دے۔ ان دنوں ایک جماعت ایک انار کھائے گی تو سب افراد سیر ہو جائیں گے اور اس کا چھلکا ان سب کو سایہ کر سکے گا۔ اللہ دودھ والے جانوروں میں اتنی برکت دے گا کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی سے ایک بڑی جماعت کا گزارہ ہو جائے گا۔ اور ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔ اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک بڑے کنبے کو کافی ہوگی۔ وہ اسی انداز سے (خوش گوار اور بابرکت ایام گزار رہے) ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک خوش گوار ہوا بھیج دے گا۔ وہ ان کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ اور باقی ایسے لوگ رہ جائیں گے جو اس طرح (سرعام) جماع کریں گے جس طرح گدھے جفتی

قال اللہ تعالیٰ

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رُک جایا کرو“

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

(مارچ ۱۹۲۵ء ---- فروری ۲۰۰۴ء)

تحقیق ونظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک ۱۰۹/۷R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد ، پاکستان

نام کتاب : مشکوۃ المصابیح (جلد چہارم)

مصنف : امام ابو عبداللہ ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح : مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و نظر ثانی : حافظ ناصر محمود انور

ناشر : مکتبہ محمدیہ

٥٤٧٤ - (١١) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ -، مَعَهٗ جَنَّتُهٗ وَنَارُهٗ، فَنَارُهٗ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهٗ نَارٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دجّال کی بائیں آنکھ کانی ہو گی (اس کے جسم پر) کثرت کے ساتھ بال ہوں گے' اس کے ہمراہ اس کی جنّت اور اس کی دوزخ ہو گی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت) جنّت ہو گی اور جنّت (دراصل) دوزخ ہو گی (مسلم)

٥٤٧٥ - (١٢) **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ، وَاللهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطِطٌ -، عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ -، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ، اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثٍ يَمِيْنًا، وَعَاثٍ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوْا». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: «اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ! قَالَ: «كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ، فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى -، وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا -، وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ -، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ - رَمْيَةَ الْغَرَضِ -، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ -، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفْسِهٖ اِلَّا مَاتَ -، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ، فَيَطْلُبُهٗ - حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ - فَيَقْتُلُهٗ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى اِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللهُ اِلٰى عِيْسٰى: اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ -، فَحَرِّزْ - عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللهُ

يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةِ،
فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ وَيَقُوْلُ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ، ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى
جَبَلِ الْخَمَرِ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
1 فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَماً، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ
اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْراً مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ —، فَيَرْغَبُ
2 نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ —، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ — فِيْ رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى —
3 كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِى
4 الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ — وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ،
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْراً كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ —، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ
«تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ —، وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ
يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَراً لَا يَكُنُّ — مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ —، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا
كَالزَّلَفَةِ —، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِى الرِّسْلِ —، حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي
الْفِئَامَ — مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِى الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي
الْفَخِذَ — مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحاً طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ،
فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ،
فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ: «تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ:
سَبْعَ سِنِيْنَ». رَوَاهُمَا التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۷۵: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کیا آپؐ نے بتایا کہ اگر میری موجودگی میں اس کا خروج ہوا تو میں تمہاری جانب سے بھی اس پر دلیل کے ساتھ غالب آ جاؤں گا اور اگر اس کا خروج میری عدم موجودگی میں ہوا تو ہر شخص اپنی جانب سے اس کے ساتھ مقابلہ کرے اور ہر مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہو گا بلاشبہ دجّال' جوان گھنگریالے بالوں والا ہو گا۔ اس کی (ایک) آنکھ پھولی ہوئی ہو گی گویا کہ میں اس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ سمجھتا ہوں' تم میں سے جس شخص سے اس کی ملاقات ہو جائے وہ اس پر سورتِ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ کر دم کرے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ اس پر سورتِ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے اس لئے کہ ان آیات کے سبب تمہیں اس کے فتنے سے بچاؤ حاصل ہو گا' وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر نکلے گا وہ دائیں بائیں فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم نے ثابت قدم رہنا ہو گا۔ (نواسؓ) ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپؐ

نے جواب دیا، چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک جمعہ کے برابر اور بقیہ دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہو گا، کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کریں گی؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، تم نے نماز کے اوقات کا اندازہ لگانا ہو گا۔ ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کس قدر تیز رفتاری سے گھومے گا؟ آپؐ نے فرمایا، اس بارش کی مانند جس کو پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ لوگوں کے پاس جائے گا، انہیں اپنی جانب دعوت دے گا۔ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے وہ بادلوں کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسنے لگ جائے گی اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اُگائے گی۔ لوگوں کے چارپائے جب شام کو ان کے پاس آئیں گے تو ان کی کہان پہلے سے کہیں زیادہ بڑی ہو گی اور ان کے پستان دودھ سے بہت زیادہ بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو باہر نکلے ہوئے ہوں گے، اس کے بعد دجّال (کچھ) لوگوں کے پاس جائے گا انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات (ماننے) سے انکار کر دیں گے۔ جب وہ وہاں سے جائے گا تو وہ خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ مال و دولت سے خالی ہو جائیں گے اور اس کے بعد دجّال بے آباد زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے اُگل دے چنانچہ زمین میں چھپے ہوئے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں (اپنے امیر کے پیچھے رواں دواں رہتی ہیں) اس کے بعد وہ دجال ایک شخص کو بلائے گا جو بھرپور جوانی والا ہو گا، تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا (دونوں ٹکڑوں کے درمیان فاصلہ) تیر مارنے کی جگہ سے نشانے تک کے برابر ہو گا۔ دجال پھر اسے ملائے گا تو وہ (اس کی جانب) مسکراتا ہوا ٹہلتا ہوا آئے گا۔ وہ دجال اسی حالت میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے، وہ دمشق (شہر) کی مشرقی جانب سفید مینار کے قریب اتریں گے، انہوں نے گیرو رنگ کی دو چادریں زیب تن کی ہوں گی اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے۔ سر نیچے کرتے وقت ان کے سر سے (پانی کے) قطرات گریں گے اور سربلند کرتے وقت موتیوں کی مانند قطرات لڑھکتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ یہ ناممکن ہو گا کہ کوئی کافر عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا کو محسوس کرے اور وہ مر نہ جائے، ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نظر تک جائے گی چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے "لُدّ" شہر کے دروازے پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس جائیں گے جن کو اللہ نے دجّال سے تحفظ دیا تھا وہ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنّت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام ابھی ایسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی کریں گے کہ میں نے ایسے پہاڑ سے بندوں کو باہر نکالا ہے کہ کوئی شخص بھی ان کے ساتھ نبرد آزما نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ میرے بندوں کو طور (پہاڑ) میں محفوظ کر لیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو نکالے گا (وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق دوڑتے ہوئے آئیں گے) اور "وہ اونچی جگہوں سے دوڑتے ہوئے آئیں گے" ان کا پہلا دستہ بحیرہ "طَبَرِیّہ" کے پاس سے گزرے گا، وہ اس میں موجود تمام پانی کو پی کر ختم کر دیں گے اور جب ان کا آخری دستہ گزرے گا تو وہ (اس خیال کا) اظہار کریں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا، اس کے بعد وہ چلیں گے یہاں تک کہ وہ جبلِ خَمَر

تک پہنچ جائیں گے جو بیتُ المَقدِس کا ایک پہاڑ ہے اور وہ (بلند آواز سے) کہیں گے کہ ہم نے زمین پر (آباد) سب مخلوق کو ختم کر دیا ہے' چلو (اب) ہم آسمان میں موجود مخلوق کو بھی موت سے ہمکنار کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیروں کو آسمان کی جانب پھینکیں گے' اللہ تعالیٰ ان کی جانب سے پھینکے گئے ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس بھیجے گا اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء محصور ہو جائیں گے یہاں تک کہ (اسبابِ معیشت کی تنگی کی وجہ سے) بیل کا سر ان کے نزدیک تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر ہو گا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا داخل کر دیں گے' وہ سب کے سب موت سے ہم کنار ہو جائیں گے جیسے کوئی شخص موت سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء میدانی علاقے میں اتریں گے' زمین پر ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہ ہو گی جو یاجوج اور ماجوج کی چربی اور بدبو سے خالی ہو۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ایسے پرندے اتاریں گے جن کی گردنیں خراسانی نسل کے اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہوں گی وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پرندے ان کی لاشوں کو نَہْبَلُ (مقام) پر پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں' ان کے تیروں' ان کے ترکشوں کو سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو تمام گھروں پر برسے گی خواہ وہ اینٹوں کے بنے ہوئے ہوں یا اونی خیمے ہوں اس بارش سے زمین دھل کر آئینے کی مانند شفاف ہو جائے گی۔ اس کے بعد زمین کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنے پھل اگائے اور اپنی برکات نچھاور کرے۔ ان دنوں ایک جماعت کے لیے ایک انار کافی رہے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں آرام کر سکیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی رہے گا اور ایک بکری کا دودھ مختصر خاندان کے لیے کافی رہے گا'وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عمدہ قسم کی ہوا بھیجے گا' وہ ان کی بغلوں میں داخل ہو جائے گی اور تمام مومنوں اور مسلمانوں کو موت کے حوالے کر دے گی (پھر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو زمین پر گدھوں کی مانند نفسانی خواہشات کی تکمیل کریں گے چنانچہ ان پر قیامت قائم ہو گی (مسلم) البتہ روایت کے یہ الفاظ کہ "پرندے ان کی لاشوں کو نَہبل مقام پر پھینک دیں گے" سے "سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے" کو امام مسلمؒ نے ذکر نہیں کیا (ان دونوں روایتوں کو ترمذی نے ذکر کیا ہے)

وضاحت: آپؐ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں دجّال آیا تو میں اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا یہ اس وقت فرمایا جب آپؐ کے علم میں نہ تھا کہ وہ آپؐ کے زمانہ میں خروج نہیں کرے گا' اسی لئے آپؐ نے اس کی علامات ذکر کی ہیں کہ جب ایک دن سال کے برابر ہو گا تو اس دن کی نمازیں اندازے کے ساتھ ادا ہوں گی ہر دو نمازوں کے درمیان جس قدر عام طور پر وقت ہوتا ہے اتنا وقت گزارنے کے بعد دوسری نماز کا وقت ہو جائے گا پھر اسے ادا کیا جائے گا یہ ہرگز مقصود نہیں کہ اس دن میں صرف پانچ نمازیں ادا کی جائیں گی۔

دجّال کا زمین کو حکم دینا کہ وہ اپنا خزانہ نکالے اور وہ خزانہ نکال دے گی یا نوجوان کو قتل کرنے کے بعد زندہ

بزرگان امت نے بھی یہی لکھا ہے کہ آنے والا نبی اسی امت میں سے آئے گا۔
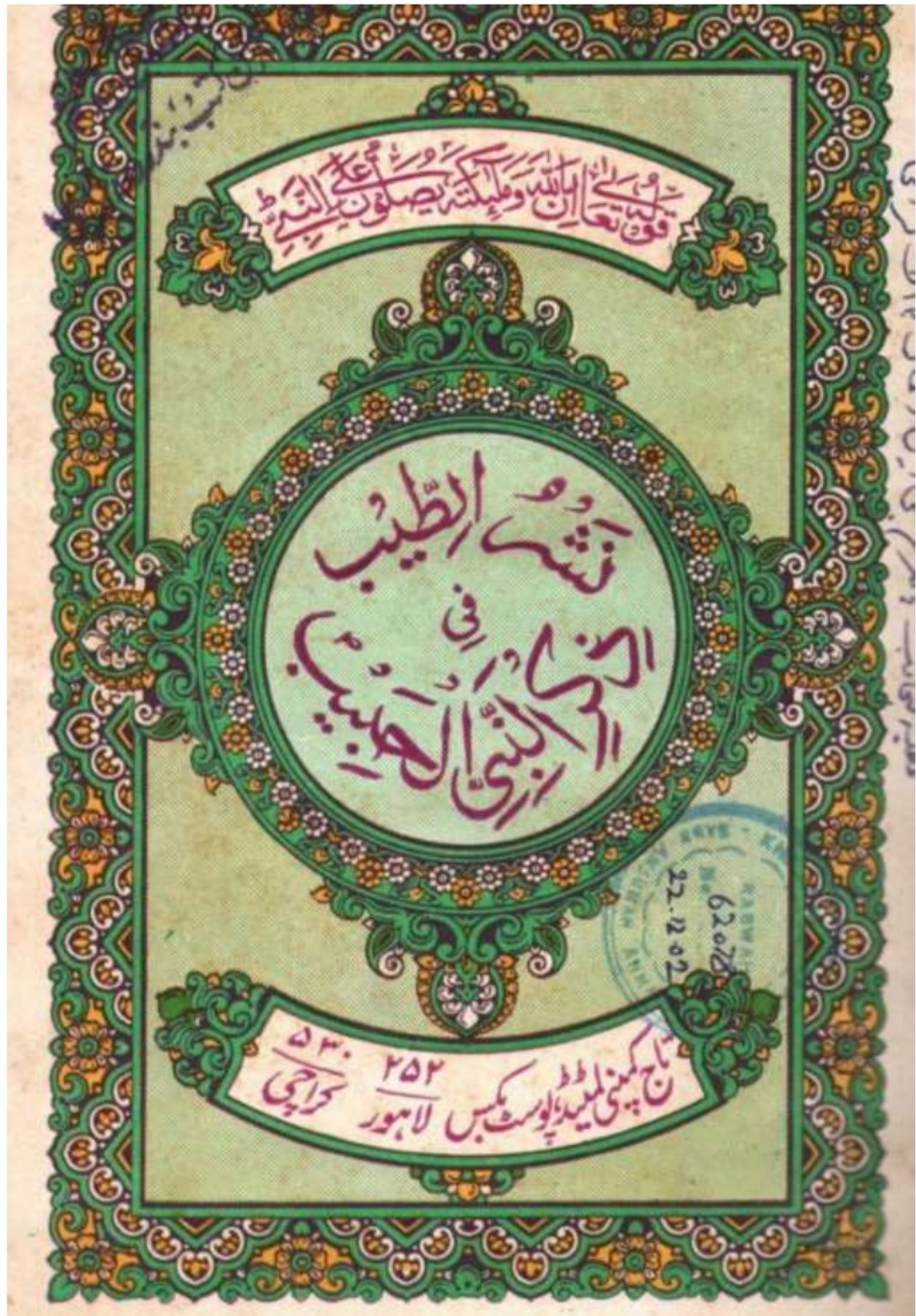
عرض کیا کہ احمد کون ہیں ارشاد ہوا اے موسیٰ قسم ہے اپنے عزت وجلال کی میں نے
کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو اُن سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو میں نے
ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ آسمان وزمین اور شمس وقمر پیدا کرنے سے
بیس لاکھ برس پہلے لکھا تھا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ جنت میری تمام
مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ محمدؐ اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جاویں (پھر
امت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب مجھ
کو اس امت کا نبی بنا دیجئے ارشاد ہوا اس امت کا نبی اسی میں سے ہوگا عرض
کیا کہ تو مجھ کو ان (محمدؐ) کی امت میں سے بنا دیجئے ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہو گئے
وہ پیچھے ہوں گے البتہ تم کو اور ان کو دار الجلال (جنت) میں جمع کر دوں گا روایت
کیا اس کو حلیہ میں (کذا فی الرحمۃ المھداۃ) مجموعہ ان روایات سے آپ کا افضل الخلق
ہونا حق تعالیٰ کے ارشاد سے خود آپ کے ارشاد سے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام
کے ارشاد سے صحابہ کے ارشاد سے صریحاً بھی اور امامت انبیاء و ملائکہ و ختم
نبوت و خیریت امت وغیرہ سے استدلالاً بھی ثابت ہے اور اس فصل کے قبل
کی دو فصلوں میں اور بالکل شروع کتاب کی دو فصلوں میں بھی متعدد روایتوں
سے یہ امر کالتصریح ثابت ہے۔

مِنَ الْقَصِيْدَة

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ۞ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

۱؎ آپ اسم بامسمیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سردار دنیا و آخرت جن و انس کے اور سردو فریق عرب و عجم کے ہیں

﴿ وانك لعلى خلق عظيم ﴾

﴿ الجزء الاول ﴾

من

﴿ كفاية الطالب اللبيب • في خصائص الحبيب ﴾

• المعروف •

بالخصايص الكبرى

للشيخ الامام العلامة الهمام حافظ عصره و وحيد دهره ابي الفضل جلال الدين

عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي الشافعي المتوفى سنة احدى عشرة وتسعمائة

تغمده الله تعالى بالرحمة والرضوان واسكنه فسيح الجنان

الناشر

المكتبة النورية الرضوية ◎ لائلپور پاکستان

وينهون عن المنكر ويؤمنون بالكتاب الاول والكتاب الآخر ويقاتلون اهل الضلالة حتى يقاتلوا الاعور الدجال فقال موسى رب اجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم . قال كعب فانشدك الله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب اني اجد امة هم الحمادون رعاة الشمس المحكمون اذا ارادوا امرا قالوا نفعله ان شاء الله فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم . قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب اني اجد امة اذا اشرف احدهم على شرف كبر الله واذا هبط واديا حمد الله الصعيد لهم طهور والارض لهم مسجد حيث ما كانوا يتطهرون من الجنابة طهورهم بالصعيد كطهورهم بالماء حيث لا يجدون الماء غر محجلون من آثار الوضوء فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم . قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني اجد امة مرحومة ضعفاء يرثون الكتاب واصطفيتهم فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات ولا اجد احدا منهم الا مرحوما فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم . قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب اني اجد في التوراة امة مصاحفهم في صدورهم يلبسون الوان ثياب اهل الجنة يصفون في صلاتهم كصفوف الملائكة اصواتهم في مساجدهم كدوي النحل لا يدخل النار منهم احد الا من برئ من الحسنات مثل ما برئ الحجر من ورق الشجر فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم . فلما عجب موسى من الخير الذي اعطاه الله محمدا وامته قال ياليتني من امة احمد فاوحى الله اليه ثلاث آيات يرضيه بهن يا موسى اني اصطفيتك على الناس برسالاتي وبكلامي الآية فرضي موسى كل الرضا .

واخرج ابو نعيم عن سعيد بن ابي هلال ان عبد الله بن عمرو قال لكعب الاحبار اخبرني عن صفة محمد صلى الله عليه وسلم وامته قال اجدهم في كتاب الله ان احمد وامته حمادون يحمدون الله على كل خير وشر يكبرون الله على كل شرف ويسبحون الله في كل منزل نداؤهم في جو السماء لهم دوي في صلاتهم كدوي النحل على الصخر يصفون في الصلاة كصفوف الملائكة ويصفون في القتال كصفوفهم في الصلاة اذا غزوا في سبيل الله كانت الملائكة بين ايديهم ومن خلفهم برماح شداد اذا احضروا الصف في سبيل الله كان الله عليهم مظلا واشار بيده . كما تظل النسور على وكورها لا يتأخرون زحفا ابدا حتى يحضرهم جبرئيل عليه السلام .

واخرج ابو نعيم في (الحلية) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله الى موسى نبي بني اسرائيل انه من لقيني وهو جاحد باحمد ادخلته النار قال يا رب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اكرم علي منه كتبت اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات والارض ان الجنة محرمة على جميع خلقي حتى يدخلها هو وامته قال ومن امته قال الحمادون يحمدون صعودا وهبوطا وعلى كل حال يشدون اوساطهم ويطهرون اطرافهم صائمون بالنهار رهبان بالليل اقبل منهم اليسير وادخلهم الجنة بشهادة ان لا اله الا الله قال اجعلني نبي تلك الامة قال نبيها منها قال اجعلني من امة ذلك النبي قال استقدمت واستأخر ولكن ساجمع بينك وبينه في دار الجلال .

و اخرج ابو نعیم في (الحلية) عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اوحی الله الی موسی نبی بنی اسرائیل انه من لقینی و هو جاحد باحمد ادخلته النار قال یارب و من احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علي منه کتبت اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات و الارض ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی ید خلها هو وامته قال و من امته قال الحماد و ن یحمدون صعود او هبو طا وعلی کل حال یشد ون او ساطهم و یطهر و ن اطرافهم صائمون بالنهار رهبان باللیل اقبل منهم الیسیر وادخلهم الجنة بشهادة ان لا اله الا الله قال اجعلنی نبي تلك الامة قال نبیها منها قال اجعلنی من امة ذلك النبی قال استقد مت و استأخر و لکن ساجمع بینك و بینه في دار الجلال ۔
(الخصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 12)

ابو نعیم نے "حلیہ" میں حضرت انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد مجتبیٰ کا منکر ہے تو میں اُسے جہنم میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب! احمد کون ہیں؟ فرمایا:۔ "میں نے کسی مخلوق کو اُن سے بڑھ کر مکرم نہیں بنایا۔ اور میں نے اُن کا نام تخلیق آسمان وزمین سے پہلے عرش پر لکھا۔ بلاشبہ میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک وہ اُن کی امت میں داخل نہ ہو۔" موسیٰؑ نے کہا اُن کی امت کیسی ہے؟ فرمایا وہ بہت زیادہ حمد کرنے والی امت ہے جو چڑھتے اور اُترتے ہر حال میں خدا کی حمد کرنے والی ہے۔ وہ اپنی کمریں باندھیں گے اور اعضاء کو پاک کریں گے۔ وہ دن میں روزہ دار اور شب میں ذکر واذکار اور عبادت گزار ہوں گے اُن کے قلیل عمل کو قبول کروں گا اور لا الہ الا اللہ کی شہادت پر ان کو جنت میں داخل کروں گا عرض کیا اس امت کا نبی مجھے بنادے؟ فرمایا اس امت کا نبی اُنہیں میں سے ہو گا۔ عرض کیا مجھے اُس نبی کا امتی بنادے! فرمایا تمہارا زمانہ پہلے ہے اور اُن کا زمانہ آخر میں، لیکن بہت جلد میں تم کو اور ان کو بیت الجلیل میں یک جا کر دوں گا۔

Abu Naeem quoting in Hulya has narrated from Hazrat Anas, Allah be pleased with him, that the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has said:- Allah the exalted revealed to Moses, peace be upon him, the Prophet of Israelites, that any person who meets me while denying Ahmad Mujtaba, I shall cast him into Hell. Moses, peace be upon him, enquired, who is Ahmad? Allah said, I have not made any of the creation more honoured than him, and I did write his name on the Throne before the creation of the heaven and earth. No doubt, the entire creation has been barred from Paradise, until it enters in his Ummah. Moses enquired what kind of Ummah he has. Allah said, that Ummah is praising extensively who is eulogizing God in each state of affairs whether progressing or retrogressing. They will grid up their loins and purify their organs.They would keep fasts during day

and shall spend night in remembering God and worshipping Him. I shall accept the least of their action, and shall made them enter Paradise on their bearing witness of ' There is no God but Allah'. Moses begged Allah to make him a Prophet of this Ummah. Allah said, the Prophet of this Ummah would be from among themselves. Moses requested to make him a follower of that Prophet. Allah said, your period is of the past and their age is of the last. However, I shall gather you together with them soon in Baitul Jaleel.

(Al Khasais ul Kubra vol 1 page 12)

In "Hulya" zitiert Abu Naim eine Überlieferung von Hadhrat Anas[ra], wonach der Heilige Prophet[saw] sagte: "Dem Propheten der Juden, Moses[as] offenbarte Gott, Der Erhabene: 'Wenn Mich jemand in dem Zustand trifft, in dem er den Erwählten Ahmad leugnet, so werde Ich ihn in die Hölle führen.' Moses fragte darauf: 'O Gott, wer ist dieser Ahmad? ' Gott sagte: 'Keinem Wesen meiner Schöpfung gebührt mehr Ehre als ihm und sein Name wurde vor der Erschaffung von Himmel und Erde auf den Thron geschrieben. Keiner unter Meiner Schöpfung wird in das Paradies eingehen, solange er nicht zu seiner Gefolgschaft (Umma) gehört. ' Moses fragte: 'Wie ist seine Gefolgschaft? ' Er (Gott) sagte: 'Diese Umma lobpreist Gott in besonderem Maße; sie lobpreisen ihn immer, ob im Zustand des Aufstiegs oder im Zustand des Niedergangs. Sie werden zum Aufbruch bereit sein und ihre Körperteile reinigen. Am Tage werden sie fasten und die Nächte werden sie in Lobpreisung und Anbetung Gottes verbringen. Ich werde jede Tat von ihnen annehmen, mag sie auch noch so klein sein. Und ob ihrer Bezeugung, La ilaha ilallah (niemand ist anbetungswürdig außer Allah), werde ich sie ins Paradies einführen.' Moses bat Gott: 'Mache mich zu einem Propheten dieser Umma!' Gott sagte darauf: 'Ihr Prophet wird aus dieser Umma selbst sein.' Darauf flehte Moses zu Gott: 'Mache mich zu einem der Gefolgsleute dieser Umma.' Gott sagte: 'Deine Zeit liegt vor ihrer Zeit, aber bald werde ich dich mit ihnen im Bait-ul-Jalil (Ein besonderer Platz im Himmel).'"

(Al Khasais ul Kubra Bd 1 Seite 12)

جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

تذکرۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسہیل

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

کاوش

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب فاروقی

استاذ مدرسہ باب الاسلام مسجد برنس روڈ کراچی

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد۔ اردو بازار۔ کراچی

فون ۷۷۲۵۶۷۳

حق تعالیٰ کی ثنا کے بعد اپنے اپنے فضائل بیان کئے۔ جب حضور ﷺ کے خطبہ کی نوبت آئی جس میں آپ ﷺ نے اپنا رحمۃ للعالمین ہونا اور سارے انسانوں کی طرف مبعوث ہونا اور اپنی اُمّت کا خیر الامم وامۃ وسط ہونا اور اپنا خاتم النبین ہونا بھی بیان فرمایا اس کو سن کر ابراہیم علیہ السلام نے سب انبیاء علیہم السلام کو خطاب کر کے فرمایا کہ بھذا فضلکم محمد ﷺ یعنی ان ہی فضائل سے محمد تم سے بڑھ گئے۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہ ارشاد بزار اور حاکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(کذافی المواہب)

چوتھی روایت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو انبیاء پر بھی فضیلت دی اور آسمان والوں (فرشتوں) پر بھی فضیلت دی ہے۔

(دارمی کذافی المشکوۃ)

پانچویں روایت: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: بنی اسرائیل کو بتادو کہ جو شخص مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (ﷺ) کا انکار کرنے والا ہوگا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: احمد (ﷺ) کون ہیں؟ ارشاد ہوا موسیٰ! قسم ہے اپنی عزّت و جلال کی میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک ان سے زیادہ عزّت والی ہو، میں نے آسمان وزمین شمس و قمر پیدا کرنے ۲۰ لاکھ سال پہلے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا تھا۔ قسم ہے اپنی عزّت وجلال کی کہ جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ محمد ﷺ اور ان کی اُمّت اس میں داخل نہ ہوجائے (پھر اُمّت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! مجھ کو اس اُمّت کا نبی بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا! اس اُمّت کا نبی اسی میں سے ہوگا۔ عرض کیا! تو مجھ کو ان (محمد ﷺ) کی اُمّت میں سے بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا! تم پہلے ہو گئے۔

وہ بعد میں آئیں گے۔ البتہ تم کو اور ان کو دار الجلال (جنت) میں اکٹھا کر دوں گا۔

(حلیہ کذافی الرحمۃ المہداۃ)

ان تمام روایات سے آپ ﷺ کا افضل الخلق ہونا اللہ تعالیٰ کے خود اپنے، انبیاء اور فرشتوں کے ارشاد سے ثابت ہوتا ہے۔

من القصیدہ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ۔۔۔ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَم

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ۔۔۔ وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَم

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ ۔۔۔ حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَم

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ ۔۔۔ وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

① آپ ﷺ اسم بامسمیٰ حضرت محمد (ﷺ) ہیں جو دنیا و آخرت و جن و انس اور عرب و عجم کے سردار ہیں۔

② آپ ﷺ کو ذات بابرکات کی طرف جو خوبیاں (اللہ تعالیٰ کی خوبیوں کے علاوہ) چاہے تو منسوب کر دے وہ سب قابل تسلیم ہوں گی۔ آپ ﷺ کی قدر عظیم کی طرف تو جو بڑائیاں چاہے نسبت کر دہ سب صحیح ہوں گی۔

③ کیونکہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کے فضل کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ کوئی اپنی زبان کے ذریعہ ظاہر و بیان کر سکے۔

④ پس ہماری فہم اور علم کی انتہا یہ ہے کہ آپ ﷺ بڑے عظیم درجہ کے بشر ہیں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق انسان اور فرشتوں سے بہتر ہیں۔

ترجمان السنة

عربی - اردو

جلد اوّل

دورِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق جدید عنوانات اور قدیم مباحث کے ہمراہ

احادیثِ طیبہ کا جامع و مستند عظیم الشان مجموعہ

تالیف

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

اُستاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

ادارہ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ـــ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور
فون ۷۳۲۴۴۱۲، فیکس ۷۳۲۴۸۹۵-۴۲-۹۲

★ ـــ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون ـــ ۷۲۳۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

★ ـــ موہن روڈ
چوک اردو بازار، کراچی فون ۷۷۲۲۴۰۱

مبتلا ہو کہ یہاں بھی کسی شفاخانہ کے قیام کی حاجت ہے؟ کیا ایسی صحت و تندرستی کے ماحول میں بیماروں کے قیام کے لئے مکانات ڈاکٹروں اور شفاخانوں کا وجود مقامی ضروریات میں داخل سمجھا جائے گا اور اگر یہ بھی فرض کر لو کہ اس خطہ کے باشندوں کو علم طب کی باضابطہ تعلیم دی گئی ہو تو کیا یہ شکوہ بجا ہو گا کہ جس طرح فلاں ملک کے لئے ڈاکٹر مقرر کر کے بھیجا گیا ہے ہمارے لئے بھی اسی طرح ڈاکٹر کیوں نہیں بھیجا گیا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم گمراہی کے بعد تشریف لا کر صرف خدائی آیات پڑھ کر ہی نہیں سنائیں بلکہ اس کو سمجھا بھی دیا اور اس پر پریکٹیکل طور سے عمل بھی کرا دیا ہے۔ اس لئے اب آپ کی اس ہمہ گیر تعلیم کے بعد اول تو یہ ممکن ہی نہیں کہ جراثیم کفر اس طرح غالب آجائیں کہ عالم کی صحت عامہ کسی بیرونی ڈاکٹر کی محتاج ہو جائے دوم ان کو اس حد تک اصول طب کی تعلیم بھی دیدی گئی ہے کہ اگر کہیں کفر سر نکالے تو اس کا آئینی علاج وہ خود کر سکتے ہیں اگر اس پر وہ کاربند نہ ہوں تو یہ ان کا قصور رہے گا۔ پس یہ بڑی غلط فہمی ہے کہ ختم نبوت کو کمالات کے ختم کے ہم معنی سمجھ لیا گیا ہے۔ ہمارے اس بیان سے روشن ہو گیا کہ نبوۃ کا ختم ہونا تو خدائی نعمت کے اتمام اور دین کے انتہائی ارتقاء و عروج کی دلیل ہے البتہ کمالات و برکات کا خاتمہ بلاشبہ محرومی اور بڑی محرومی ہے مگر یہ روایات سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کے کمالات تمام امتوں سے زیادہ ہیں اور اتنے زیادہ ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی کو بھی اس امت کے کمالات سن کر تمنا ہو سکتی ہے کہ وہ بھی اس امت کے ایک فرد ہوتے۔

خفاجی نسیم الریاض کی شرح میں حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی جو شخص احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کر کے میرے پاس آئے گا میں اُسے دوزخ میں ڈال دوں گا انھوں نے عرض کیا یا رب احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ ارشاد ہوا یہ وہ ہیں جن سے زیادہ مجھے اپنی مخلوق میں کوئی عزیز نہیں۔ زمین و آسمان سے قبل ہی میں نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ساتھ عرش پر لکھ دیا تھا اور یہ بات طے کر دی تھی کہ جب تک وہ اور ان کی امت جنت میں داخل نہ ہو لیں کوئی اور جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس امت کے اوصاف پوچھے۔ ارشاد ہوا کہ وہ امت ہر وقت ہماری تعریف کرے گی بلندی پر چڑھے گی تو تعریف کرتی ہوئی پستی میں اترے گی تو تعریف کرتی ہوئی غرض ہر حال میں ہماری حمد و ثنا کرے گی۔ اپنی کمریں باندھنے والی اپنے اعضاء دھونے والی، دن کی روشنی میں شیر کی طرح (بہادر) اور رات کی تاریکیوں میں راہب صفت ہوگی۔ ان کا تھوڑا سا عمل میں قبول کروں گا اور کلمۂ شہادت پر انھیں جنت میں داخل کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ تو مجھے اسی امت کا نبی بنا دے ارشاد ہوا کہ اس کا نبی تو خود ان ہی میں سے ہو گا۔ عرض کیا اچھا تو پھر اس نبی کی امت ہی میں بنا دے۔ ارشاد ہوا کہ تم ان سے پہلے ہو وہ تمہارے بعد آئیں گے البتہ میں اپنے دار جلال میں تمہیں اُن کے ساتھ جمع کر دوں گا۔[1]

مسند ابو داؤد طیالسی و احمد اور ابو یعلیٰ میں ہے۔

کادت هذه الامة ان تكونوا انبياء كلها۔	یہ امت مجموعی اعتبار سے بلحاظ کمالات انبیاء ہونے کے قریب ہے۔

[1] خفاجی فرماتے ہیں رواہ ابو نعیم فی الحلیہ وورد بمعناہ من طرق کثیرۃ کما فی الخصائص (نسیم الریاض ج ۱ ص ۴۳۳)

الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ اجْعَلْنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلْنِي

مِنْ أُمَّةِ ذَلِكَ النَّبِيِّ قَالَ اِسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرَ وَلَكِن سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِي دَارِ الْجَلَالِ

(المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه ، المقصد الرابع فی المعجزات و الخصائص ، الفصل الثانی فيما خصه الله .... خصائص امته ﷺ ، باب من فضائل امته ، جلد 2 صفحه 708)

حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی بنی اسرائیل کو اطلاع دو کہ جو شخص مجھے اس حال میں ملا کہ وہ احمد علیہ سلام سے جھگڑا کرتا تھا میں اسے آگ میں داخل کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ سلام نے کہا اے میرے رب! احمد کون ہیں؟ فرمایا میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ معزز پیدا نہیں کی۔ میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھ دیا ہوا ہے، قبل اس کے کہ میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتا۔ یقیناً جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ میں انہیں اور انکی امت کو اس میں داخل نہ کر دوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس کی امت کون ہے؟ فرمایا حمد کرنے والے، وہ بلندی چڑھتے ہوئے اور نیچے اترتے ہوئے اور ہر حال میں حمد کریں گے، دین کی خدمت کے لیے کمربستہ ہوں گے اور انکے پہلو صاف ہوں گے۔ دن کو روزے رکھیں گے اور راتوں کو عبادت کرنے والے ہوں گے۔ میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کروں گا اور ان کے صرف لا إله إلا الله کہنے والوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا مجھے اس امت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انکا نبی ان میں سے ہو گا۔ عرض کیا مجھے اس نبی کی امت میں سے بنا دے۔ فرمای اتو پہلے ہو چکا اور وہ بعد میں آئیں گے لیکن میں تمہیں اور انہیں دار الجلال میں اکٹھا کر دوں گا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا مُوسَى يَمْشِي ذَاتَ يَوْمٍ فِي الطَّرِيقِ فَنَادَاهُ الْجَبَّارُ يَامُوسَى فَالْتَفَتَ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ نَادَاهُ الثَّانِيَةَ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَا أَحَدًا فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ ثُمَّ نُودِيَ الثَّالِثَةَ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ إِنِّي أَنَا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَقَالَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُوسَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا مُوسَى أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْكُنَ فِي ظِلِّ عَرْشِيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي يَا مُوسَى كُنْ لِلْيَتِيمِ كَأَبِ الرَّحِيمِ وَ كُنْ لِلْأَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوْفِ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ ارْحَمْ تُرْحَمْ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ كَمَا تُدِيْنُ تُدَانُ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ نَبِّئْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ أَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِي وَ هُوَ جَاحِدٌ بِأَحْمَدَ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَلَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلِي وَ مُوْسَى كَلِيمِي قَالَ وَ مَنْ أَحْمَدُ قَالَ يَا مُوسَى وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ بِأَلْفَى أَلْفِ سَنَةٍ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي إِنَّ الْجَنَّةَ لَمُحَرَّمَةٌ عَلَى جَمِيْعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتُهُ قَالَ مُوْسَى وَ مَنْ أُمَّتُهُ قَالَ اَلْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ صُعُوْدًا وَ هُبُوْطًا وَ عَلَى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ أَوْسَاطَهُمْ وَ يُطَهِّرُوْنَ أَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ وَ أَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ مُوْسَى يَا رَبِّ اجْعَلْنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ فَاجْعَلْنِي مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ اسْتَقْدَمْتَ وَ اسْتَأْخَرَ سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ فِي دَارِ الْجَلَالِ

(الرحمة المهداة الی من یرید زیادة العلم علی احادیث المشکاة (نواب نور الحسن خان) کتاب الفتن باب ثواب هذه الامة جلد1 صفحه 337, 338)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کہیں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ اے موسیٰ! حضرت موسیٰؑ نے آواز سن کر دائیں بائیں دیکھا انہیں کوئی نظر نہ آیا۔ پھر دوسری دفعہ ان کو آواز آئی۔ اے موسیٰ بن عمران! اس پر پھر انہوں نے دوبارہ ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے موسیٰؑ ڈر گئے۔ کندھے کا گوشت کانپنے لگا یعنی جسم میں جھرجھری سی محسوس ہوئی کہ نہ معلوم کہاں سے یہ آواز آرہی ہے۔ تیسری دفعہ پھر آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر موسیٰؑ لبیک لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اپنا سر اٹھا۔

حضرت موسیٰؑ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں کہ تو میرے عرش کے سایہ کے نیچے آرام کرے جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔ اس لئے تم یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ بیوہ کے لئے محبت کرنے والے خاوند کی طرح ہو جاؤ۔ اے موسیٰ! رحم کر تا کہ تجھ پر رحم کیا جاوے۔ اے موسیٰ! جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو بتا دو کہ جو بھی میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس نے حضرت احمد علیہ السلام کا انکار کیا ہو گا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ خواہ وہ میرے خلیل ابراہیم ہی کیوں نہ ہوں یا میرے کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! مخلوق میں سے مجھے اس سے زیادہ پیارا کوئی نہیں لگتا میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ میں نے آسمان و زمین، شمس و قمر کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! محمد اور اس کی امت سے پہلے کسی کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس عظمت اور جلال والے نبی کی امت میں کیسے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ بلندیوں پر چڑھتے اور اترتے اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہیں گے۔ ان کے پہلو پاکیزہ ہوں گے، دن کو روزہ رکھیں گے اور راتیں رہبانیت کی حالت میں گزاریں گے میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کر لوں گا۔ صرف لا الہ الا اللہ کی شہادت دینے پر ان کو جنت میں لے جاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے رب! مجھے اس امت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس امت کا نبی اسی امت میں سے ہو گا۔ پھر موسیٰؑ نے کہا مجھے اس امت کا ایک فرد ہی بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا زمانہ پہلے ہے، وہ نبی بعد میں آئے گا۔ اس لئے تو اس نبی کا امتی بھی نہیں بن سکتا۔ البتہ اگلے جہاں میں دار الجلال اور جنت الفردوس میں اس نبی کی معیت تجھے عطا کروں گا۔

حضرت انسؓ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کر دو کہ جو شخص مجھے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (ﷺ) کا منکر ہو گا تو میں اس کو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ۔ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ابْنُ شَبِيْبِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ کتاب الجنائز باب ما جاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول اللہ ذکر وفاتہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ جنت میں اس کے لئے ایک انّا ہے۔ اور فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔

یہ واقعہ وفات ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۹ھ میں ہوا۔ اور آیت خاتم النبیین ۵ھ میں نازل ہوئی۔ گویا آیت خاتم النبیین کے نزول کے چار سال بعد حضورؐ فرماتے ہیں کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ گویا حضورؐ کے نزدیک اس کا نبی نہ بننا اس کی موت کی وجہ سے ہے نہ کہ انقطاع نبوت کے باعث اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کا مطلب یہ سمجھتے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو آپؐ کو یہ فرمانا چاہئے تھا لَوْ عَاشَ اِبْرَاہِیْمُ لَمَا کَانَ نَبِیًّا لِاَنِّیْ خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تب بھی نبی نہ ہوتا۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ جیسے کوئی آدمی کہے کہ اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو بی۔ اے ہو جاتا۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بی۔ اے کی ڈگری ہی بند ہے؟ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بی۔ اے کی ڈگری تو مل سکتی ہے لیکن اس کی موت اس کے حصول میں مانع ہوئی یہی مطلب اس حدیث کا ہے کہ نبوت تو مل سکتی ہے مگر ابراہیم کو چونکہ وہ فوت ہو گیا اس لئے اسے نہیں مل سکی۔

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سترسے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کرکے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۶

حصہ یازدہم، دوازدہم

تالیف

علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی [illegible]

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

اللہ ﷺ کے چچا کے۔احمد، طبرانی بروایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۳۲۲۰۳ ... فرمایا کہ یہ شیطانی اثر سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر مسلط نہیں فرمائیں گے یعنی ذات الجنت۔

مستدرک بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

ذکر ولد ابرھیم ﷺ......رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ذکر

۳۲۲۰۴ ... فرمایا اگر ابراہیم زندہ رہا تو صدیق نبی ہوتا۔ الباروردی بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ و ابن عباس اور ابن ابی اوفی الاتقان ۱۴۹۴ الاسرار المرفوعہ ۳۷۹

۳۲۲۰۵ ... فرمایا کہ اگر ابراہیم زندہ ہوتا اس کا کوئی ماموں غلام نہ ہوتا۔ ابن سعد بروایت مکحول مرسلاً الاتقان ۱۴۹۴ ضعیف الجامع ۴۸۲۹

۳۲۲۰۶ ... فرمایا اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو تمام قبطیوں سے جزیہ ساقط کر دیا جاتا۔

ابن سعد بروایت زہری الاتقان ۱۴۹۴ ضعیف الجامع ۴۸۲۸

۳۲۲۰۷ ... فرمایا جب مصر فتح ہو جائے تو وہاں کے باشندوں سے اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ذمہ اور رشتہ داری ہے۔

طبرانی مستدرک بروایت کعب بن مالک

۳۲۲۰۸ ... فرمایا رات کو میرے گھر ایک بچہ کا تولد ہوا میں نے اس کا نام اپنے والد ابراہیم کے نام پر رکھا۔

احمد، بیہقی، ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۰۹ ... فرمایا ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کو آزاد کرایا۔ دار قطنی، بیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۰ ... فرمایا ابراہیم رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے ان کا میرے گود میں انتقال ہوا اس کے دو مرضعہ ہیں جو ان کی رضاعت کو جنت میں مکمل کر رہی ہیں۔

احمد مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۱ ... فرمایا اس کے لئے جنت میں مرضعہ ہے یعنی صاحبزادہ ابراہیم کے لئے۔ بیہقی ابن ابی شیبۃ بروایت براء

۳۲۲۱۲ ... اس کے لئے ایک مرضعہ ہے جنت میں جو اس کی رضاعت کو مکمل کرتی ہیں اگر وہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اگر زندہ رہتا تو میں اس کے ماموؤں کو قبط میں سے آزاد کر دیتا کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔

ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ضعیف ابن ماجہ ۳۳۲ شذرہ ۳۲۷

الاکمال

۳۲۲۱۳ ... فرمایا ابراہیم کی والدہ کو ابراہیم رضی اللہ عنہ نے آزاد کرایا۔ (ابن ماجہ ابن سعد دار قطنی مستدرک بیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا جب ماریہ کے بطن سے تولد ہو تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ضعیف الجامع ۹۲۸)

۳۲۲۱۴ ... فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے بطن مبارک میں میری طرف ایک لڑکا ہوگا اور مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا مجھے حکم دیا اس کا نام ابراہیم رکھا جائے اور میری کنیت ابوابراہیم ہوا گر میں اپنی مشہور کنیت کا بدلنا ناپسند نہ کرتا تو ابوابراہیم کنیت رکھتا جیسے جبرائیل علیہ السلام نے میری کنیت رکھی۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۵ ... فرمایا کیا تمہیں نہ بتلاؤں اے عمر کہ جبرائیل نے میرے پاس آ کر خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور یہ بشارت دی کہ ان کے پیٹ میں مجھ سے ایک لڑکا ہے اور وہ مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ

«رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ»
(٢ / سورة البقرة / الآية ١٢٩)

سُنَن

الحافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني

ابن ماجة

٢٠٧ – ٢٧٥ هـ

حقق نصوصه، ورقّم كتبه، وأبوابه، وأحاديثه،
وعلّق عليه

محمد فؤاد عبد الباقي

الجزء الأول

عيسى البابي الحلبي وشركاه

(٣٧) باب ما جاء فى الصلاة على ابن رسول الله ﷺ وذكر وفاته

١٥١٠ — حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ؛ قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى : رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ . وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ . وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ .

الحديث قد أخرجه البخارىّ بعين هذا الإسناد فى الأدب ، فى باب من سمى بأسماء الأنبياء.

١٥١١ — حدثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ . ثنا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ عُثْمَانَ . ثنا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ : لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ « إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ . وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا . وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ » .

فى الزوائد : فى إسناده إبراهيم بن عثمان أبو شيبة قاضى واسط ، قال فيه البخارىّ : سكتوا عنه . وقال ابن المبارك : ارم به . وقال ابن معين : ليس بثقة . وقال أحمد : منكر الحديث . وقال النسائى : متروك الحديث.

١٥١٢ — حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ . ثنا أَبُو دَاوُدَ . ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ خَدِيجَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! دَرَّتْ لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ . فَلَوْ كَانَ اللهُ أَبْقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « إِنَّ إِتْمَامَ رَضَاعِهِ فِي الْجَنَّةِ » قَالَتْ : لَوْ أَعْلَمُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ! لَهَوَّنَ عَلَيَّ أَمْرَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ تَعَالَى فَأَسْمَعَكِ صَوْتَهُ » قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ! بَلْ أُصَدِّقُ اللهَ وَرَسُولَهُ » .

١٥١١ — (لعتقت أخواله) قال فى المصباح : عتق العبد عتقا من باب ضرب . فهو عاتق . ويتعدى بالهمزة . فالثلاثى لازم والرباعى متعدّ .

١٥١٢ — (لبينة القاسم) بالتصغير ، يقال اللبنة ، للطائفة القليلة من اللبن . واللبينة تصغيرها .

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ : لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ « إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ . وَلَوْ عَاشَ
لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا

(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول الله و ذکر وفاته، جلد اوّل صفحه 474)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو حضورؐ نے نماز ادا کی اور فرمایا۔ یقیناً جنت میں اس کیلئے دایہ دودھ پلانے والی ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو وہ ضرور صدیق نبی ہوتا۔

Hazrat Ibn Abbas, Allah be pleased with both of them, relates, that when Ibrahim, the son of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, died, he prayed and said:- Verily, he has a wet-nurse in Paradise, and had he lived he would have certainly been a righteous Prophet.

(Sunan Ibn e Majah, Vol: 1, Page:474)

Hazrat Ibn Abbas (möge Allah an ihm Gefallen haben) erzählt: "Als Ibrahim, der Sohn des Heiligen Propheten[saw] verstarb, betete er (der Heilige Prophet) und sagte: "Wahrlich, er hat eine Amme im Paradies, und wenn er lebte, wäre er sicherlich ein wahrer Prophet geworden."

(Sunan Ibn e Majah, Bd.: 1, Seite:474)

أبواب إقامة الصلوات ــ أبواب الصيام احاديث: 803 ــ 1782

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظرثانی، تصحیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا ابو محمد محمد اجمل حفظہ اللہ — حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ

مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ

١٥١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ

۱۵۱۱- حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم ﷺ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا

البختري بن عبيد: "ضعيف متروك"، وأبوه عبيد بن سلمان الطابخي مجهول (تقريب).

١٥١٠ـ أخرجه البخاري، الأدب، باب من سمى بأسماء الأنبياء، ح: ٦١٩٤ عن ابن نمير به.

١٥١١ـ [إسناده ضعيف جدًا] انظر، ح: ١٤٩٥ لعلته المدمرة.

ابْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعاً فِي الْجَنَّةِ. وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقاً نَبِيًّا. وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ».

اور فرمایا: ''اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے ماموں قبطی آزاد ہو جاتے پھر کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔''

فتاوی حدیثیہ میں لکھا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اللہ کا نبی تھا جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے۔

الفتاوى الحديثية

تأليف

خاتمة الفقهاء والمحدثين الشيخ
أحمد شهاب الدين بن حجر الهيتمي المكي
٩٠٩ – ٩٧٤ هـ

الطبعة الثانية
١٣٩٠ هـ = ١٩٧٠ م

صديقا نبيا » ، وفى رواية عن أنس أنه رفع ذلك إلى النبى صلى الله عليه وسلم ، ورواه ابن منده والبيهقى عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم . ورواه ابن عساكر عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم ، وأخرج أيضاً وقال فيه من ليس بالقوى عن على بن أبى طالب « لما توفى إبراهيم أرسل النبى صلى الله عليه وسلم إلى أمه مارية فجاءته وغسلته وكفنته وخرج به وخرج الناس معه فدفنه ، وأدخل صلى الله عليه وسلم يده فى قبره فقال : أما والله إنه لنبى ابن نبى وبكى وبكى المسلمون حوله حتى ارتفع الصوت ، ثم قال صلى الله عليه وسلم تدمع العين ويحزن القلب ولا نقول مايغضب الرب وإنا عليك يا إبراهيم لمحزونون » ، وروى أبو داود « أنه مات وعمره ثمانية عشر شهرا فلم يصل عليه صلى الله عليه وسلم » صححه ابن حزم . قال الزركشى : اعتل من سلم ترك الصلاة عليه بعلل : منها : أنه استغنى بفضيلة أبيه عن الصلاة كما استغنى الشهيد بفضيلة الشهادة ، ومنها : أنه لا يصلى نبى على نبى ، وقد جاء « لو عاش لكان نبيا » انتهى . ولا بعد فى إثبات النبوة له مع صغره لأنه كعيسى القائل يوم ولد (إنى عبد الله آتانى الكتاب وجعلنى نبيا) وكيحيى الذى قال تعالى فيه (وآتيناه الحكم صبيا) قال المفسرون : نبىء وعمره ثلاث سنين واحتمال نزول جبريل بوحى لعيسى أو يحيى يجرى فى إبراهيم ، ويرجحه أنه صلى الله عليه وسلم صومه يوم عاشوراء وعمره ثمانية أشهر ، وذكر السبكى فى حديث « كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد » إن الإشارة بذلك إلى روحه لأن الأرواح خلقت قبل الأجساد أو إلى حقيقته والحقائق تقصر عقولنا عن معرفتها ، ثم إن تلك الحقائق يؤتى الله كل حقيقة منها مايشاء فى الوقت الذى يشاء ، فحقيقة النبى صلى الله عليه وسلم قد تكون من قبل خلق آدم آتاها الله ذلك بأن يكون خلقها الله مهيئة له وأفاضه عليها من ذلك الوقت فصار نبيا اه . وبه يعلم تحقيق نبوة سيدنا إبراهيم فى حال صغره .

[مطلب : فى أن الحسن البصرى سمع من علىّ على الصحيح]

وسئل نفع الله بعلومه : هل سمع الحسن البصرى من كلام على كرم الله وجهه حتى يتم للسادة الصوفية سند خرقتهم وتلقينهم الذكر المروى عنه عن علىّ كرّم الله وجهه ؟

فأجاب بقوله : اختلف الناس فيه فأنكره الأكثرون وأثبته جماعة . قال الحافظ السيوطى : وهو الراجح عندى كالحافظ ضياء الدين المقدسى فى المختارة ، والحافظ شيخ الإسلام ابن حجر فى أطراف المختارة لوجوه : الأول : أن المثبت مقدم على النافى . الثانى : أنه ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر وميز لسبع وأمر بالصلاة فكان يحضر الجماعة ويصلى خلف عثمان إلى أن قتل وعلىّ إذ ذاك بالمدينة يحضر الجماعة كل فرض ولم يخرج منها إلا بعد قتل عثمان وسن الحسن إذ ذاك أربع عشرة سنة فكيف ينكر سماعه منه مع ذلك وهو يجتمع معه كل يوم بالمسجد خمس مرات مدة سبع سنين ، ومن ثم قال على بن المدينى : رأى الحسن عليا بالمدينة وهو غلام ، وزيادة على ذلك أن عليا كان يزور أمهات المؤمنين ومنهن أم سلمة والحسن فى بيتها هو وأمه خيرة إذ هى مولاة لها ، وكانت أم سلمة رضى الله عنها تخرجه إلى الصحابة يباركن عليه ، وأخرجته إلى عمر رضى الله عنه فدعا له : اللهم فقهه فى الدين وعلمه وحببه إلى الناس ذكره المزى وأسنده العسكرى . وقد أورد المزى فى التهذيب من طريق أبى نعيم أنه سئل عن قوله : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يدركه ؛ فقال كل شئ قلته فيه فهو عن علىّ غير أنى فى زمان لا أستطيع أن أذكر عليا : أى زمان الحجاج ، ثم ذكر الحافظ أحاديث كثيرة وقعت له من رواية الحسن عن علىّ كرم الله وجهه ، وفى بعضها ورجاله ثقات قول الحسن سمعت عليا يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « مثل أمتى مثل المطر » الحديث .

عن علی بن أبی طالب و لما توفی إبراهیم أرسل النبی صلی الله علیه وسلم إلی أمه ماریة فجاءته وغسلته وکفنته وخرج به وخرج الناس معه فدفنه ، وأدخل صلی الله علیه وسلم یده فی قبره فقال : أما والله إنه لنبی ابن نبی وبکی وبکی المسلمون حوله حتی ارتفع الصوت :
(الفتاویٰ الحدیثیه ، صفحه 176)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم (آنحضرت ﷺ کا بیٹا) فوت ہؤا تو آپ نے اس کی والدہ ماریہ کو بلا بھیجا چنانچہ وہ آئیں اور انہوں نے اسے غسل دیا اور کفن پہنایا اور آنحضرت ﷺ اس کو لے کر نکلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ پھر اس کو دفن کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی قبر میں ڈالا پھر فرمایا! خدا کی قسم یہ یقیناً نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔ آنحضرت ﷺ روئے اور آپ کے ارد گرد کے صحابہؓ بھی روئے یہاں تک کہ رونے کی آواز بلند ہوئی۔

Hazrat Ali Bin Abi Talib, Allah be pleased with him has narrated:- "When Hazrat Ibrahim the son of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him passed away, he called Hazrat Mariya, deceased child's mother who washed and bathed her child and wrapped him in the coffin cloth. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him then held him in his arms and came out of his house. A few more men were also with him. He went and got the child buried and placing his hand in the grave said, "By Allah, he is decidedly a prophet and the son of a prophet." So he wept and people around him wept so much so that one could hear their weeping.

(Fatawa alHadithiyya page 176)

Hazrat Ali bin Abi Talib berichtet: "Als Ibrahim (Sohn des Heiligen Prophetensaw) starb, rief er (der Heilige Prophetsaw) seine (Ibrahims) Mutter Maria. Sie kam und wusch den Leichnam und hüllte ihn in ein Leichentuch ein. Sodann hob ihn der Heilige Prophetsaw auf seine Arme und kam aus seinem Haus. Einige andere Männer waren ebenfalls mit ihm. Er begrub ihn. Der Heilige Prophetsaw reichte seine Hand in sein Grab und sprach: "Bei Gott, er ist ein Prophet und Sohn eines Propheten". Der Heilige Prophetsaw und seine Gefährten weinten so sehr, dass man sie hat hören können.

(Fatawa alHadithiyya Seite 176)

امام ملا علی قاری نے فرمایا ہے حضرت ابراہیم کا نبی ہونا خاتم النبیین کے خلاف نہیں
کیونکہ اگر آپ نبی ہوتے تو امتی نبی ہوتے۔

الأسرار المرفوعة
في
الأخبار الموضوعة

المعروف بالموضوعات الكبرى

للعلامة نور الدين: علي بن محمد بن سلطان
المشهور بالملا علي القاري
المتوفى ١٠١٤ هـ

تحقيق
خادم السنة المطهرة
ابو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مُحَمَّدٌ أبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ ولكن رسولَ اللهِ وخاتَمَ النبيِّين﴾ [٤٢٢] فإنه يومئ إليه بأنه لم يعشْ له ولدٌ يصل إلى مبلغ الرجال، فإنَّ ولده من صلبه يقتضي أن يكونَ لُبَّ قلبه كما يقال: «الولدُ سِرُّ أبيه». ولو عاش وبلغَ أربعين وصارَ نبياً لَزِمَ أنْ لا يكونَ نَبِيُّنا خاتَمَ النبيِّين.

وأما قول ابن حجر المكي: وتأويله أن القضيةَ الشَّرْطِيَّةَ لا تَستلْزِمُ وقوعَ المقدّم، وأن إنكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم ظهور هذا التأويل، وهو ظاهر، فبعيدٌ جداً أن لا يفهم الإمامان الجليلان مثل هذه المقدمة، وإنما الكلام على فرض وقوع المقدم فافهم، والله سبحانه أعلم.

٧٤٥ ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث:

«لو كانَ بَعْدي نبيٌّ لكانَ عُمَرَ بنَ الخطَّاب» [٤٢٣]. وقد رواهُ أحمدُ والحاكمُ عن عُقْبَةَ بنِ عامرٍ به مَرْفوعاً.

قلت: ومع هذا لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبيّاً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبيّاً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ تعالى ﴿وخاتَمَ النبيِّين﴾ [٤٢٤] إذ المعنى: أنّه لا يأتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ..

٧٤٦ ويقويه حديث «لو كان موسى حَيّاً لما وَسِعَهُ إلا اتباعي» [٤٢٥].

---

(٤٢٢) سورة الاحزاب الآية: ٤٠.

(٤٢٣) الترمذي ٣٦٨٦.
مستدرك الحاكم ٣/٨٥.
فتح الباري ٧/٥١.
وفي مسند أحمد ٦/٥٥ عن عائشة رضي الله عنها قال ﷺ «قد كان في الأمم محدثون فإن يكن من امتي فعمر».

(٤٢٤) سورة الاحزاب الآية: ٤٠.

(٤٢٥) مسند أحمد ٣/٣٨٧.
ارواء الغليل ٦/٣٤.
تفسير ابن كثير ٤/٢٩٦.

لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبيّاً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبيّاً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ تعالى ﴿وخاتَمَ النبيّين﴾ (٤٢٤) إذ المعنى: أنَّه لا يأتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ..

(الاسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعة ، صفحه 192)

مشہور امام مُلا علی قاریؒ نے فرمایا ہے " اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے ۔ نیز حضرت عمرؓ بھی نبی بن جاتے تو وہ دونوں حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت ﷺ کے تابع نبیوں میں سے ہوتے ۔ پس حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا ۔ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبین کے ہرگز مخالف نہیں کیوں کہ خاتم النبین کے تو معنے یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔"

Hazrat Imam Mulla Ali Qari says:- "Had Ibrahim lived and become a prophet, and likewise had Umar become a prophet they would be follower prophets of the Holy Prophet , peace and blesings of Allah be upon him, like Isa, Khizar and Ilyas upon whom all be peace. It does not contradict the divine word 'KhatamunNabiyyeen' which means that there shall not be a prophet abrogating his law nor one who was not of his followers.

(Al Asrar alMarfuah fil Akhbar alMauzuah page 192)

Imam Mulla Ali Qari sagt: "Hätte Ibrahim[ra] länger gelebt und wäre er ein Prophet geworden; und wäre auch Umar[ra] ein Prophet geworden, so wären diese beiden - genauso wie Jesus[as], Khizr[as], und Elias[as] - dem Heiligen Propheten[saw] untergeordenet. Also steht dies keineswegs im Widerspruch zum Worte Gottes "Khatamunnabiyyin" (Siegel der Propheten), denn es bedeutet nur, dass es nach dem Heiligen Propheten[saw] keinen Propheten geben kann, der sein Gesetz abschafft und nicht zu seiner Umma gehört.

(Al Asrar alMarfuah fil Akhbar alMausuah Seite 192)

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

موضوعات کبیر

مترجم اردو

مصنف:۔ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:۔ مولانا حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی

باھتمام:۔ محمد سعید اینڈ سنز

(ناشر)

قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

يًّا لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ
لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِهِ مَرْفُوعًا قُلْتُ

اگر ابراہیم رضؓ زندہ ہوتے اور نبی
ہوتے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوتے
تو ہر دو آپ کے متبعین سے ہوتے

وَمَعَ هٰذَا لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَصَارَ
نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ رض نَبِيًّا
لَكَانَا مِنْ أَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَعِيسَى وَالْخَضِرِ وَإِلْيَاسَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ
تَعَالَى خَاتَمُ النَّبِيِّينَ إِذِ الْمَعْنَى
أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ
مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ وَيُقَوِّي
حَدِيثُ لَوْ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي

٣٧٥ - حَدِيثُ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ
فِي الْخُصْيَانِ خَيْرًا لَأَخْرَجَ مِنْ
أَصْلَابِهِمْ ذُرِّيَّةً تُوَحِّدُ اللّٰهَ وَ
لٰكِنَّهُ عَلِمَ أَنْ لَا خَيْرَ فِيهِمْ
فَأَجَبَّهُمْ يُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا بِلَا سَنَدٍ
وَلَا يَصِحُّ عِنْدَ أَحَدٍ وَكُلُّ مَا
وَرَدَ فِيهِ مِنْ مَدْحٍ وَقَدْحٍ
بَاطِلٌ وَمَا يُنْسَبُ لِلْعَسْقَلَانِيِّ

جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ اور خضر
السلام اور الیاس علیہ ال
تو یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النب
کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا مفہ
یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا
نہ آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسو
کردے۔ اور آپ کی امت سے نہ
جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کر
ہے وہ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو
تو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

اگر اللہ یہ جانتا۔ کہ خصیوں میں ک
بھلائی ہے تو ان کی پشت سے ذریت
فرماتا۔ جو اللہ کی توحید بیان کرتی۔ ال
تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ ان میں کوئی بھلائی ن
یہ ابن عباسؓ سے مرفوعاً بلا سند روایت
جاتی ہے۔ اور کسی کے نزدیک بھی
نہیں۔ اور اس مضمون میں جتنی بھی ت
یا برائی کی احادیث وارد ہیں سب
ہیں۔ اور اس مضمون میں عسقلانی کی

نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ
لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِهِ مَرْفُوعًا قُلْتُ

اگر ابراہیم رض زندہ ہوتے اور نبی
ہوتے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوتے
تو ہر دو آپ کے متبعین سے ہوتے

وَمَعَ هٰذَا لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَصَارَ
نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ رض نَبِيًّا
لَكَانَا مِنْ أَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جیسا کہ علیٰ علیہ السلام۔ اور خضر
السلام اور الیاس علیہ ال
...

كَعِيسٰى وَالْخِضْرِ وَإِلْيَاسَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ
تَعَالٰى خَاتَمُ النَّبِيِّينَ إِذِ الْمَعْنٰى
أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ
مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ وَيُقَوِّي
حَدِيثُ لَوْ كَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي

کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا مفہوم
یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا
نہ آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ
کردے۔ اور آپ کی امت سے نہ
جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کر
رہی ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے
تو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا یَکُوْنَ نَبِیٌّ۔

کہ ابو بکرؓ سب انسانوں سے بہتر ہیں۔ہاں اگر کوئی نبی انسانوں میں سے ہو تو اس سے بہتر نہیں۔

اگر انسانوں میں سے کوئی نبی ہونا ہی نہ تھا۔تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استثناء فرمانے کی کیا ضرورت تھی ؟

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ کے الفاظ صاف طور پر بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کی آمد کا امکان ہے۔

الجامع الصغير

في

أحاديث البشير النذير

تأليف

الإمام الحافظ خادم السنة وقامع البدعة

جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى

المتوفى سنة ٩١١ هجرية

وبالهامش :

كنوز الحقائق فى حديث خير الخلائق

للامام عبد الرءوف المناوى

الجزء الأول

القاسى (فر) . أبغض الحلال إلى الله الطلاق (د) . أبغض الخلق إلى الله من آمن ثم كفر (تمام) . أبغض العباد إلى الله من
يقتدى بسيئة المؤمن ويدع حسنته (فر) . آخرأربعاء فى الشهر يوم نحس مستمر (قط) . آخرسورة نزلت

كاملة براءة (ن) . آخر
وطأة وطئها الله بوج
(حم) . آفة العلم النسيان
(مطين) آفة الكذب
النسيان(مطين) . آكل
كما يأكل العبد وأنا
جالس (كر) . آل القرآن
آل الله (خط) . آمروا
النساء فى بناتهن (د) .
آمن شعر أمية بن أبى
الصلت وكفرقلبه(خط) .
آمين درجة فى الجنة
(فر) . آيبون تائبون
عابدون لربنا حامدون
(حم) . أبخل الناس من
بخل بالسلام (فر) .
أبايعكم على أن لا تسألوا
أحدا شيئا (طـ) . ابدءوا
بما بدأ الله به (قط) .
ابدأ بنفسك فتصدق
عليها (م) ابدأ بالرجل
قبل المرأة (ه) . أبردوا
بالطعام فانه أعظم للبركة
(حم) . أبردوا بالطعام
فان الحار لابركة فيه
(فر) أبشر ياعمار تقتلك
الفئة الباغية (ت) .
أبشر ياعلى حياتك
وموتك معى (عب) .
أبعدالقلوب من الله القلب
القاسى (فر) . أبغض
الناس من الإسلام العباد
والروم (فر) . أبغض الحق
إلى الله الطلاق (د) . أبغض الخلق إلى الله من ضنّ على عياله (فر) أبغض الخلق إلى الله الألد عن
الخصم (ق) أبغض إله عبد عند الله فى الأرض الهوى (طـ) . ابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا (ض) . ابن أخت القوم منهم (د)

ابنوا المساجد وأخرجوا القمامة منها فمن بنى لله بيتا بنى الله له بيتا فى الجنة وإخراج القمامة منها
مهور الحور العين (طب) والضياء فى المختارة عن أبى قرصافة (صح) * أبن القدح عن فيك ثم تنفس.
سمويه فى فوائده (هب) عن أبى سعيد * ابن آدم أطع ربك تسمى عاقلا ولا تعصه فتسمى جاهلا
(حل) عن أبى هريرة وأبى سعيد (ض) * ابن آدم عندك ما يكفيك وأنت تطلب مايطغيك ،
ابن آدم لابقليل تقنع ولا بكثير تشبع ، ابن آدم إذا أصبحت معافى فى جسدك آمنا فى سربك
عندك قوت يومك فعلى الدنيا العفاء (عد هب) عن ابن عمر (صح) * ابن أخت القوم منهم
(حم ق ت ن) عن أنس (د) عن أبى موسى (طب) عن جبير بن مطعم وعن ابن عباس
وعن أبى مالك الأشعرى (صح) * ابن السبيل أول شارب يعنى من زمزم (طص) عن أبى هريرة
(ح) * أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين
(حم ت ه) عن على (ه) عن أبى جحيفة (ع) والضياء فى المختارة عن أنس (طص) عن جابر
وعن أبى سعيد * أبو بكر وعمرمنى بمنزلة السمع والبصر من الرأس (ع) عن المطلب بن عبد الله
ابن حنطب عن أبيه عن جده قال ابن عبد البر وما له غيره (حل) عن ابن عباس (خط)
عن جابر * أبو بكر خير الناس إلا أن يكون نبى (طب عد) عن سلمة بن الأكوع *
أبو بكر صاحبى ومؤنسى فى الغار سدّوا كل خوخة فى المسجد غير خوخة أبى بكر (عم) عن
ابن عباس * أبو بكر منى وأنا منه وأبو بكر أخى فى الدنيا والآخرة (فر) عن عائشة (ض) *
أبو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة وعثمان فى الجنة وعلى فى الجنة وطلحة فى الجنة والزبير فى الجنة
وعبد الرحمن بن عوف فى الجنة وسعد بن أبى وقاص فى الجنة وسعيد بن زيد فى الجنة وأبوعبيدة
ابن الجراح فى الجنة (حم) والضياء عن سعيد بن زيد (ت) عن عبد الرحمن بن عوف (صح) * أبو سفيان
ابن الحرث سيد فتيان أهل الجنة . ابن سعد (ك) عن عروة مرسلا * أتاكم أهل اليمن هم
أضعف قلوبا وأرق أفئدة الفقه يمان والحكمة يمانية (ق ت) عن أبى هريرة (صح) * أتانى
جبريل بالحمى والطاعون فأمسكت الحمى بالمدينة وأرسلت الطاعون إلى الشأم فالطاعون شهادة
لأمتى ورحمة لهم ورجس على الكافرين (حم) وابن سعد على أبى عسيب (صح) * أتانى
جبريل فقال بشر أمتك أنه من مات لايشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت ياجبريل وإن سرق وإن
زنى قال نعم قلت وإن سرق وإن زنى قال نعم قلت وإن سرق وإن زنى قال نعم وإن شرب الخمر
(حم ت ن حب) عن أبى ذر (صح) * أتانى جبريل فبشرنى أنه من مات من أمتك لايشرك بالله
شيئا دخل الجنة فقلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق (ق) عن أبى ذر * أتانى
جبريل فقال يامحمد كن عجاجا ثجاجا (حم) والضياء عن السائب بن خلاد * أتانى جبريل فقال يامحمد
كن عجاجا بالتلبية ثجاجا بنحر البدن . القاضى عبد الجبار فى أماليه عن ابن عمر * أتانى جبريل
فأمرنى أن آمر أصحابى ومن معى أن يرفعوا أصواتهم بالتلبية (حم ٤ وحب ك هق) عن السائب
ابن خلاد (صح) * أتانى جبريل فقال لى إن الله يأمرك أن تأمر أصحابك أن يرفعوا أصواتهم
بالتلبية فانها من شعائر الحج (حم ه حب ك) عن زيد بن خالد (صح) * أتانى جبريل فقال ان ربى
وربك يقول لك تدرى كيف رفعت ذكرك قلت الله أعلم قال لا أذكر إلا ذكرت معى (ع حب)
والضياء فى المختارة عن أبى سعيد (صح) * أتانى جبريل فى خضر تعلق به الدر (قط) فى الافراد

٭ أبو بكر خير الناس إلا أن يكون نبی
(الجامع الصغیر ، زیر عنوان حرف الهمزہ ، جلد 1 ،صفحہ 6)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :ابو بکرؓ اس اُمت کا بہترین انسان ہے سوائے اس کے کہ بعد میں کوئی نبی پیدا ہو جائے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, says:- "Abu Bakr is the best of people except that there be a prophet after me."

(AlJami ul Saghir vol 1 page 6)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Abu Bakr ist der Beste (in der Umma), es sei denn, es erscheint ein Prophet."

(AlJami ul Saghir Bd 1 Seite 6)

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصولِ سنّت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سترسے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

دار الاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

في سنن الأقوال والأفعال

(مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے)

حصہ یازدہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برھان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعۃ رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۳۲۵۴۸ ... ابوبکر لوگوں میں سب سے افضل ہیں ہاں البتہ کوئی نبی ہے تو وہ ابوبکر صدیق سے افضل ہے۔(نسب عدی بن کامل نے سلمہ بن اکوع سے نقل کیا۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۶، ضعیف الجامع ۵۵)

۳۲۵۴۹ ... ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور مجھے انس رضی اللہ عنہ پہنچانے والے تھے لہٰذا ان کی اس فضیلت کا اعتراف کرو اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا صدیق اکبر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والی ہر کھڑکی بند کی جائے۔(عبداللہ بن احمد بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۵۰ ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ابوبکر دنیا و اخرت میں میرے بھائی ہیں۔(مسند الفردوس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اسنی المطالب ۲۹ ضعیف الجامع ۵۷)

۳۲۵۵۱ ... جبرائیل میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا مجھے دکھایا جنت کا دروازہ جس سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی دیکھتا تو فرمایا اے ابوبکر آپ میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔(ابوداؤد حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ضعیف قرار دیا)

۳۲۵۵۲ ... مجھے حکم ملا ہے کہ ابوبکر سے خواب کی تعبیر پوچھو(مسند فردوس بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ)

۳۲۵۵۳ ... مال اور صحبت کے لحاظ سے میرے اوپر سب سے زیادہ احسان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی رشتہ ہے مسجد میں خوخہ ابوبکر کے علاوہ تمام خوخہ بند کر دیا جائے۔(مسلم ترمذی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۵ ... ابوبکر بن ابی ابو قحافہ سے زیادہ میرے اوپر مال اور نفس کے اعتبار سے احسان کرنے والا کوئی نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلام کی روشنی اس مسجد میں کھولنے والے تمام دریچے بند کر دیئے جائیں سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دریچہ کے۔(احمد بخاری ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۵۶ ... سن لو میں ہر ایک کو خلیل بنانے سے بری ہوں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا تمہارے صاحب (یعنی خود نبی کریم ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔(سعید بن منصور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۵۷ ... میں اللہ کے سامنے بری ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کسی کو خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنالیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مساجد بناتے تھے تم قبروں کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔(مسلم نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۵۸ ... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔(ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۵۹ ... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے ساتھی ہو حوض کوثر پر اور میرے ساتھی ہو غار میں۔(ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۱۳۲۷)

۳۲۵۶۰ ... اے لوگو تمہارے ساتھ میرا تعلق بھائی اور دوستی کا ہے میں اللہ کے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں اس بات سے کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤں اپنی امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا میرے رب نے مجھے خلیل بنایا جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بناتے تھے تم قبروں کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں ان سے روکتا ہوں۔(مسلم نسائی نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا احسان

۳۲۵۷۵ ... میرے اوپر ابوبکر سے بڑا کوئی محسن نہیں اپنی جان ومال سے میری ہمدردی کی اور اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۱)

۳۲۵۷۶ ... کسی نے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے پہنچایا۔ (احمد ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۷۷ ... ابوبکر کو حکم کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بیہقی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیہقی نے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۷۸ ... ابوبکر لوگوں میں سب سے بہترین ہیں مگر کوئی نبی ہو۔ (ابن عدی، طبرانی، دیلمی اور خطیب نے متفق ومتفرق میں ایاس بن سلمہ بن اکوع سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ابن عدی نے کہا یہ حدیث خبر واحد ہے منکر نہیں ذخیرۃ الحفاظ ۲۶ ضعیف الجامع ۵۵)

۳۲۵۷۹ ... میں نے معراج کی رات عرش کے گرد ایک سبز موتی کو دیکھا اس پر نور ابیض کے قلم سے لکھا ہوا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق۔ (ابن حبان نے ضعفاء میں دارقطنی نے افراد میں ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۰ ... معراج کی رات میرا جس آسمان پر بھی گذر ہوا وہاں لکھا ہوا ملا محمد رسول اللہ ﷺ اور میرے نام کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔ (حسن بن عرفہ نے اپنے جزء میں عدی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تذکرۃ الموضوعات ۹۳ التعقبات ۵۴)

۳۲۵۸۱ ... جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس پر نور کے قلم سے قلم کی مقدار طویل لکھا یا مغرب سے مشرق تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسی کی وجہ سے روکتا ہوں اور اسی کی وجہ سے دیتا ہوں اس کی امت تمام امتوں میں افضل ہے ان میں افضل ابوبکر ہیں۔ (رافعی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۵۸۲ ... معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا اور مجھے جنت عدن میں داخل کیا گیا میرا ہاتھ ایک سیب کو لگا یا جب اس کو میں نے اپنے ہاتھ لگایا وہ حور عیناء کی پسندیدہ شکل میں تبدیل ہو گیا اس کی آنکھوں کی پلکیں نسر رندہ کے پر کے اگلے حصہ کی طرح تھیں میں نے پوچھا یہ حور کس کے لیے ہے تو بتایا یہ آپ کے خلیفہ کے لئے۔ (طبرانی نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا)

۳۲۵۸۳ ... میرے پاس دواۃ اور شانہ کی ہڈی لے کر آؤ تا کہ تمہارے لئے ایک تحریر لکھدوں اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ (حاکم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۴ ... ابوبکر کہاں ہیں اللہ تعالیٰ اور مسلمان ان کے علاوہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (احمد، طبرانی، حاکم اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن زمعہ سے نقل کیا)

۳۲۵۸۵ ... اللہ کی پناہ کہ مسلمان صدیق اکبر کے بارے میں اختلاف کریں۔ (ابوداؤد طیالسی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۶ ... اے چچا جان اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو اپنے دین اور وحی کے سلسلہ میں میرا خلیفہ بنایا ہے ان کی بات مانو کامیاب ہوگے ان کی اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے۔ (ابن مردویہ وابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۸۷ ... اے آپ اپنے خواب میں سچے ہیں میرے بعد امت کے معاملات کے آپ ہی ذمہ دار ہوں گے میرے بعد دو سال تک خلیفہ ہوں گے۔ (ابونعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

وأنتَ يا أمير المؤمنين ؟ فقال : نحن أهلُ البيتِ لا يُوازينا أحدٌ (حل) .

٣٦٠٩٦ ـ ﴿ أيضاً ﴾ عن زيد بن وهب أن سويد بن غفلة دخل على عليٍّ في إمارته فقال : يا أمير المؤمنين ! إني مررتُ بنفرٍ يذكرون أبا بكر وعمر بغير الذي هما له أهل ، فنهض إلى المنبر فقال : والذي فلقَ الحبةَ وبرأ النسمةَ ! لا يُحبهما إلا مؤمنٌ فاضلٌ ، ولا يبغضُهما ولا يخالِفُهما إلا شقيٌّ مارقٌ ، فحبهما قربةٌ وبغضُهما مروقٌ ، ما بالُ أقوامٍ يذكرون أخوي رسول الله ﷺ ووزيريه وصاحبيه وسيدي قريش وأبوي المسلمين ؟ فأنا بريءٌ ممن يذكرهما بسوءٍ وعليه معاقبُ (حل) .

٣٦٠٩٧ ـ عن علي قال : ما أرى رجلاً يسبُّ أبا بكر وعمر تتيسرَ له توبةٌ أبداً (كر) .

٣٦٠٩٨ ـ عن علي قال : خيرُ هذه الأمة أبو بكر وعمر ، ثم الله أعلمُ بخياركم (قط في الأفراد والأصبهاني في الحجة) .

٣٦٠٩٩ ـ عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب قال : بينما أنا عند رسول الله ﷺ إذ طلعَ أبو بكر وعمر فقال: يا عليُّ ! هذان سيدا كهول أهل الجنة ما خلا النبيين والمرسلين ممن مضى في سالف الدهرِ وغابرِهِ ، يا علي !لا تخبرهما بمقالتي هذه ما عاشا ، قال عليٌّ : فلما ماتا حدثتُ الناس بذلك (العشارى) .

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

حصہ سیز دہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

ضرور ان دونوں کے ساتھ ملادے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ وابن جریر وابو عوانۃ وخشیش وابن ابی عاصم والحاکم

۳۶۰۹۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔رواہ ابن ماجہ والعدنی وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۴۔۔۔ "ایضاً" محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ پھر مجھے خوف ہوا کہ میں پوچھوں کہ پھر کون افضل ہے اور وہ فرمادیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ افضل ہیں لہٰذا میں نے کہا: اے ابا جان پھر آپ افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہیں۔رواہ البخاری وابوداؤد وابن ابی عاصم وخشیش وابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۵۔۔۔ "ایضاً" ابوجنتری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو اہل بیت ہیں ہمارا موازنہ کوئی نہیں کرتا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۶۔۔۔ "ایضاً" زید بن وھب کی روایت ہے کہ سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آکر عرض کیا اے امیر المؤمنین میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو ابوبکر وعمر رضی اللہ کا اچھے الفاظ میں تذکرہ نہیں کررہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذی روح کو پیدا فرمایا: ان دونوں حضرات سے صرف مؤمن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے بغض اور ان کی مخالفت صرف بدبخت اور سرکش ہی کرتا ہے ان دونوں حضرات کی محبت قربت خداوندی کا باعث ہے اور ان سے بغض رکھنا بدبختی ہے بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے بھائیوں وزیروں صاحبین قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے ابوین کا تذکرہ کرتے ہیں؟ جو شخص بری نظر سے ان کا تذکرہ کرے گا میں اس سے بری الذمہ ہوں اور اس پر سزا ہوگی۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۰۹۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ابوبکر وعمر رضی اللہ کو گالی دیتا اور پھر اسے کبھی بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۰۹۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر وعمر رضی اللہ اس امت میں سب سے افضل ہیں اور پھر تم میں سے جو افضل ہے اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد والاصبھانی فی الحجۃ

۳۶۰۹۹۔۔۔ جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طرف سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں گذشتہ وآئندہ انبیاء مرسلین کے علاوہ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔

۳۶۱۰۰۔۔۔ عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ حضرات آپ سے قبل جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے۔ بلاشبہ وہ دونوں حضرات جنت کے پھل کھاتے ہوں گے اس کا پانی پیتے ہوں گے اور اس کے بچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جب کہ میں غمزدہ وپریشان حساب کے لیے کھڑا ہوں گا اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے پہلے جھگڑا لے کر جانے والے میں اور معاویہ ہوں گے۔رواہ العشاری والاصبھانی فی الحجۃ وابن عساکر

۳۶۱۰۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ جانا چاہیں گے وہ بھی ان کے ساتھ جائے گا اور جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گا جس شخص نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ بھی ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے ان لوگوں کے

''تَكُوْنُ النَّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ...... ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ...... ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ...... ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ۔''

ترجمہ:۔ تم میں نبوت رہے گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت ہو گی اور وہ رہے گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کے بعد بادشاہت شروع ہو گی اور وہ بھی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اس کے بعد خلافت ہو گی منہاج نبوت پر۔

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ آخرت زمانہ میں دوبارہ منہاج نبوت پر خلافت ہو گی۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ منہاج نبوت پر خلافت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی ہوئی تھی تو لازم آیا کہ آخری زمانہ میں بھی نبی ہو جس کی وفات پر دوبارہ خلافت شروع ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مندرجہ بالا حدیث مندرجہ مشکوٰۃ کتاب الرقاق صفحہ ۴۶۱ مطبع اصح المطابع میں بین السطور لکھا ہے:۔''اَلظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ زَمَنُ عِيْسٰى وَالْمَهْدِىْ'' کہ ظاہر ہے کہ منہاج نبوت پر دوبارہ خلافت قائم ہونے کا زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہو گا۔

جلد ہشتم
مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
(مترجم)
حدیث نمبر: ۱۸۲۵۸ تا حدیث نمبر: ۲۰۰۰۰
مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل
مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال
مکتبہ رحمانیہ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد ہشتم

مؤلف

حضرۃ الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ

(المتوفی ٢٤١ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ١٨٢٥٨ تا حدیث نمبر: ٢٠٠٠٠

مکتبہ رحمانیہ
MAKTABA-E-REHMANIA
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

(۱۸۵۹٦) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا يَكُفُّ حَدِيثَهُ فَجَاءَ أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ فَقَالَ يَا بَشِيرُ بْنَ سَعْدٍ أَتَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأُمَرَاءِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهُ فَجَلَسَ أَبُو ثَعْلَبَةَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي صَحَابَتِهِ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عُمَرَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَأُدْخِلَ كِتَابِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ

(۱۸۵۹٦) حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، بشیر اپنی احادیث روک کر رکھتے تھے، ہماری مجلس میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ اے بشیر بن سعد! کیا امراء کے حوالے سے آپ کو نبی علیہ السلام کی حدیث یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ مجھے نبی علیہ السلام کا خطبہ یاد ہے، حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک اللہ کو منظور ہوگا، تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی، پھر اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا، پھر طریقۂ نبوت پر گامزن خلافت ہوگی اور وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا، پھر کاٹ کھانے والی حکومت ہوگی، اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہو

گا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، اس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک منظورِ خدا ہوگا، پھر جب اللہ چاہے گا وہ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر طریقۂ نبوت پر گامزن خلافت آ جائے گی پھر نبی علیہ السلام خاموش ہو گئے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ ....فقال حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ

(مسند أحمد بن حنبل. اول مسند الكوفيين . حديث النعمان بن بشير عن النبی ﷺ 18596)

حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيح
للشيخ الامام ولي الدين ابي عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي رحمه الله
جلد اول
ترجمہ و تشریح
مولانا محمد صادق خلیل
تحقیق و نظر ثانی
حافظ ناصر محمود انور
مکتبہ محمدیہ

نام کتاب	:	مشکوۃ المصابیح (جلد چہارم)
مصنف	:	امام ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تشریح	:	مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق و نظر ثانی	:	حافظ ناصر محمود انور
ناشر	:	مکتبہ محمدیہ

قِيْلَ : فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ؟ قَالَ : «يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۳۷۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سب سے پہلے جس شے کو اوندھا کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کے راوی زید بن یحییٰ کہتے ہیں یعنی (سب سے پہلے سے مراد) اسلام ہے جیسا کہ برتن کو اوندھا کیا جاتا ہے (وہ چیز جو اس میں ہو گر جاتی ہے) اس سے مراد شراب ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! شراب کیسے رہے گی جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو واضح کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' لوگ اس کا کوئی دوسرا نام رکھ کر اسے حلال گردانیں گے (دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۷۸ - (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكاً عَاضاً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً — ، فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» ثُمَّ سَكَتَ ، قَالَ حَبِيْبٌ : فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ : اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَسُرَّ بِهٖ وَاَعْجَبَهُ ، يَعْنِىْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

تیسری فصل

۵۳۷۸ : نعمان بن بشیرؓ' حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں نبوت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اور اس کی جگہ پر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا خلافت نبوت کے انداز پر ہو گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو اُٹھا لے گا' پھر ظالمانہ بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کو اٹھا لے گا پھر جبر و قہر والی بادشاہت ہو گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گی' پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھا لے گا' اس کے بعد نبوت کے انداز پر خلافت ہو گی' بعد ازاں آپؐ خاموش ہو گئے۔ حبیب بن سالم راوی نے بیان کیا کہ جب عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو میں نے ان کی جانب یہ حدیث تحریر کی' میں انہیں اس کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نیز میں نے تحریر کیا' مجھے اُمید ہے کہ ظالمانہ اور جبر و قہر کی بادشاہت کے بعد آپ امیر المؤمنین ہیں' انہیں یعنی عمر بن عبدالعزیزؒ کو اس بات سے خوشی حاصل ہوئی اور انہیں یہ بات پسند آئی (احمد' بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے

ہیں میرے اور عیسی علیہ السلام کے درمیان

کوئی نبی نہیں اور وہ اترنے والے ہیں۔

اس سے مراد آنے والے عیسی علیہ السلام

نبی ہوں گے کیونکہ فرمایا کہ میرے اور اس

کے درمیان کوئی نبی نہیں یعنی وہ نبی ہوں

گے۔

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

(مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے)

جلد ۷

(حصہ سیزدہم، چہاردہم)

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

۳۸۸۳۵..... اگر یہ وہی ہے تو تم ہرگز اس پر مسلط نہیں کئے جاؤ گے اور اگر وہ نہیں تو تمہیں اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔
مسند احمد، مسلم عن ابن عمر

''الاکمال''

۳۸۸۳۶..... آپ علیہ السلام نے ابن صیاد سے فرمایا: اے تیرے کی! تجھے ہرگز عزت نصیب نہ ہو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر، بخاری عن ابن عباس، طبرانی عن السید الحصین، مسند احمد والرویانی، ضیاء عن ابی ذر، مسلم عن مسعود عن ابی سعید

۳۸۸۳۷..... ابن صیاد کا نکلنا ایک غصہ کی وجہ سے ہے جو وہ غصہ ہوگا۔ طبرانی عن حفصۃ

۳۸۸۳۸..... اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس کے (دشمن و قاتل) نہیں، اس کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں کسی ذمی کو قتل کرنا جائز نہیں۔ (مسند احمد ضیاء عن جابر کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں ابن صیاد کو قتل کردوں۔ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۳۸۸۳۹..... اسے چھوڑو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم ہرگز اس کے قتل پر مسلط نہیں کئے جاؤ گے۔ (مسلم عن ابن مسعود کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے ابن صیاد کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔)

''حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول''

۳۸۸۴۰..... اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں اتریں گے اور تمہارے امام ہوں گے۔ مسلم عن ابی هریرة

۳۸۸۴۱..... اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضرور عادل بادشاہ بن کر اتریں گے۔ پھر ضرور صلیب کو توڑیں گے اور ضرور خنزیر کو قتل کریں گے اور لازماً جزیہ ختم کردیں گے، اونٹنیاں ایسے چھوڑ دی جائیں گی ان کے لئے (زکوٰۃ وصولی کی) کوشش نہیں جائے گی، بغض و کینہ باہمی بغض وحسد ضرور ختم ہوگا، اور لوگ مال کی طرف بلائے جائیں گے لیکن اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ مسلم عن ابی هریرة

۳۸۸۴۲..... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم منصف حاکم اور امام عادل بن کر اتریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے مال ان کے قبضہ میں ہوگا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة

۳۸۸۴۳..... میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھ لو تو پہچان لینا، ان کا قد درمیان، سرخ وسفید رنگ ہوگا کتے ہوئے دوسوتی گولوں کے درمیان اتریں گے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ انہوں نے کوئی پانی والی چیز استعمال نہیں کی ہوگی وہ اسلام کی بنا پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے اور آپ کے زمانے میں اللہ تعالیٰ تمام شریعتیں اور ملتیں ختم کردے گا صرف اسلام کو باقی رکھے گا، مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد آپ چالیس سال زمین میں رہیں گے پھر آپ کی وفات ہوگی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابو داؤد عن ابی هريرة

۳۸۸۴۴..... مسیح علیہ السلام کے بعد والی زندگی کتنی اچھی ہوگی آسمان کو برسنے کی اور زمین کو پیداوار اگانے کی اجازت دی جائے گی یہاں تک کہ اگر تم نے اپنا بیج صفا پر بھی بکھیرا تو وہ اگ آئے گا، آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا، اور سانپ کو روندے گا تو وہ اسے نہیں ڈسے گا آپس میں بغض، کینہ اور حسد نہیں ہوگا۔ ابو سعيد النقاش في فوائد العراقيين عن ابی هريرة

۳۸۸۴۵..... میری امت کی دو جماعتوں کی اللہ تعالیٰ جہنم سے حفاظت فرمائے گا ایک جماعت جو جہاد ہندوستان کرے گی، اور ایک جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔ مسند احمد، نسائی والضياء عن ثوبان

كتاب المكاتب ـــــ كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ ✧ أحاديث: 2560 ـــ 3775

صحیح بخاری (اردو)

3

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ». [انظر: ٣٤٤٣]

''میں ابن مریم کے سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں۔ اور تمام انبیاء ﷺ باہمی پدری بھائی ہیں۔ میرے اور عیسیٰ ؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔''

فائدہ: حضرات انبیاء ﷺ علاتی، یعنی پدری بھائی اس بنا پر ہیں کہ عقیدۂ توحید میں سب متحد ہیں اور توحید بمنزلہ باپ کے ہے کیونکہ تمام شرائع اس کی محتاج ہیں، البتہ شریعتیں الگ الگ ہیں۔ شریعت ماں کے قائم مقام ہے۔

٣٤٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ».

[3443] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ ابن مریم ؑ سے قریب تر ہوں۔ تمام انبیائے کرام ﷺ آپس میں پدری بھائی ہیں۔ ان کی مائیں، یعنی شریعتیں مختلف ہیں مگر دین سب کا ایک ہے۔''

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٤٢]

ایک دوسری سند سے حضرت عطاء ؒ بھی یہ روایت حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

٣٤٤٤ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَى عِيسَى رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي».

[3444] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ ؑ نے کسی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! میں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھ کی تکذیب کرتا ہوں۔''

٣٤٤٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعَ

[3445] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے برسرمنبر کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ نبی کے زمانے کو بہتر کہا ہے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد پنجم

مؤلف

حضرۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۰۹۹۸ تا حدیث نمبر: ۱۴۱۵۷

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

(۱۳۸۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس کسی دن دو پہر اور رات کے کھانے میں روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوئے، الّا یہ کہ کبھی مہمان آ گئے ہوں۔

(۱۳۸۹٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ فَأَجَابَهُ وَقَدْ قَالَ أَبَانُ أَيْضًا أَنَّ خَيَّاطًا [راجع: ۱۲۸۹۲، ۱۳۲۳۳].

(۱۳۸۹٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو کی روٹی اور پرانا روغن لے کر دعوت کی تھی۔

(۱۳۸۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ أَنَسٌ مَا أَعْرِفُ فِيكُمْ الْيَوْمَ شَيْئًا كُنْتُ أَعْهَدُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قَوْلَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ الصَّلَاةَ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ أَفَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَلَى أَنِّي لَمْ أَرَ زَمَانًا خَيْرًا لِعَامِلٍ مِنْ زَمَانِكُمْ هَذَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ زَمَانًا مَعَ نَبِيٍّ

(۱۳۸۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی علیہ السلام کے دور باسعادت میں جو چیزیں میں نے دیکھی ہیں، آج ان میں سے ایک چیز بھی نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ تم ''لا الہ الا اللہ'' کہتے ہو، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابوحمزہ! کیا ہم نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا تم غروب آفتاب کے وقت تو نماز عصر پڑھتے ہو، کیا یہ نبی علیہ السلام کی نماز تھی؟ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تمہارے اس زمانے سے بہتر زمانہ کسی عمل کرنے والے کے لئے میں نے نہیں دیکھا الّا یہ کہ وہ نبی کا زمانہ ہو۔

(۱۳۸۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَأَبُو طَلْحَةَ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِنِّي لَأَرَى قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْهَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ أَهْلُ الزَّرْعِ إِلَى زُرُوعِهِمْ وَأَهْلُ الْمَوَاشِي إِلَى مَوَاشِيهِمْ قَالَ كَبَّرَ ثُمَّ أَغَارَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ [راجع: ۱۳۱٦۰].

(۱۳۸۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاؤں نبی علیہ السلام کے پاؤں کو چھو رہے تھے، ہم وہاں پہنچے تو سورج نکل چکا تھا اور اہل خیبر اپنے مویشیوں کو نکال کر کلہاڑیاں اور کدالیں لے کر نکل چکے تھے، ہمیں دیکھ کر کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور لشکر آ گئے، نبی علیہ السلام نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بڑی بدترین ہوتی ہے۔

(۱۳۸۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ أَيْ أَخِي أَنَا

فَقَالَ عَلى أَنِّي لَمْ أَرَ زَمَانًا خَيْرًا لِعَامِلٍ مِنْ زَمَانِكُمْ هَذَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ زَمَانًا مَعَ نَبِيٍّ

(مسند أحمد بن حنبل مسند انس بن مالک رضی الله عنه 13897)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اس کے زمانہ کی برکات کی اور بات ہے۔

جب ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو اس میں کہتے ہیں اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل کی، انبیاء کا آنا اللہ تعالی کی سب سے بڑی رحمت ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم کی آل پر انبیاء کی صورت میں رحمت نازل ہوئی۔ گویا ہم جب بھی درود شریف پڑھتے ہیں تو ہم امت محمدیہ کے لیے نبی کے آنے کی دعا مانگتے ہیں۔

الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه
صحیح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
ہفتم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبدالستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زهوة فضیلۃ الشیخ احمد عنایة
www.minhajusunat.com
دار العلم ممبئی

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

۱۹۴ھ ——— ۲۵۶ھ

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داؤد راز

جلد ہفتم

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ — باب: نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا

تشریح: صحیح احادیث میں جو درود کے صیغے آئے ہیں وہ معدودے چند ہیں۔ جو حصن حصین میں جمع ہیں لیکن بعد کے لوگوں نے ہزاروں صیغے بڑے بڑے مبالغہ اور تک بندی کے ساتھ بنائے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہوگا بلکہ ڈر ہے کہ مؤاخذہ نہ ہو کیونکہ آپ نے دعا میں مبالغہ اور سجع وقافیہ لگانے کو منع فرمایا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ماثورہ درودوں پر قناعت نہ کر کے ہزار ہا نئے درود ایجاد کئے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ وہی صیغے درود کے پڑھے جائیں جو حدیث سے ثابت ہیں اور جو مزہ اتباع سنت میں مؤمن کو آتا ہے وہ کسی چیز میں نہیں آتا۔ باقی درود شریف بکثرت پڑھنا ایسا پاکیزہ عمل ہے جس کی فضیلت میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے بلکہ جو شخص نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی سن کر درود نہ پڑھے اس کو بہت بڑا بخیل قرار دیا گیا ہے۔ حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول الجمیل میں فرمایا ہے کہ "بها وجدنا ما وجدنا" یعنی ہم کو روحانی ترقیات جو نصیب ہوئی ہیں وہ بکثرت درود پڑھنے ہی سے حاصل ہوئی ہیں۔ اسی لئے صحیح بخاری مترجم اردو کا پڑھنا بھی موجب صد برکت ہے کہ اس میں سطر سطر میں الفاظ ﷺ ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف لکھی گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اس عمل کو قبول کر کے مجھ حقیر سراپا تقصیر خادم کو روز قیامت میں نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے جام کوثر نصیب کرے اور میرے جملہ رفقائے کرام ومعاونین عظام وشائقین کو بھی اللہ پاک درجات عالیہ بخشے۔ آمین (راز)

٦٣٥٧ـ حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِيْ لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: ((قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). [راجع: ٣٣٧٠]

(٦٣٥٧) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا، کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (یعنی ایک عمدہ حدیث نہ سناؤں) نبی کریم ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا: یارسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "اس طرح کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔"

الفتوحات المكية

محيى الدين بن عربى

السفــر الثامن

تحقيق وتقديم
د. عثمان يحيى

تصدير ومراجعة
د. ابراهيم مدكور

المجلس الأعلى للثقافة

بالتعـاون مع
معهد الدراسات العليا فى السوربون

الهيئة المصرية العامة للكتاب

١٤٠٣ هـ – ١٩٨٣ م

التشريع عند نزوله . فعلمنا بقوله – صلّى الله عليه وسلّم ! – : « إنّهُ لَا نَبِيَّ بعْدِى ولَا رسُولَ » ، و « إنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعتْ وَالرِّسَالَةَ » – إنما يريد بهما التشريع . – 3

(٢٢٠) فلمّا كانت النبوّة أشرف مرتبة وأكملها ، ينتهى إليها من اصطفاه اللهُ مِنْ عباده ، – علمنا أن التشريع فى النبوّة أمرٌ عارضٌ ، بكون عيسى – عليه السلام ! – « يَنْزِلُ فِينَا حَكَمًا » من غير تشريع : وهو نبى 6 بلا شكٍّ . فخَفِيَتْ مرتبة النبوة فى الخلق ، بانقطاع التشريع . –

(٢٢١) ومعلوم أنَّ « آل إبراهيم » : من النبيين والرسل : (هم) الذين كانوا بعده : مثل إسحق ، ويعقوب ، ويوسف ، ومن انتسل منهم 9 من الأنبياء والرسل ، بالشرائع الظاهرة ، الدالّة على أنّ لهم النبوّة [F. 43b] عند الله . – (ف) أراد رسول الله – صلّى الله عليه وسلّم ! – أن يُلْحِقَ أمّتَهُ ، وهم آلُهُ : العلماء والصالحون منهم ، بمرتبة النبوّة عند الله ، وإنْ 12 لم يُشَرِّعُوا . ولكن أبقى لهم من شرعه ضربًا من التشريع . فقال : « قُولُوا : اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ » – أى صَلِّ عليه من حيث مَالَهُ « آلٌ » « كما صَلَّيْتَ عَلَىٰ إبْراهِيم وَعَلى آلِ إبْراهِيمَ » – أى من 15 حيث إنك أعطيت آل إبراهيم النبوة ، تشريفًا لإبراهيم . فظهرت نبوّتهم

1 – 16 التشريع عند ... نبوتّهم C K (إجمالا) : – B ‖ 2 – التشريع ... بعدى K (مهملة جزئيا، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة) ‖ 2 – 6 وإن (بهمزة تحتية وشدة) . . . ينزل K (مهملة غالبا ، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة أحيانا) ‖ 6 – 7 فينا ... التشريع K (مهملة جزئيا) C ‖ 8 – 11 إبراهيم .. . عندالله K (مهملة جزئيا ، الهمزة ساقطة) C ‖ 8 ابرهيم K : ابراهيم C ‖ 9 اسحق C : اسحاق K ‖ 11 – 16 عليه . . . لإبراهيم (بهمزة تحتية) K (مهملة غالبا ، الهمزة ساقطة دائما ، القاف بموحدة أحيانا) C (الهمزة ساقطة أحيانا) ‖ 13 ولكن C : ولاكن K (النون مهملة) ‖ 16 ابرهيم K : ابراهيم C ‖ فظهرت K (مهملة) C

بالتشريع . وَقَدْ قَضَيْتَ أن لا شرعَ بعدى ، فَصَلِّ عَلَىَّ وعلى « آلى » = بأَن تجعل لهم مرتبة النبوّة عندك ، وإن لم يُشَرِّعُوا .

(٢٢٢) فكان من كمال رسول الله – صلّى الله عليه وسلّم ! – أن ألحَقَ (اللهُ) « آله » بالأنبياء فى المرتبة ، وزاد على إبراهيم بأنّ شرعه لا يُنْسَخُ . وبعض شرع إبراهيم ومَنْ بَعْدَه ، نَسَخَتِ الشرائعُ ، بَعْضُها بعضا .

(٢٢٣) وما عَلَّمَنَا رسول الله – صلّى الله عليه وسلم ! – الصلاة عليه ، على هذه الصورة ، إلّا بوحى من الله ، وبما أراه الله ؛ وأنّ الدعوة فى ذلك مجابة . فقطعنا أنّ فى هذه الأمّة مَنْ لحِقَتْ درجتُهُ درجَةَ الأنبياء فى النبوّة عند الله ، لا فى التشريع . ولهذا بَيَّنَ رسول الله – صلّى الله عليه وسلّم ! – وأكَدَّ بقوله : « فلَا رَسُول بعْدِى وَلَا نبِىَّ » – فأكّدَ بالرسالة من أجل التشريع .

1 – 11 بالتشريع ... التشريع CK (إجمالا) : – B || 1 بالتشريع K (مهملة ماعدا الشين) C || وقد K (القاف مهملة) C || أن لا شرع . . . على (بتشديد الياء) K (جميع الحروف المعجمة مهملة ، الهمزة ساقطة مع الشدة) C (الهمزة ساقطة مع الشدة) || آلى (بالمد) C : الى K || 2 بأن (بهمزة فوقية) C : بان K (الباء والنون مهملتان) || مرتبة النبوة C (بتشديد الواو) : مرتبه النبوه K || وإن (بهمزة تحتية) K (الهمزة ساقطة ، النون مهملة) C (الهمزة ساقطة) || 3 فكان من K (مهملة تماما) C || عليه K (الياء مهملة) C || 4 بالانبياء C : بالانبيا K (الياء مهملة) || فى K (الفاء مهملة) K || إبرهيم K (مهملة تماما ، الهمزة ساقطة) : ابراهيم C || بأن (بهمزة فوقية وشدة) C : بان K (الباء مهملة) || لا ينسخ وبعض K (الخاء والباء مهملتان) C || إبرهيم K (مهملة ، الهمزة ساقطة) : ابراهيم C || 5 الشرائع C : الشرايع K (الشين والياء مهملتان) || بعضها K (الباء مهملة) C || بعضا K (مهملة) C || 6 علمنا (بتشديد اللام) CK (الشدة ساقطة فيهما) || عليه K (مهملة) C || الصلاة عليه K (مهملة تماما) C || 7 الصورة C : الصوره K || إلا (بهمزة تحتية وشدة) : الا CK || بوحى K (الباء مهملة) C || وبما أراه K (الباء مهملة ، الهمزة ساقطة) C || الدعوة C : الدعوه K || فى K (مهملة) C || 8 مجابة C : مجابه K || 8 فقطعنا . . . الأمة K (معظم الحروف المعجمة مهملة ، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة أحيانا) || لحقت K (القاف بموحدة) C || درجته . . . لافى K (مهملة غالبا ، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة أحيانا) || 9 التشريع K (مهملة) C || عليه ، بقوله فلا K (مهملة تماما) C || 10 فأكد (بهمزة فوقية وشدة) K (الفاء مهملة ، الهمزة ساقطة مع الشدة) C (الهمزة ساقطة مع الشدة) || 10 – 11 بالرسالة . . . التشريع K (مهملة ، الهمزة ساقطة) C

(٢٢١) ومعلوم أنَّ « آل إبراهيم » : من النبيين والرسل : (هم) الذين كانوا بعده : مثل إسحٰق ، ويعقوب ، ويوسف ، ومن انتسل منهم من الأنبياء والرسل ، بالشرائع الظاهرة ، الدالّة علىٰ أنَّ لهم النبوّة [F. 43b] عند الله . – (ف) أراد رسول الله – صلّىٰ الله عليه وسلّم ! – أن يُلْحِقَ أُمَّتَهُ ، وهم آلُهُ : العلماء والصالحون منهم ، بمرتبة النبوّة عند الله ، وإن لم يُشَرِّعُوا . ولكن أبقى لهم من شرعه ضربًا من التشريع . فقال : « قُولُوا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ » = أىْ صَلِّ عليه من حيث مَالَهُ « آلٌ » « كما صَلَّيْتَ عَلَىٰ إبْراهِيم وَعَلى آلِ إبْراهِيمَ » = أى من حيث إنك أعطيت آل إبراهيم النبوة ، تشريفًا لإبراهيم . فظهرت نبوّتهم بالتشريع . وَقَدْ قَضَيْتَ أن لا شرع بعدى ، فَصَلِّ عَلَيَّ وعلى « آلى » = بأن تجعل لهم مرتبة النبوّة عندك ، وإن لم يُشَرِّعُوا .

(٢٢٢) فكان من كمال رسول الله – صلّىٰ الله عليه وسلّم ! – أن أَلْحَقَ (اللهُ) « آله » بالأنبياء فى المرتبة ، وزاد علىٰ إبراهيم بأنَّ شرعه لا يُنْسَخُ . وبعض شرع إبراهيم ومَنْ بَعْدَه ، نَسَخَتِ الشرائعُ . بَعْضُها بعضًا .

(فتوحات مکیہ ، السفر الثامن ، باب فی اسرار الصلوٰۃ ، صفحہ 177-178)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:۔ اور یہ معلوم ہے کہ آل ابراہیم نبیوں رسولوں میں سے ہے۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد ہوئے جیسے اسحاق، یعقوب، یوسف اور جو ان کی نسل سے انبیاء اور رسول ظاہری شریعت کے ساتھ تھے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ کے نزدیک ان کو نبوت حاصل تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ارادہ کیا کہ اپنی امت کو جو اس کی آل ہیں یعنی ان میں سے علماء اور صالحین کو اللہ کے نزدیک نبوت کے مرتبہ سے ملادے اگرچہ وہ شریعت والے نہیں ہوں گے۔ لیکن ان کے لئے اپنی شرع سے شریعت کی ایک قسم رکھ دی۔ سو فرمایا! اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد یعنی آپ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم یعنی جس طرح تو نے ابراہیم کی آل کو

نبوت عطا فرمائی ہے ابراہیم کو سربلندی عطا فرمائی ہے۔۔۔ چنانچہ ان میں نبوت شریعت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اور تو نے فیصلہ کردیا ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت نہیں ہوگی۔ پس مجھ پر اور میری آل پر رحمتیں نازل فرما۔ یعنی ان کو اپنے پاس سے نبوت کا مرتبہ عطا فرما۔ اگرچہ وہ شریعت نہیں لائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آپ کی آل کو مرتبہ میں انبیاء کے ساتھ ملادیا۔ اور ابراہیم پر آپ کو یہ امتیاز بخشا کہ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہوگی۔

"Aal Ibrahim" are the prophets and messengers, and they are the people who came after Abraham like Isaac, Jocob, Joseph and those prophets and messengers from their progeny manifest Laws. This signifies the fact that in the sight of God they had prophethood. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, intended that followers who are from among those who followed him should achieve the rank of prophethood, though they would not be law-bearing. But he kept for them a type of Shariat from his own Shariat. Therefore, he said:- Say - O Allah exalt Muhammad and his Aal by bestowing mercy upon them as Thou conferred prophethood upon the Aal of Ibrahim thus exalting Ibrahim. Consequently they had prophethood with Shariat. And Thou has decreed that there would be no Shariat after me. Hence, shower Mercy upon me and upon my Aal - i.e. Confer upon them the rank of prophethood from Thyself, notwithstanding that they would not bring any Shariat. The height of Muhammad's exaltedness is expressed by the fact that through invoking prayers for him he raised his own progeny to the level of prophets and he was granted the superiority over Hazrat Ibrahim through the fact that the Law he brought should never be abrogated.

(alFatuhat alMakkiyya page 177-178)

Hadhrat Mohyiddin Ibn Arabi sagt: "Es ist bekannt, dass die Nachkommen Abrahams[as] Propheten und Gesandte gewesen sind, die ihm folgten, wie zum Beispiel Isaak, Jakob, Josef oder auch die Propheten unter seiner Nachkommenschaft, die ein offenkundiges Gesetz mit sich brachten. Das weist darauf hin, dass sie in den Augen Allahs Propheten waren. Der Heilige Prophet[saw] beabsichtigte, dass unter seiner Umma (Gefolgschaft), die ja seine Nachkommenschaft ist, Gelehrten und Rechtschaffenen die Stellung der göttlichen Prophetenschaft gewährt wird, obwohl sie kein Gesetz (Scharia) bringen werden. Also sagte er: Alla humma Salle Allaa Mohammadin wa alla Aale Mohammad: Segnungen Gottes auf den Propheten und auf seine Gefolgschaft. Das heißt: Wie Abraham gesegnet wurde, indem unter seiner Gefolgschaft viele Propheten - sämtliche mit einem neuen Gesetz - erschienen, so soll es auch für mich (Hl. Prophet[saw]) gelten. Aber weil es nach mir kein neues Gesetz gibt, so sende Du von Dir aus Huld und Segen auf meine Gefolgschaft herab, d.h. gewähre Ihnen den Rang der Propheten, auch wenn sie kein Gesetz bringen. Die Vorzüglichkeit des Heiligen Propheten[saw] liegt also darin, dass Allah seine Anhänger auf den Rang der Prophetenschaft erhöht hat. Außerdem genießt er den Vorzug, dass sein Gesetz niemals abgeschafft werden kann."

(alFatuhat alMakkiyya Seite 177-178)

جبرائیل ہمیشہ نازل ہوتا رہے گا اور اسی طرح الہام کا دروازہ بھی ہمیشہ کھلا رہے گا-

قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

Iqtirāb al-sā'ah

اقتراب الساعة

طبع في مطبعة مفيد عام الكائنة في آگره

بادارة المنشي محمد احمد خان

الصوفي سلمه الله

تعالى

١٣٠١ھ
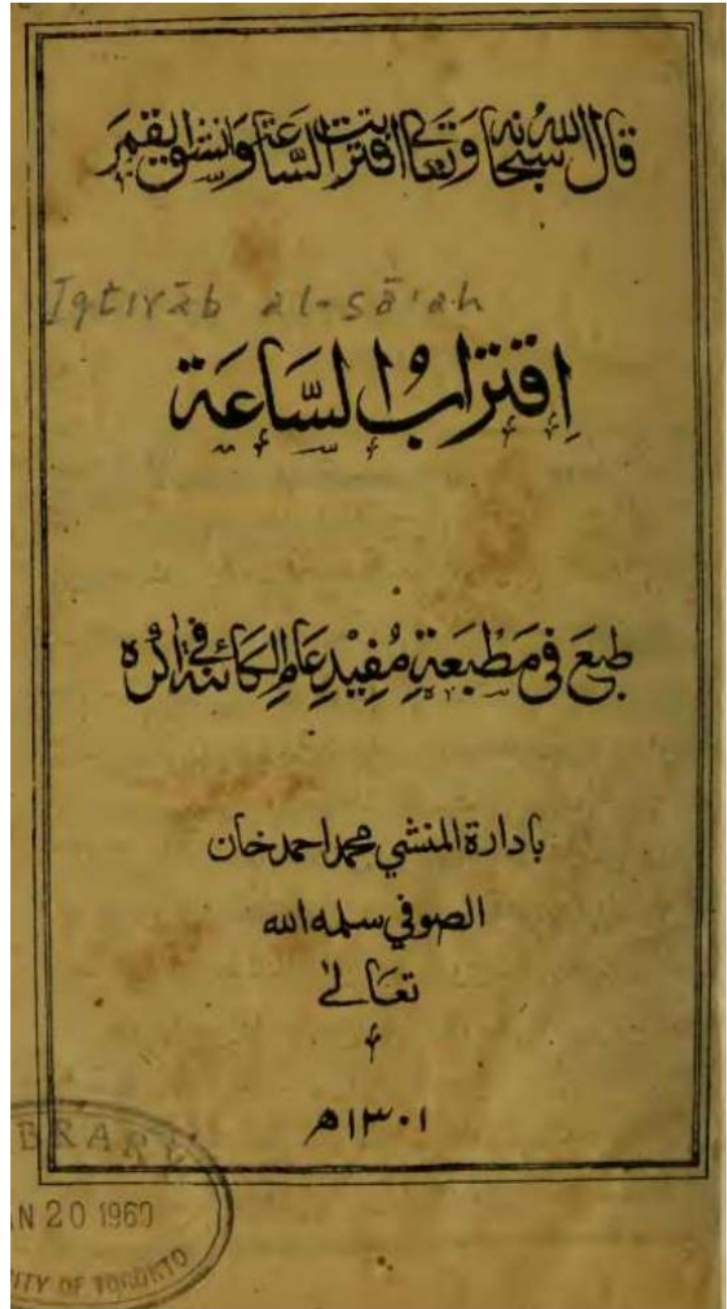
نزدیک مسلم وغیرہ کے آیا ہے فیقتل عیسی الدجال عند باب لد الشرقی فبینما ھم
کذلک اذا وحی اللہ تعالے الی عیسی بن مریم انی قد اخرجت عباداً من عبادی
لا یدان لک بقتالھم فحرز عبادی الی الطور الحدیث ظاہر یہی ہے کہ لانے والے
اس وحی کے جبرئیل علیہ السلام ہونگے بلکہ اسی کا ہمکو یقین ہے اسمین کچھ تردد نہین
کیونکہ اونکا وظیفہ یہی ہے کہ وہ درمیان خدا و انبیا کے سفیر ہوتے ہین یہہ بات
کسی دوسرے فرشتے کے لئے معلوم نہین ابو حاتم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے انہ
وکل جبریل بالکتب و بالوحی الی الانبیاء مگر اس سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ یہہ
وحی تعلیم شریعت کے لئے ہوگی بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ بیان احکام حوادث و انتظام
آفات کے واسطے ہوگی کیونکہ شریعت تو دنیا مین پہلے ہی سے موجود ہے کتاب
وسنت باقی ہے اوسکے لئے ضرورت وحی کی جب سمجھی جاتی کہ قرآن وحدیث کافی
نہوتے حالانکہ قرآن پاک مین صاف فرمادیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً اس اکمال کے بعد اب کیا حاجت وحی کی اس دین مین
باقی رہی ہے جسکے لئے عیسے علیہ السلام محتاج پیغام کے ہونگے وحی اگر آویگی تو
ان کامون کے لئے آویگی جو زمانہ عیسوی مین ملاحم و آفات کی جنس سے پیش
آنے والے ہین جیسے نکلنا یاجوج ماجوج کا یہہ حدیث ان جبریل لاینزل الی الارض
بعد موت النبی صلعم بے اصل ہے حالانکہ کئی حدیث مین آنا جبرئیل کا آیا ہے جیسے
وقت مرنے کے طہارت پر شب قدر مین دجال کے روکنے کو مکہ مدینے سے الی غیر ذلک

فائدہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے کسی نے پوچھا عیسے علیہ السلام آخر زمانے
مین جب اوترینگے تو حافظ قرآن وسنت ہونگے یا کتاب وسنت کو اوس وقت کے
علمار سے تلقی کرینگے انہون نے جواب لکھا کہ یہہ بات کسی جگہہ نہین آئی لایق مقام
عیسوی تو یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے تلقی کرے اسمین مطابقۃ اور تلقی کے

حکم کرینگے اسلیے کہ درحقیقت اونکے خلیفہ ہین انتہے اشاعہ مین بعد اوسکے کہا ہی
انتھی ما اردنا نقلہ عن کلام الشیخ العلامۃ علی القاری الحنفی رح وھو فی
غایۃ النفاسۃ مین کہتا ہون یہہ مسئلہ حافظ ابن حجر سے پوچھا گیا تو یہہ جواب
ملا اگر کسی حنفی سے پوچھا جاتا تو وہ یہی جواب دیتا کہ کتب قشیری شاگرد خضر شاگرد
امام اعظم رح سے تلقی کرینگے ان سطاوی فتاوی مین کچھہ زیادت بھی بمقتضاے مقام
گزر چکی ہے وہ اصل کلام علی قاری سے علحدہ ہے پہر علی قاری نے اس قول کا
بھی رد لکھا ہے کہ مہدی مقلد ابو حنیفہ ہونگے اور شافیہ ذکر کرکے یہہ بات قرار
دی ہے کہ مہدی علیہ السلام مجتہد مطلق ہونگے صاحب اشاعہ نے کہا یہہ تقریر
مخالف تحریر فتوحات کے ہے ان المھدی لا یعلم القیاس لیحکم وانما یعلمہ
لیتجنبہ فما یحکم المھدی الا بما یلقی الیہ الملک من عند اللہ الذی بعثہ
الیہ لیسددہ وذلک ھو الشرع الحنیفی المحمدی الذی لو کان محمد صلعم
حیا ورفعت الیہ تلک النازلۃ لم یحکم فیھا الا بحکم المھدی فیعلم ان ذلک
ھو الشرع المحمدی فیحرم علیہ القیاس مع وجود النصوص التی منحہ اللہ ایاھا
وانہ قال صلعم فی صفتہ یقفو اثری ولا یخطی فعرفنا انہ متبع لا مشرع انتھی
اس بنیاد پر مہدی مجتہد نہونگے اسلیے کہ مجتہد حکم ساتہہ قیاس کے کرتا ہے اون پر
یہہ امر حرام ہوگا مجتہد سے خطا ہوتی ہے انسے کبہی خطا نہوگی یہہ احکام مین معصوم
ہونگے بشہادت نبی صلعم یہہ بات اس بات پر مبنی ہے کہ اجتہاد کرنا حق انبیا مین
جائز نہین وھو التحقیق وباللہ التوفیق انتھی کلام الاشاعۃ مین کہتا ہون کلام
اشاعہ وکلام فتوحات سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جناب امام علیہ السلام ظاہری الخبر
محمدی المذہب ہونگے قرآن وحدیث پر عمل کرینگے نہ آپ کسیطرح کا قیاس کرین نہ

حضرت شیخ فرید الدین تذکرۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں اوصاف مقبولیت میں سے ایک وصف الہام بھی ہے جو لوگ دلائل سے الہام کو بے بنیاد قرار دیتے ہیں وہ بد دین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بُک فاؤنڈیشن لاہور
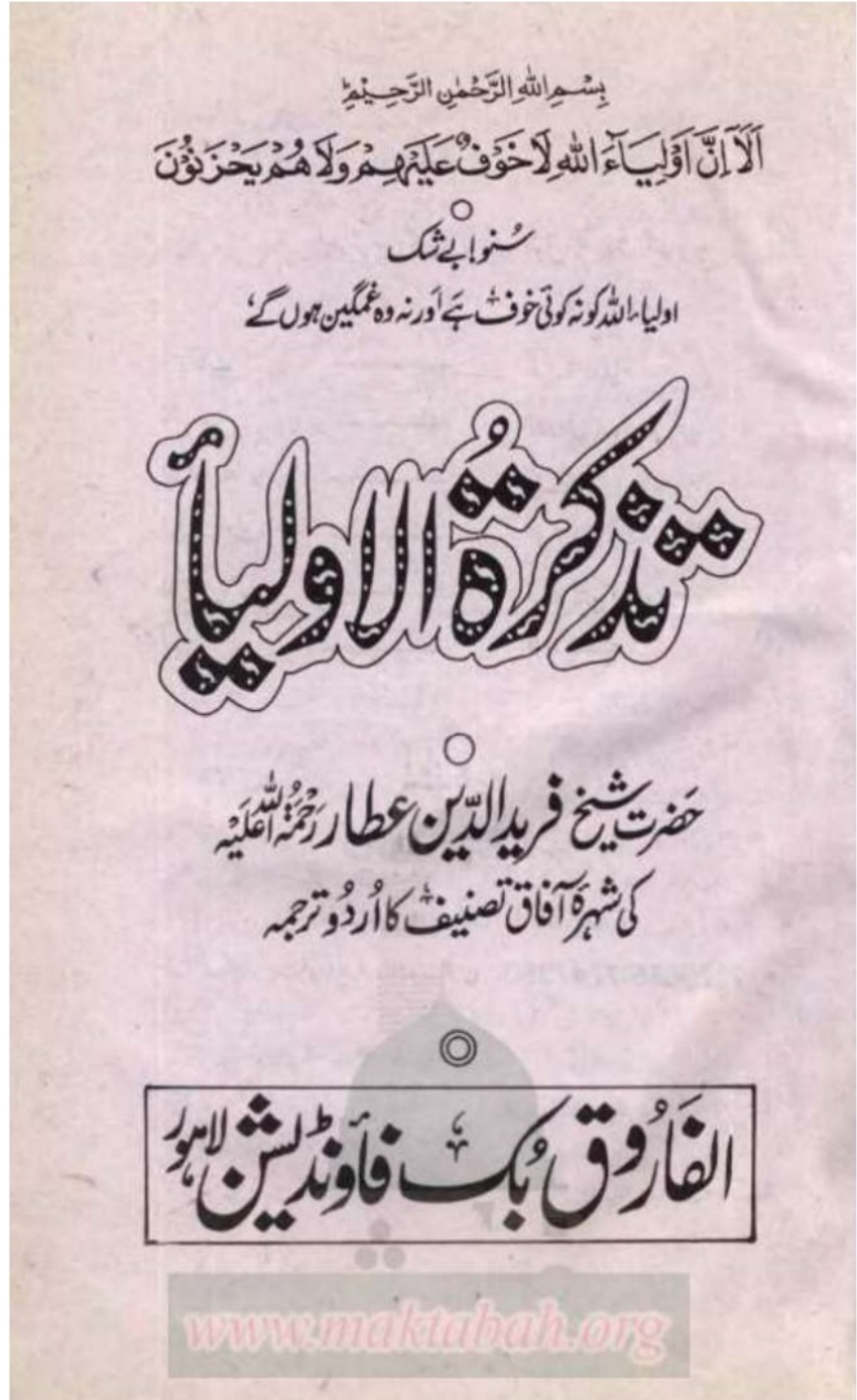
میں دوسروں سے اعانت کا طلب گار رہا اس وقت تک تو میرے سامنے ایک حجاب سا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اعانت کا طالب ہوا تو میرے قلب میں ایک سوراخ نمودار ہوا اور پہلی سی بے قراری ختم ہو گئی۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کا قول ہے "کون ہے جو حاجت مند کے پکارنے پر اس کا جواب دے" آپ نے فرمایا کہ جب تک تو نے صادق کو آواز دی اس وقت تک تو جھوٹا تھا اور اب قلبی سوراخ کی حفاظت کرنا۔

ارشادات: فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شے پر موجود ہے یا کسی شے سے قائم ہے وہ کافر ہے۔ فرمایا کہ جس معصیت سے قبل انسان میں خوف پیدا ہو وہ اگر توبہ کر لے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جس عبادت کی ابتداء میں مامون رہنا اور آخر میں خود بینی پیدا ہونا شروع ہو تو اس کا نتیجہ بعد الٰہی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور جو شخص عبادت پر فخر کرے وہ گنہگار ہے اور جو معصیت پر اظہار ندامت کرے وہ فرمانبردار ہے۔ کسی نے آپ سے سوال کیا کہ صبر کرنے والے درویش اور شکر کرنے والے مالدار میں سے آپ کے نزدیک کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کرنے والے درویش کو اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ مالدار کو ہمہ اوقات اپنے مال کا تصور رہتا ہے۔ اور درویش کو صرف اللہ تعالیٰ کا خیال۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "توبہ کرنے والے ہی عبادت گزار ہیں" آپ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی کی تعریف یہ ہے کہ جس میں مشغول ہونے کے بعد دنیا کی ہر شئے کو بھول جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شے کا نعم البدل ہے۔ یختص برحمتہ من یشآء کی تفسیر کے سلسلہ میں آپ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔ یعنی تمام اسباب و وسائل ختم کر دیئے جاتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ عطائے الٰہی بلاواسطہ ہے نہ کہ بالواسطہ۔ فرمایا مومن کی تعریف یہ ہے کہ جو اپنے مولیٰ کی اطاعت میں ہمہ تن مشغول رہے فرمایا کہ صاحب کرامت وہ ہے جو اپنی ذات کے لئے نفس کو سرکشی سے آمادہ بجنگ رہے کیونکہ نفس سے جنگ کرنا اللہ تعالیٰ تک رسائی کا سبب ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اوصاف مقبولیت میں سے ایک وصف الہام بھی ہے جو لوگ دلائل سے الہام کو بے بنیاد قرار دیتے ہیں وہ بد دین ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے جتنا کہ رات کی تاریکی میں سیاہ پتھر پر چیونٹی رینگتی ہے۔ فرمایا کہ عشق الٰہی نہ تو اچھا ہے نہ برا۔ فرمایا کہ مجھ پر رموز حقیقت اس وقت منکشف ہوئے جب میں خود دیوانہ ہو گیا۔ فرمایا نیک بختی کی علامت یہ بھی ہے کہ عقلمند دشمن سے واسطہ پڑ جائے۔ فرمایا کہ پانچ لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اول جھوٹے سے کیونکہ اس کی صحبت فریب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دوم بے وقوف سے کیونکہ جس قدر وہ تمہاری منفعت چاہے گا اسی قدر نقصان پہنچے گا۔ سوم کنجوس سے کیونکہ اس کی صحبت سے بہترین وقت رائے گاں ہو جاتا ہے۔ چہارم بزدل سے کیونکہ یہ وقت پڑنے پر ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ پنجم فاسق سے کیوں کہ ایک نوالے کی طمع میں کنارہ کش ہو کر مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی الہام ہوتا تھا-

مستند اور با محاورہ ترجمہ

جلد سوم

مشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861
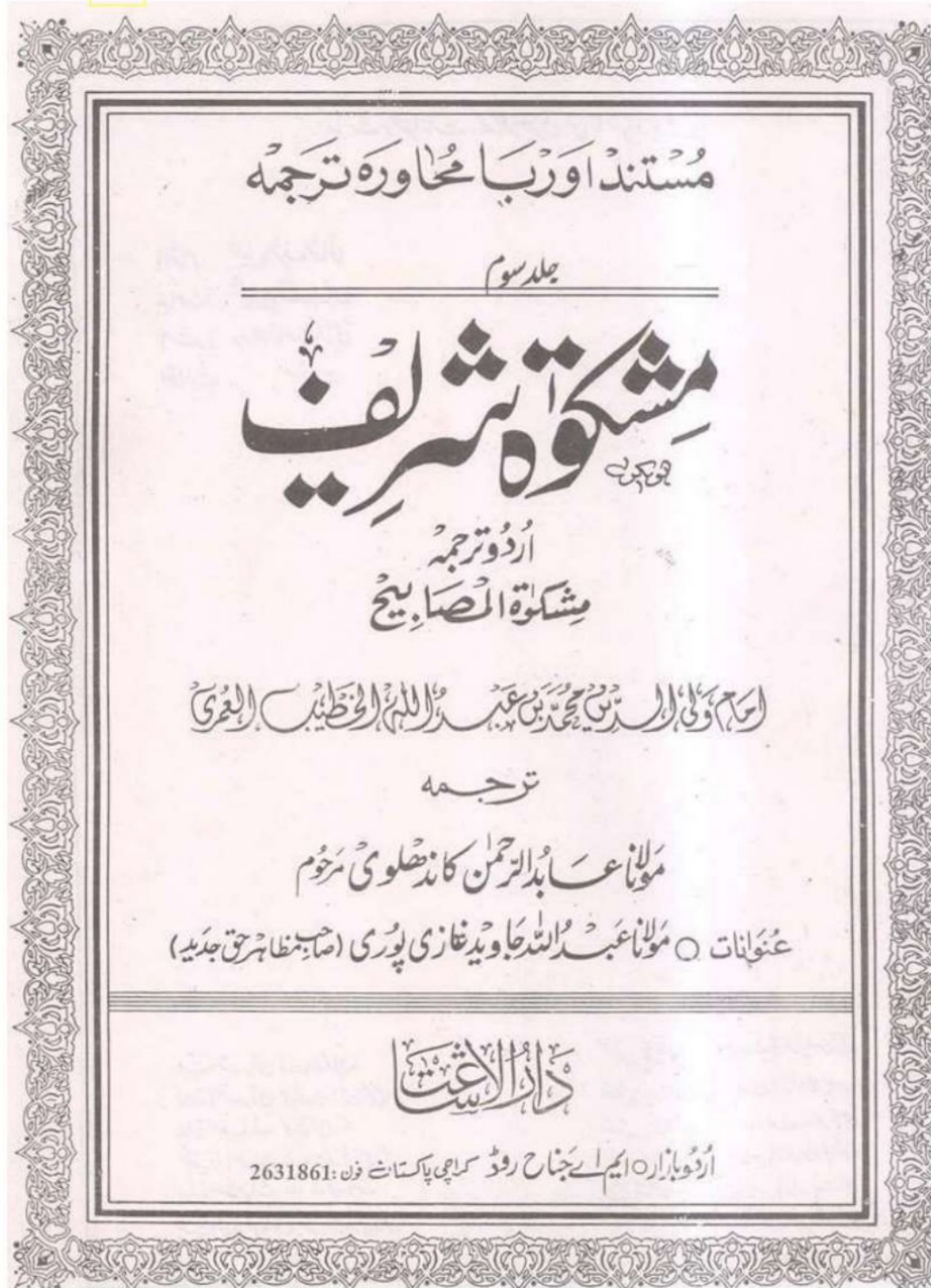
فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

پھر ایک روز وہ اسی متنازعہ زمین کے گھر میں چل رہی تھی کہ ایک کنوئیں یا گڑھے غار میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بن گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت

۵۷۰۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةُ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر نے ایک لشکر (نہاوند کی طرف) بھیجا اور اس پر ساریہ کو مقرر کیا ایک روز عمر رضی اللہ عنہ (مسجد نبوی میں جمعہ کا) خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے بلند آواز سے کہا۔ ساریہ! پہاڑ کی طرف اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ امیر المومنین! ہمارے دشمن نے ہم پر حملہ کیا اور ہم کو شکست دی۔ ناگہاں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اے ساریہ! پہاڑ کی جانب چنانچہ ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت پناہ قرار دیا اور پھر خداوند تعالےٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔

کعب احبار رضی اللہ عنہ کی کرامت

۵۷۰۱ وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

نبیہہ بن وہب کہتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو اور ستر ہزار فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں (یعنی روزانہ صبح کے وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو گھیر لیتے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرنے کیلئے بازوؤں کو قبر پر پھیلاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے۔ تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے دوسرے آجاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے ہیں اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹے گی اور آپ قبر سے برآمد ہونگے اور ستر ہزار فرشتوں کے درمیان خداوند تم کے پاس چلے جائیں گے۔ (دارمی)

بَابُ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

فصل اول

جب اہل مدینہ کے نصیب جاگے تھے

صحیح بخاری
ترجمہ وتشریح
حضرت مولانا محمد داؤد راز
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
قال
قال
رسول
اللہ
انما
الاعمال
بالنیات

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مترجم و ناصری بھی یہی دعا ہے۔

٣٦٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ)) زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي

(٣٦٨٩) ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' ان سے ان کے والد نے' ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے' اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہیں۔ زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد سے یہ بڑھایا ہے کہ ان سے ابو سلمہ نے

زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ)).
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((مِنْ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ)). [راجع: ٣٤٦٩]

بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود فرشتے ان سے کلام کیا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ حضرت عمر ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھا من نبی ولا محدث

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح بخاری

للإمام ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

۱۹۴ھ ——— ۲۵۶ھ

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد داؤد راز

جلد ہشتم

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

متعلق ہے۔ میں کہتا ہوں زرکشی امام بخاری رحمہ اللہ کی طرح وقت نظر کہاں سے لاتے، اسی لیے اعتراض کر بیٹھے، امام بخاری رحمہ اللہ شروع میں یہ حدیث اس لیے لائے کہ آگے کی حدیث میں جس خواب کی نسبت یہ بیان ہوا ہے کہ وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے، اس سے مراد اچھا خواب ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جو خواب شیطان کی طرف سے ہو وہ نبوت کا جزو نہیں ہو سکتا۔ خواب کو مسلم کی روایت میں نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ اور ایک روایت میں ستر حصوں میں سے ایک حصہ اور طبرانی کی روایت میں چھہتر حصوں میں سے ایک حصہ۔ ابن عبدالبر کی روایت چھبیس حصوں میں سے ایک حصہ۔ طبری کی روایت میں چوالیس حصوں میں سے ایک حصہ مذکور ہے۔ یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ روز روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم نبوت میں ترقی ہوتی جاتی اور نبوت کے نئے نئے حصے معلوم ہوتے جاتے جتنا جتنا علم بڑھتا جاتا اتنے ہی حصوں میں اضافہ ہو جاتا۔ قسطلانی نے کہا چھیالیس حصوں کی روایت ہی زیادہ مشہور ہے۔ (وحیدی)

٦٩٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). [مسلم: ٥٩٠٩]

(٦٩٨٧) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔''

رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ اور شعیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٦٩٨٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). [طرفه في: ٧٠١٧]

[مسلم: ٥٩٠٩؛ ابوداود: ٥٠١٨؛ ترمذي: ٢٢٧١]

(٦٩٨٨) ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔''

٦٩٨٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

(٦٩٨٩) ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن ابی حازم اور عبدالعزیز دراوردی نے بیان کیا، ان سے یزید بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن خباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ - باب: مبشرات کا بیان

تشریح: اچھے خواب جو اللہ کی طرف سے خوش خبریاں ہوتے ہیں۔

نبی کا آنا خدا تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے نہ کہ
زحمت۔ تو آخری نبی ہونے میں کوئی
فضیلت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ
اللہ کی رحمت کا دروازہ بند کر دیا۔ تو آخری
نبی ہونے میں کوئی فضیلت نہیں یہ تو سراسر
جاہلوں والی بات ہے۔

بحوث ودراسات
بإدارة معهد الآداب الشرقية في بيروت
١٩

تأليف

الشيخ أبي عبد الله محمد بن علي بن الحسن الحكيم الترمذي

تحقيق

عثمان اسماعيل يحيى
عضو المركز القومي للأبحاث العلمية في باريس
شعبة الحضارة الاسلامية

المطبعة الكاثوليكية - بيروت

عن رسول الله ، صلى الله عليه وسلم ، انه قال: « فإذا أتوا آدم ، يسألونه ان يشفع لهم الى ربّه ، قال لهم آدم: أرأيتم لو أن أحدكم جمع متاعه في غيبته ثم ختم عليها ، فهل كان يؤتى المتاع الا من قبل الختم ؟ فاتوا محمدًا ، فهو خاتم النبيين » . ومعناه عندنا : ان النبوة تمّت بأجمعها لمحمد ، صلى الله عليه وسلم. فجعل قلبه ، لكمال النبوة ، وعاء عليها ، ثم ختم !

ينبؤك[ه] (هذا) ، ان الكتاب المختوم والوعاء المختوم ، ليس لأحد عليه سبيل ، في الانتقاص منه ، ولا بالازدياد فيه مما[و] ليس منه . وان سائر الانبياء[ى] ، عليهم[ا۲] السلام[ا۲] ، لم[ب۲] يختم لهم على قلوبهم ، (فهم غير آمنين ان تجد) النفس سبيلًا الى ما فيها .

ولم يدع الله[ت۲] الحجة مكتومة[ث۲] ، في باطن قلبه حتى اظهرها[ج۲] : فكان بين كتفيه[ح۲] ذلك الختم ، ظاهرًا كبيضة حمامة[خ۲] [١/٢٢٠] . و (هذا) له شأن عظيم[د۲] تطول قصته .

فان الذي عَمِيَ عن خبر[ذ۲] هذا ، يظن[ر۲] ان « خاتم النبيين[ز۲] » تأويله انه آخرهم[س۲] مبعثاً[ش۲] . فأي منقبة[ص۲] في هذا؟ وأي علم في هذا؟ هذا[ض۲] تأويل البله ، الجهلة !

١/٢٢٠) ما يتعلق بالظاهرة المادية لختم النبوة في جسم النبي ، عليه الصلاة والسلام ، (بين كتفيه) راجع كتاب الشريعة للآجري ص٤٥٧ .

ه ينبك VF.
و ما V .
ى النبيين V .
ا۲ – ا۲ – V .
ب۲ – F .
ت۲ + تلك V .
ث۲ مكتوما V .
ج۲ اظهره V .
ح۲ كتفي E .
خ۲ حمام V ، + مكتوب عليه محمد رسول الله V .
د۲ عجيب V .
ذ۲ – V .
ر۲ نظر V .
ز۲ + النبي عليه الصلاة والسلام V .
س۲ + آخر النبيين F .
ش۲ معنا VF .
ص۲ مبعثه VF.
ض۲ – V .

فاتوا محمدًا ، فهو خاتم
النبيين » . ومعناه عندنا : ان النبوة تمّت بأجمعها لمحمد ، صلى الله عليه وسلم.
فجعل قلبه ، لكمال النبوة ، وعاء عليها ، ثم ختم ! ......
هذا ، يظن ان « خاتم النبيين » تأويله انه
آخرهم مبعثاً . فأي منقبة في هذا؟ وأي علم في هذا؟ هذا تأويل
البله ، الجهلة !

(کتاب ختم الاولیاء ، فصل الثامن ، صفحه 341)

نامور صوفی حضرت ابو عبداللہ محمد بن علی حسین الترمذی نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ نبوت حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات میں اپنے تمام کمالات کے ساتھ مکمل ہوگئی ہے۔ آپ کا دل نبوت کے کمال کے لئے ایک برتن کے طور پر بنایا گیا پھر اس پر مہر لگادی گئی۔۔۔ یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپکی کیا فضیلت و شان ہے؟ اور اس میں کونسی علمی بات ہے؟ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

According to us, it means that prophethood manifested itself in its full and complete manner in the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him . His heart became a vessel for the complete perfection of prophethood an d then hisheart was sealed. How can the glory and superiority of Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, be manifested if we claim that he was the last to appear in the world. This is, no doubt, an interpretation of the foolish and the ignorant.

(Kitab Khatm ul Auliya page 341)

Hadhrat Abu Abdullah Muhammad bin Ali Hussain Al-Hakim von Tirmidhi sagt: "Wie kann sich der Glanz und die Vorzüglichkeit des Heiligen Propheten[saw] offenbaren, wenn wir behaupten, er sei zeitlich der Letzte (Prophet), der in dieser Welt erschienen ist. Das ist zweifellos die Auslegung der Toren und Unwissenden."

(Kitab Khatm ul Auliya Seite 341)

حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

خُتِمَ بِہِ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّأْمُرُہٗ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ۔

(تفہیمات الٰہیہ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تفہیم نمبر ۵۳)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہو گئے۔ یعنی آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جس کو خدا تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔

سلسلة مطبوعات اكاديمية الشاه ولى الله الدهلوى

(١٤)

ففهمناها سليمان وكلا آتينا حكما وعلما

(الجزء الثانى)

تأليف

حجة الاسلام الشاه ولى الله الدهلوى

١١١٤ هـ - ١١٧٦ هـ

بتصحيح وتحشية

الأستاذ غلام مصطفى القاسمى

ادارة النشر

يشبه لحلول الماء في منبت الشجر لا يصل إلى كل فرع ولا ورق إلا على توزيع طبيعة الشجر. وعيسى عليه السلام لما كان في العالم لا فوقه كان تاثيره جزئيا خرق العوائد فأحيى الموتى و أبرأ الأكمه والأبرص

و أما رسول الله محمد ﷺ فنشأ في دورة الكمال أول نشأة فاجتمعت له الإقترابات جملة واحدة، و هو صاحب الكتاب الموقوت و أكثر من سواه صاحب الحكمة الموقوتة و شرح صدره و معراجه كلاهما من هذه الدورة الجامعة، وختم به النبيون أي لا يوجد بعده من يأمره الله سبحانه بالتشريع على الناس.

و ابوبكر رضي الله عنه هو مقتد برسول الله ﷺ في دورة الكمال فأجمل كماله، و توجه به إلى الله سبحانه. وعمر رضي الله عنه ورث منه ﷺ قرب الفرائض وعثمان رضي الله عنه قسطا من قرب الوجود، ثم نزل في دورة الإيمان و شرح الصدر، وعلي رضي الله عنه الحكمة كاملة، ثم ذهب إلى القرب الملكوتي، ثم نزل في شرح رسول الله ﷺ للشرع فاستوطنها، ولهذا سمى نفسه بالوصي. و هذه هي الوصاية.

تفهيم (٥٥)

صاحب ظهر در ارشاد و تلقين او سرعت است گويا حيران است و صاحب بطن در صحبت او غايت بطوء سير است و صاحب فردية جامع اصول كمالات است زيرا كه اولياء چون مى ميرند كرمها واشرافها وكرامتها همه منعدم ميشوند و باقى نمى ماند الا تجلى سابغ بر نفس

وختم به النبيون أى لا يوجد بعده من يأمره الله سبحانه بالتشريع على الناس.

(تفہیمات الہیہ، جز 2، صفحہ 85)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:۔
یعنی آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا ربانی مصلح نہیں آسکتا جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مبعوث کرے۔

Hazrat Shah Waliullah, Muhaddith of Delhi, acclaimed as the Reformer of the 12th century of Islam, has stated in his book TAFHEEMAT ILAHIYYAH:-
"The cessation of prophethood with the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him, means that there can be no divinely inspired reformer after him who would be commissioned with a new law by Allah, the Glorious, with a new law.

(Tafheemat e Ilahiyya Part 2 Page 85)

Hadhrat Shah Waliullah, Muhadith von Dehli, der als Reformer (Mudjaddid) des 12. Jahrhunderts n. d. Hidschra gilt, schreibt in seinem Buch Tafhimat Ilahijja: Dass nach dem Heiligen Propheten[saw] das Prophetentum abgeschlossen ist, bedeutet, dass nach ihm kein Gesandter Gottes erscheinen kann, der ein neues Gesetz (Scharia) einführt.

(Tafheemat e Ilahiyya Teil 2, Seite 85)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین میں فرماتے ہیں کہ صرف تشریعی نبوت اور رسالت بند ہوئی ہے۔

قرۃ العینین

فی

تفضیل الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حکیم الامت امام احمد بن عبد الرحیم معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ

١١١٤ھ / ١٧٠٢ء — ١١٧٦ھ / ١٧٦٣ء

ناشر:

المکتبۃ السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور

پاکستان

ابراہیم فہذا یدل علی اختلاف الصلوٰۃ الالہیۃ لاختلاف احوال المصلی علیہم ومقاماتہم عند اللہ وینظر من ہذا
الحدیث فضل ابراہیم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلب ان یصلی علیہ مثل الصلوٰۃ علی ابراہیم فاعلم
ان اللہ سبحانہ وتعالی امرنا بالصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یامرنا بالصلوٰۃ علی آلہ فی الکتاب
وجاء الاعلام فی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایانا الصلوٰۃ علیہ زیادۃ الصلوٰۃ علی الآل فما طلب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اللہ علیہ مثل صلوٰتہ علی ابراہیم من حیث اعیانہما فان العنایۃ الالٰہیۃ برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتم اذ قد خص باموز لم یخص بہا نبی قبلہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ابراہیم ولا غیرہ وذلک من صلوٰۃ
اللہ سبحانہ وتعالی علیہ فکیف یطلب من اللہ سبحانہ وتعالی الصلوٰۃ علیہ مثل صلوٰتہ علی ابراہیم من حیث عینہ
وانما المراد من ذلک ما ابینہ ان شاء اللہ تعالی وذلک ان الصلوٰۃ علی الشخص قد تصلی علیہ من حیث عینہ ومن
حیث ما یضاف الیہ غیرہ فکان الصلوٰۃ من حیث ما یضاف الیہ غیرہ ہی الصلوٰۃ من حیث المجموع اذ للمجموع
حکم لیس للواحد اذا انفرد فاعلم ان آل الرجل فی لغۃ العرب ہم خاصتہ الاقربون الیہ وخاصۃ الانبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام وآلہم ہم الصالحون العلماء باللہ المؤمنون وقد علمنا ان ابراہیم کان من آلہ انبیاء و
رسل اللہ تعالی ومرتبۃ النبوۃ والرسالۃ قد ارتفعت فی الشاہد فی الدنیا فلا یکون بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی امتہ نبی یشرع اللہ لہ خلاف شرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا رسول ولا منع المرتبۃ ولا حجرہا من حیث التشریع
ولا سیما وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمن حفظ القرآن العظیم ان النبوۃ ادرجت بین جنبیہ
وقال فی المبشرات انہا جزء من اجزاء النبوۃ فوصف بعض امتہ بانہم قد حصل لہم المقام وان لم یکونوا
علی شرع یخالف شرعہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد علمنا بما قال لنا صلی اللہ علیہ وسلم ان عیسی علیہ الصلوٰۃ
والسلام ینزل فینا حکما مقسطا عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ولا شک قطعا انہ رسول اللہ
ونبیہ وہو ینزل فلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مرتبۃ النبوۃ بلا شک عند اللہ سبحانہ وتعالی
وما لہ مرتبۃ التشریع عند نزولہ فعلمنا بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا نبی بعدی ولا رسول وان النبوۃ
قد انقطعت والرسالۃ انما یرید بہما التشریع فلما کانت النبوۃ اشرف مرتبۃ واکملہا ینتہی الیہا من
اصطفاہ اللہ سبحانہ وتعالی من عبادہ علمنا ان التشریع فی النبوۃ امر عارض بکون عیسی علیہ الصلوٰۃ

وما لہ مرتبۃ التشریع عند نزولہ فعلمنا بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا نبی بعدی ولا رسول وان النبوۃ
قد انقطعت والرسالۃ انما یرید بہما التشریع فلما کانت النبوۃ اشرف مرتبۃ واکملہا ینتہی الیہا من
اصطفاہ اللہ سبحانہ وتعالی من عبادہ علمنا ان التشریع فی النبوۃ امر عارض بکون عیسی علیہ الصلوٰۃ

مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں:۔

علمائے اہلسنت بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدیدہ نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے اور جو نبی آپ کے ہمعصر ہو گا۔ پس بہر تقدیر بعثتِ محمدیہؐ عام ہے۔

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس از محمد عبدالحی لکھنوی در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ)

اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن

بفضل خالق سموات وارضین مالک ہر مکان ومکین رسالہ مشتملہ بر تحقیق طبقات زمین نافعہ ہر عام وخاص مسمی بہ

دافع الوسواس فی اثر ابن عباس

از تصنیف بحر علوم المعقول حبر فنون المنقول مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی لکھنوی دام فیضہ العلی

در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ باہتمام مولوی محمد ادریس انصاری نبیرۂ حضرت مولانا مرحوم

باردوم طبع گردید

پس ثابت ہوا کہ اسکو ابن عباس نے کسی یہود سے اخذ کیا **اقول** ابن جریر وغیرہ نے اس حدیث کو
یوں روایت کیا ہے قال ابن عباس فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من الخلق اور ابن حجر نے فتح
الباری میں لکھا اسنادہ صحیح اور کلمہ ما علی الارض کا عام ہونا مفہوم ہوا کہ مثل موسی کے بھی اُن طبقات میں ہوگا اور نبی
کنبیکم یا عیسیٰ کعیسی یا نوح کنوح سے نہیں مستفاد ہے کہ ہر طبقہ میں ایک ایک نبی مانند ان انبیاء کے جمیع صفات
کمالیہ میں بھی تا نہ ذکر کرنا موسی کا دلالت کرے کہ یہ قول یہودی کا ہے بلکہ اس قدر مفہوم ہوتا ہے کہ ہر طبقہ میں ایک
نبی مانند ان انبیاء کے تھے اگرچہ مشابہت بعض صفات میں ہو قال البعض حدیث ابن عباس مخالف
قرآن ہے کیونکہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور خبر احاد مخالف قرآن کے باطل ہے **اقول**
یہ حدیث اگر مثبت اس امر کے ہو کہ ہر طبقہ میں ایک ایک نبی آنحضرت کے زمانہ میں صاحب شرع جدید اور نبی مستقل تھا
تو البتہ مخالف ہوگی حالانکہ یہ امر اس سے مستفاد نہیں پس جائز ہے کہ وہ آخر سلسلہ تحتانیہ آنحضرت کے زمانے کے قبل ہو گئے
ہوں یا آنحضرت کے زمانہ میں ہو کے متبع شریعت محمدیہ ہوئے ہوں کیونکہ بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی
کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے چنانچہ ملا علی قاری رسالہ موضوعات میں زیر حدیث
لو عاش ابراہیم لکان نبیاً کے لکھتے ہیں ای لو عاش لکان من اتباعہ کعیسیٰ وخضر والیاس فلا ینافی قولہ تعالیٰ
خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ انتہی اور حافظ ابن حجر اصابہ فی احوال الصحابہ میں
لکھتے ہیں استدل بعضهم علی موت الخضر بقولہ علیہ السلام لا نبی بعدی وبسط ابن دحیۃ القول فی ذالک وتعقب
بعیسیٰ فانہ نبی قطعاً وثبت انہ ینزل الی الارض فی آخر الزمان ویحکم بشریعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجب حمل
النفی علی انشاء النبوۃ لکل احد من الناس لا علی نفی وجود نبی کان قد نبی قبل ذلک انتہی **قال البعض**
اہل اسلام کا یہ قول ہے کہ طبقات زمین کے باہم متصل ہیں اور اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ طبقات جدا
جدا ہیں پس یہ اثر باطل ہے. **اقول** اتصال طبقات زمین مذہب علمائے ہیئت کا ہے اور وہ مردود
ساتھ احادیث صحیحہ کے کہ دلالت کرتی ہیں انفصال پر جامع ترمذی میں ابوہریرہ سے مروی ہے قال کنا جلوساً
مع رسول اللہ فمرت سحابۃ فقال اتدرون ما ہذہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ یسوقہا اللہ الی اہل
لا یعبدونہ ولا یشکرونہ ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فوق ذلک موج مکفوف
وسقف محفوظ ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فوق ذلک سماء ہل تدرون ما فوق

کیونکہ بعد آنحضرت ﷺ یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے
(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ، صفحہ 16)

حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں: کیونکہ بعد آنحضرت ﷺ یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

Hazrat Maulana Abul Hasanat Abdul Hayee says:- "After the demise of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, or even during his own lifetime, it is not an impossibility for someone to be exalted to the position of a simple prophet. But a prophet with a new Law is, indeed, forbidden."

(Dafe alWasawis fi Athar ibn Abbas page 16)

Hazrat Maulana Abul Hasanat Abdul Hayee sagt: "Nach dem Tode des Heiligen Propheten[saw] und sogar während seiner Lebzeit war und ist es nicht unmöglich, dass jemand auf den Rang eines einfachen Propheten erhoben wird. Aber dass ein Prophet mit neuem Gesetz erscheinen wird, ist unmöglich."

(Dafe alWasawis fi Athar ibn Abbas Seite 16)

حضرت امام محی الدین ابن عربی فصوص الحکم میں فرماتے ہیں کہ عام نبوت جس میں شریعت نہ ہو وہ باقی ہے۔

فصوص الحکم

والتعلیقات علیہ

للشیخ الاکبر محیی الدین بن عربی المتوفی سنہ ۶۳۸ ہجریۃ

واعلم أنها[١] لا تسمى مفاتح[٢] إلا في حال الفتح ، وحـــال الفتح هو حال تعلق التكوين بالأشياء ؛ أو قل إن شئت حال تعلق القدرة بالمقدور (٥٤ — ا) ولا ذوق لغير الله[٣] في ذلك . فلا يقع فيها تجلٍّ ولا كشف ، إذ لا قدرة ولا فعل إلا لله[٣] خاصة ، إذ له الوجود المطلق الذي لا يتقيد . فلما رأينا عتب الحق له عليه السلام في سؤاله في القدر علمنا أنه طلب هذا الاطلاع ، فطلب أن يكون له قدرة تتعلق بالمقدور ، وما يقتضي ذلك إلا مَنْ له الوجود المطلق . فطلب ما لا يمكن وجوده في الخلق ذوقـــاً ، فإن الكيفيات لا تدرك إلا بالأذواق .
وأما ما رويناه مما أوحى الله[٤] به إليه لئن لم تنته لأمحون[٥] اسمك من ديوان النبوة ، أي أرفـع عنك طريق الخبَر واعطيك الأمور على التجلي ، والتجلي لا يكون إلا بما أنت عليـــه من الاستعداد الذي به يقع الإدراك الذوقي ، فتعلم أنك ما أدركت إلا بحسب استعدادك فتنظر في هذا الأمر الذي طلبْتَ ، فإذا[٦] لم تره تعلم أنه ليس عندك الاستعداد الذي تطلبه وأن ذلك من خصائص الذات الإلهية ، وقد علمت أن الله أعطى كل شيء خلقـــه : ولم يعطك هذا الاستعداد الخاص ، فما هو خلْقَك ، ولو كان خلْقَك لأعطاكه الحق الذي أخبر أنه «أعطى كل شيء خلقه» . فتكون أنت الذي تنتهي عن مثـــل هذا السؤال من نفسك ، لا تحتاج فيه إلى نهي إلهي . وهـــذه (٥٤ — ب) عناية من الله بالعزيْر عليه السلام عَلِمَ ذلك من علمه وجهله من جهله .

٨ واعلم أن الولاية هي الفلك[٧] المحيط العام ، ولهذا لم تنقطع ؛ ولها الإنباء العام . وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعه[٨] . وفي محمد صلى الله عليه وسلم قد انقطعت ،

---

(١) «ا» و «ن» : أنه (٢) ب : بالمفاتيح — ن : مفاتيح (٣) ا : + تعالى في الحالتين
(٤) ا : + تعالى (٥) ا : لأمحن (٦) ا : فما لم (٧) ب : الملك
(٨) ب : المنقطعة

فلا نبي بعده : يعني مشرّعاً أو مشرَّعاً له ، ولا رسول وهو المشرع . وهـــذا الحديث قَصَمَ ظهور أوليـــاء الله لأنه يتضمن انقطاع ذوق العبودية الكاملة التامة . فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فإن العبد يريد أَلا يشارك سيده – وهو الله[١] – في اسم ؛ والله[١] لم يتسم[٢] بنبي ولا رسول ، وتسمى بالولي واتصف بهذا الاسم فقال «الله[٣] ولي الذين آمنوا» : وقال «هو الولي الحميد» . وهذا الاسم باقٍ جار على عباد الله دنيا وآخـرة . فلم يبق اسم يختص به العبد دون الحق بانقطاع النبوة والرسالة : إلا أن الله لَطَفَ[٤] بعباده ، فأبقى لهم النبوة العامة التي لا تشريع فيها ، وأبقى لهم التشريع في الاجتهـــاد في ثبوت الأحكام ، وأبقى لهم الوراثة في التشريع فقال «العلماء ورثة الأنبياء» . وما ثَمَّ ميراث في ذلك إلا فيما اجتهدوا فيـــه من الأحكام فشرَّعوه . فإذا رأيت النبي ٩ يتكلم بكلام خارج عن التشريع فمن حيث هو ولي[٥] وعارف ، ولهذا ، مقامه (٥٥ – ب) من حيث هو عـــالم أتم وأكمل من حيث هو رسول أو ذو تشريع وشرع . فإذا سمعت أحداً من أهل الله يقول أو ينْقَل إليك عنه أنه قال الولاية أعلى من النبوة ، فليس يريد ذلك القائل إلا ما ذكرناه . أو يقول إن الولي فوق النبي والرسول ، فإنه يعني بذلك في شخص واحـــد : وهو أن الرسول عليه السلام – من حيث هو ولي – أتم من حيث هو نبي رسول[٦] ؛ لا أن الولي التابع له أعلى منه ، فإن التابع لا يدرك المتبوع أبداً فيما هو تابع له فيه[٧] ؛ إذ لو أدركه لم يكن تابعاً[٨] له فافهم . فمرجع الرسول والنبي المشرع إلى الولاية والعلم . ألا ترى الله تعالى قد أمره بطلب الزيادة من العلم لا من غيره فقال له آمِراً «وقل[٩] رَب

---

(١) ا : + تعالى (٢) ب : لم يسم – ا : لا يتسمى (٣) ن : ساقطة

(٤) ب : لطيف لطف – ن : لطيف بعباده (٥) الواو ساقطة في ب

(٦) ن : ورسول (٧) ب : ساقطة (٨) ا : تابع (٩) «ب» و «ن» : قل من غير الواو

وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعه[٨]. وفي محمدصلى الله عليه وسلم قد انقطعت، فلا نبي بعده : يعني مشرّعاً أو مشرّعاً له ، ولا رسول وهو المشرع .... أن الله لَطَفَ[٤] بعباده ، فأبقى لهم النبوة العامة التي لا تشريع فيها ،
(فصوص الحکم ، صفحہ 134-135)

حضرت امام محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ کہ جو نبوت اور رسالت شریعت والی ہوتی ہے۔ پس وہ تو آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گئی ہے پس آپ کے بعد شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔۔۔ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی کر کے ان میں عام نبوت جس میں شریعت نہ ہو باقی رہنے دی ہے۔

Hazrat Imam Muhyuddin Ibn Arabi Says:- "In so far as the law-bearing prophethood is concerned, it verily ceased and terminated in Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, and therefore has there is no law-giving prophet after him.... but Allah has in His graciousness to His servants, continued general prophethood without the law-bearing elements."

(Fusus ul Hikam, Page 134-135)

Ein neues Gesetz (Scharia) durch einen Propheten und Gesandten ist nach dem Erscheinen des Heiligen Propheten ausgeschlossen. Nach ihm wird kein gesetzbringender Prophet erscheinen [...], doch aufgrund der Barmherzigkeit Gottes zu seinen Dienern wird für sie weiterhin das Prophetentum ohne Gesetz bestehen bleiben.

(Fusus ul Hikam, Seite 134-135)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندی اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں۔

حصول کمالات نبوت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے والوں کے لیے ختم نبوت کے منافی نہیں۔

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

لله الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

یعنی

بفضل رحمانی و امداد یزدانی بآئین نوی

★ حصہ چہارم دفتر اول ★

مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد سرهندی قدس سره

باہتمام و تصحیح خاکسار نور احمد عفا اللہ عنہ پسروری ثم امرتسری

در مطبع دین محمد منشی نبی بخش واقع امرتسر مطبوع گردید

مکتوب صد و یکم (۳۰۱)

حصول کمالات نبوت بطریق وراثت بعد از بعثت سید المرسلین منافی خاتمیت او نیست

وعلوم ومعارف وکمالات آن مقام بطریق وراثت نیز نصیب تابعان باشد شرع خاص کند بندہ
سلامتے عام را، پس حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت
خاتم الرسل علیہ وعلی آلہ وعلی جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافی خاتمیت او نیست
علیہ وعلی آلہ الصلوة والسلام فلا تکن من الممترین بدان اسعدک اللہ تعالی راہے
کہ بکمالات نبوت موصل شدہ دو است راہ نخست آنست کہ مربوط بحصول کمالات مفصلہ مقام ولایت است وشروط
است بحصول تجلیات ظلیہ ومعارف سکریہ کہ مناسب مرتبۂ ولایت اند بعد از طی این کمالات و
حصول این تجلیات قدم در کمالات نبوت نہادہ می آید و درین مقام وصول باصل است انتفاء
ظلیتش ذنب و راہ دیگر آنست کہ بے توسط حصول این کمالات ولایت وصول بکمالات نبوت
میسر گردد واین راہ دوم شاہ راہ است واقرب است بوصول وہر کہ بکمالات نبوت رسیدہ است
الا ماشاء اللہ تعالی باین راہ رفتہ است از انبیاء کرام علیہم الصلوة والسلام واز اصحاب
کرام ایشان بتبعیت و وراثت ایشان علیہم وعلی اصحابہم الصلوة والسلام والتحیة
و راہ اول دور و دراز است و متعسر الحصول و متعذر الوصول جمعے از اولیاء در مقام ولایت کہ
بشرف نزول مشرف گشتہ اند کمالاتیکہ بمقام نزول تعلق داشتہ کمالات نبوت خیال کردہ اند و دعوت خلق
را کہ مناسب مقام دعوت است از خصائص مقام نبوت انگاشتہ نہ اینچنین است بلکہ این نزول ہم
رنگ عروج آن ہر دو تا بولایت اند عروج و نزول دیگر است فوق مقام ولایت کہ بنبوت تعلق
دارد واین توجہ بخلق غیر آن توجہ بخلق است کہ بنبوت مناسب است واین دعوت غیر آن دعوت
است کہ از کمالات نبوت شمردہ اند ہرچہ کردہ اند از دائرہ ولایت بیرون نہ نہادہ اند و حقیقت کمالات
نبوت را در نیافتہ نصف ولایت را کہ جانب عروج اوست تمام ولایت انگاشتہ اند و نصف دیگر آنرا
کہ جانب نزول اوست مقام نبوت تصور کردہ اند ع چون کرمے کہ در سنگے نہانست زمین
و آسمان او ہمان است ٭ و ممکن است کہ شخصے براہ اول وصول پیدا کند و جمیع کمالات مفصلہ ولایت

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝

لِلّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

یعنی

(اردو ترجمہ)

مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

دفتر اوّل ـــــ حصہ پنجم

(تصحیح و حواشی و ترجمہ)

مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی
خطیب و امام مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

(ناشر)

مدینہ پبلشنگ کمپنی ۔ بندر روڈ ۔ کراچی

ہے۔ عوام بے چاروں کا کیا ذکر۔ اخص خواص میں سے بھی بہت کم ایسے لوگ ہیں جنہیں اس دولت و معرفت کی طرف راستہ ملا ہے ؎

اگر پادشاہ بر در پیر زن
بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن ![1]

یہ نہایت ظہورات اور تجلیات کے اعتبار سے ہے۔ جس کے بعد کسی قسم کی تجلی اور ظہور متصور نہیں ہو سکتا[2]

ومن بعد هذا ما يدق صفاته
وما كتمه احظى لديه واجمل

اور سلامتی کا نزول ہو ہر متبع ہدایت پر اور ہر ایسے شخص پر جو مصطفےٰ کی متابعت کا پابند ہو۔ علیه وعلٰی اٰله وعلٰی جميع الانبياء والمرسلين وعلٰی اٰله واٰل كلٍّ وعلی الملٰئكة المقربين الصلوات والتسليمات والتحيات والبركات اتمها واكملها وازكاها واعلاها وادومها وابقاها واتمها واشملها۔

مکتوب نمبر ۳۰۱

مولانا امان اللہ کی طرف صادر فرمایا:

قرب نبوت و قرب ولایت اور ان راہوں کے بیان میں جو قرب نبوت تک پہنچا دیتی ہیں۔ اور اس کے مناسب امور کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوٰۃ۔ میرے فرزند مولانا امان اللہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ نبوت قرب الٰہی جل شانہٗ سے عبارت ہے جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں۔ اس کے عروج کا رُخ حق جل و علا کی طرف ہوتا ہے اور اس کے نزول کا رُخ مخلوق کی طرف۔ یہ قرب بالاصالۃ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا حصہ ہے اور یہ رتبہ و عہدہ ان بزرگوں علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور اس رتبہ و منصب کو ختم کرنے والے حضرت سید البشر ہیں علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ نزول کے بعد حضرت خاتم الرسل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی متابعت کریں گے۔ غایۃ ما فی الباب یہ ہے کہ مشرکا روں

[1] اگر بادشاہ بڑھیا کے دروازے پر آئے، تو اے خواجہ تو اپنی ڈاڑھی نہ اکھیڑ۔ یعنی رنج نہ کر۔

[2] اس کے بعد وہ چیز ہے جس کا بیان بہت دقیق ہے۔ اور جس کا چھپانا اس کے نزدیک زیادہ لذیذ اور بہتر ہے۔

کو بھی حصہ حاصل ہے۔ اور اس مقام کے علوم و معارف اور کمالات سے بطریق وراثت پیروکاروں کو بھی حصہ ملتا ہے۔ ع

خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را[1]

تو خاتم المرسلین علیہ وآلہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتسلیمات کی بعثت کے بعد بطریق وراثت وتبعیت آپ کے پیروکاروں کو کمالات نبوت کا حصول آپ کی خاتمیت کے منافی نہیں علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام لہٰذا شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

اے عزیز جان لے! (اللہ تعالیٰ تجھے سعادت مند کرے) کہ کمالات نبوت تک پہنچانے والے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ تو مقام ولایت کے کمالات مفصّل طور پر طے کرنے سے وابستہ ہے۔ اور تجلیات ظلیہ اور معارف سکریہ، جو مرتبہ ولایت کے مناسب ہیں، کے حصول پر موقوف ہے۔ ان کمالات کے طے کرنے اور ان تجلیات کے حصول کے بعد کمالات نبوت میں قدم رکھا جا سکتا ہے۔ اس مقام میں اصل تک وصول ہوتا ہے۔ اور ظلیت کی طرف التفات و توجہ گناہ ہے۔

اور دوسرا راستہ وہ ہے جس میں ان کمالات ولایت کے حصول کے بغیر ہی کمالات نبوت تک وصول میسر آجاتا ہے۔ اور یہ دوسرا راستہ کشادہ اور فراخ ہے۔ اور وصول کے زیادہ نزدیک ہے۔

اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے صحابہ کرام علیہم وعلیٰ اصحابہم الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ میں سے انبیاء کی وراثت اور تبعیت کے طور پر جو کمالات نبوت تک پہنچا ہے اسی راستے سے پہنچا ہے، الا ماشاء اللہ پہلا راستہ دور دراز اور معسر الحصول اور مشکل الوصول ہے۔ اولیاء کی ایک جماعت مقام ولایت میں شرفِ نزول سے مشرف ہوئی ہے۔ انہوں نے ان کمالات کو جو مقام نزول سے تعلق رکھتے ہیں کمالات نبوت خیال کر لیا ہے اور مخلوق کی طرف رُخ کرنے کو جو مقام دعوت کے خصائص سے ہے، مقام نبوت گمان کر لیا ہے بلکہ یہ نزول اس کے عروج کی دونوں ولایتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مقام ولایت سے اوپر ایک عروج و نزول ہے جو نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور مخلوق کی یہ توجہ اس توجہ بخلق کا غیر ہے جو نبوت کے مناسب ہے۔ اور یہ دعوت اس دعوت کا غیر ہے، جس کو کمالات نبوت سے شمار کیا گیا ہے۔

یہ گمان کرنے والے کیا کریں۔ کیونکہ انہوں نے دائرہ ولایت سے قدم باہر ہی نہیں رکھا۔ اور کمالات نبوت کی حقیقت کو نہیں پا سکے۔ نصف ولایت کو جو اس کی جانب عروج ہے پوری ولایت گمان کر لیا ہے۔ اور اس کے دوسرے نصف، کو جو جانب نزول ہے، مقام نبوت تصور کر لیا ہے

[1] اللہ تعالیٰ مصلحت عام کی خاطر کسی بندے کو خاص کر لیتا ہے۔

امام کی ضرورت اب بھی ویسے ہی ہے جیسے پہلے تھی۔

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

الصراط السوی

فی

احوال المہدی عج

مصنفہ
جناب فضائل و فواضل مآب مولانا مولوی سید محمد سبطین السرسوی اعلی اللہ مقامہ

ناشر منیجر البرہان بکڈپو ۳۵ - بدھشٹر روڈ - کرشن نگر - لاہور

ملنے کا پتہ
امامیہ کتب خانہ
اندرون موچی دروازہ - لاہور ۸

قابلِ غور ہیں۔ اور یہی حقیقتِ افلاک الباب علومِ نبیؑ۔ اوصیائے پیغمبر وائمہ کے اقوال و فرمائشات سے ثابت ہوتی ہے جن کی تفصیل کا یہ محل نہیں[1]۔ اسی طرح حقیقتِ سماوات کلامِ خدا سے یہ ثابت ہوتی ہے "ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ" پھر ارادہ ہاری تطبیقِ سماوات کی طرف متوجہ ہوا۔ درآنحالیکہ وہ دخان (دود۔ دھواں) تھے۔ پس سماوات بھی اجسامِ ثقیلہ کثیفہ نہیں ہیں۔ بلکہ دخانی و بخاری تھے ہیں۔ آج ہزاروں برس کی تحقیقات کے بعد یہ معلوم کیا ہے۔ کہ جسمِ انسانی ہر مہینے نیا بدلتا رہتا ہے۔ اور خدا یوں فرماتا ہے۔ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ کیا ہم ایک دفعہ بنا کر اور خلق کر کے تھک گئے اور عاجز ہو گئے۔ نہیں بلکہ وہ ہمیشہ خلقتِ جدیدہ کا لباس پہنے رہتے ہیں" یہ اس تحقیقِ حکماء سے کہیں اعلیٰ اور زیادہ ہے۔ جسمِ انسانی ہر ماہ نہیں بلکہ ہر دن بدلتا ہے۔ وقس علیٰ ذٰلِکَ؛

خلاصہ یہ ہے۔ کہ حقیقی ترقی انسان کا دار و مدار علومِ حقیقیہ ہی پر ہے۔ اور علومِ حقیقیہ وہی ہیں۔ جو بلا اسبابِ ظاہریہ و آلاتِ خارجیہ من جانب اللہ بطورِ وحی یا الہامِ کلامی عطا ہوئے ہوں۔ اور اس لئے نوعِ انسانی بالفطرۃ ایسے معلّم کی محتاج ہے۔ اور بحکمِ فطرتِ عالم و قولِ خدا و فعلِ خدا ایسے معلّم کا وجود ضروری ہے۔ اور ایسا معلّم اس زمانے میں امام ہے۔ لہٰذا وجودِ امام ضروری ہے۔ اور وجودِ امام کا منکر خدا کی وجودی اور قولی کتاب اور خدا کے کلام اور کام کا منکر اور اس کا مخالف ہے۔ وھو المطلوب؛

تنبیہ۔ یہاں بعض جہال کو یہ شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ اب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و اوصیاء گزر چکے۔ اور حضرت خاتم النبیینؐ تمام تعلیمات کا خاتمہ کر چکے۔ اب کسی امام کی ضرورت نہیں ہے۔ اور انسان من حیث الفطرت اب کسی خاص معلّمِ روحانی کا محتاج نہیں ہے۔ مگر یہ شبہ تقریراتِ سابقہ سے خود رفع ہے۔ کیونکہ جو ضرورت جب تھی اب بھی ہے۔ علوم پہلے ناقص تھے اب بھی ہیں۔ عقول پہلے ناقص تھیں اب بھی ہیں۔ تمام افرادِ انسانی معصوم نہیں بن گئے۔ جن کے علوم و کلمات و افعال و اعمال میں احتمالِ غلطی و خطا نہ ہو۔ اور ان کے علوم علومِ حقیقیہ یقینیہ سمجھے جائیں۔ جو اختلاف پہلے تھا۔ اب بھی موجود ہے۔ بلکہ زیادہ۔ اگرچہ اس کی علت تعلیماتِ انبیاء کو چھوڑ دینا ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں زمانۂ ظہورِ نبیؐ میں یا امامؑ میں ان لوگوں میں بالکل اختلاف نہ تھا۔ جو نبیؐ کو مانتے تھے۔ اور امامؑ کو سچا پیشوا سمجھتے تھے اور ان سے علم حاصل کرتے تھے۔ پیغمبرؐ زمانہ پیغمبری میں تمام اختلافات کو رفع فرما دیتے تھے۔ پس دلیل ایک سی ہے۔ اور ضرورت ایک۔ اگر کسی وقت میں نوعِ انسانی معلّمِ روحانی کی محتاج تھی۔ تو اب بھی ہے۔ الّا یہ کہہ دیا جائے۔ کہ کبھی انسان محتاجِ پیغمبرؐ و امامؑ و معلّمِ روحانی نہ تھا۔ اور بعثت معلمین الٰہی معاذ اللہ

---

[1] اگر تفصیل تمام مسائل علمِ ہیئت کی دیکھنی ہو۔ تو کتاب "الہیئۃ والاسلام" اردو ترجمہ "الہیئۃ والاسلام" ملاحظہ

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد
فیض نبوت بند نہیں ہوا صرف نبوت
تشریح ختم ہوئی ہے پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میرے بعد کوئی نبی
نہیں اور میرے بعد کوئی رسول نہیں یعنی
وہاں کوئی ایسا نہیں جو میرے بعد بھی کوئی
خاص شریعت جاری کرے۔

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الاکابرِ

تصنیف لطیف:

قطب ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیّدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:

رئیس المتکلمین عالم باعمل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

ہوگا تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے ورنہ درگذر کرتے ہوئے اس سے صرف نظر کریں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے دعویٰ نبوت کی پابندی کا مسئلہ

اگر کہا جائے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے نبوت کے دعویٰ پر پابندی تھی؟ تو جواب یہ ہے کہ کوئی پابندی نہ تھی۔ اور اسی لئے عبد صالح حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وما فعلتہ عن امری (الکہف آیت ۸۲۔ میں نے یہ اپنی مرضی سے نہیں کیا) پس بیشک آپ کے زمانے نے یہ عطا کیا۔ اور آپ اپنے رب کی طرف سے ایک شریعت پر تھے جسے آپ کے پروردگار نے آپ کی طرف ملک الہام کی زبان پر وحی فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ بلا واسطہ اتاری گئی۔ اور حق تعالیٰ نے آپ کے لئے حضرت موسیٰ کے پاس اور ہمارے پاس اس کی گواہی دی ہے اور آپ کا تزکیہ فرمایا۔ اور آج حضرت الیاس اور خضر علیہما الصلوٰۃ السلام شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہیں۔ موافقت کے طریقے سے یا اتباع کے طور پر۔ بہر حال انہیں یہ صرف تعریف کے طور پر حاصل ہے بطور نبوت نہیں۔ اور اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب زمین پر اتریں گے تو ہم میں صرف ہمارے نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ساتھ فیصلہ کریں گے جس کا بطور تعریف اللہ تعالیٰ انہیں تعارف کرائے گا گرچہ آپ (اپنی ذات میں) نبی ہیں۔

امر حق سے مراد

اور جان لے کہ حق عزوجل کا امر اس کا عمومی حکم ہے مگر یہ کہ اسے دلیل خاص کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (النساء آیت ۵۹۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی) پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی کے لئے اختیار نہیں رکھا کہ آپ کی شرع کی مخالفت کرے۔ اس پر صرف اتباع واجب کی ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ اختیار رکھا کہ شریعت جاری کریں پس امر کریں اور نہی کریں۔ رہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد و اولوا لامر منکم (النساء آیت ۵۹ اور اپنے میں سے حاکموں کی) تو ہمارا ان کی طاعت کرنے سے مراد اس صورت میں ہے جبکہ ہمیں مباح کا حکم دیں یا ہمیں اس سے روکیں۔ نہ یہ کہ وہ ہمارے لئے ایسی شریعت جاری کریں جو کہ ثابت شدہ شرع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہو۔ تو جب وہ ہمیں کسی مباح کا امر کریں یا ہمیں اس سے روکیں پس ان کی طاعت کریں تو اس میں ہمارا اجر اس شخص کا اجر ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کے امر کی طاعت کی جو اس نے امر اور نہی کی صورت میں واجب کیا۔ اور یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ اور اکثر لوگ اس کا شعور نہیں رکھتے بلکہ کبھی تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور شیخ نے فتوحات کے ۳۸ ویں باب میں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد باب رسالت بند کر دیا تو وحی کے منقطع ہونے کی بناء پر جس کی وجہ سے اولیاء کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اتصال تھا یہ نہایت شدید حقیقت تھی جس کی تلخی اولیاء اللہ نے حلق سے اتاری کیونکہ یہ ان کی ارواح کی غذا تھی۔ انتہی۔ اور ۳۷ ویں باب کے ۲۵ ویں جواب میں شیخ نے فرمایا: جان لے کہ حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (فیض) نبوت مطلقاً مرفوع نہیں ہوا۔ صرف نبوت تشریع اٹھائی گئی ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے بعد کوئی رسول نہیں۔ یعنی وہاں کوئی ایسا نہیں جو میرے بعد کوئی خاص شریعت جاری کرے۔ تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی طرح ہے کہ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں۔ اور قیصر ہلاک

ہوگیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں۔ اور کسریٰ و قیصر نہیں تھا مگر روم اور فارس کا بادشاہ اور روم میں بادشاہ ہمیشہ رہا۔ لیکن صرف یہ نام اٹھ گیا باوجودیکہ ان میں بادشاہ پایا گیا اور ان کے بادشاہ کا نام اس کے علاوہ کوئی اور رکھا گیا۔ اور شیخ عبدالقادر الجیلی فرماتے ہیں کہ انبیاء کو اسم نبوت عطا فرمایا گیا اور ہمیں لقب۔ یعنی ہم پر اسم نبی ممنوع ہے۔ باوجودیکہ حق تعالیٰ ہمیں ہمارے سرائر میں اپنے کلام اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے معنوں کی خبر دیتا ہے اور اس مقام والوں کو خصوصی فیض نبوت پانے والے اولیاء کا نام دیا جاتا ہے۔ تو ان کے فیض نبوت کی غایت احکام شرعیہ کا مکمل تعارف ہے تا کہ ان میں خطا نہ کریں۔ اور کچھ نہیں۔ انتہی۔

(اقول وباللہ التوفیق۔ یہاں وہ حاشیہ دیکھ لیا جائے جو کہ مقام وسیلہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تخصیص کے عنوان کے تحت درج ہے۔ ضروری ہے۔ محمد محفوظ الحق غفرلہ)

تشریع مجتہدین کا حکم

اگر تو کہے کہ مجتہدین کے شریعت بیان کرنے کا کیا حکم ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ مجتہدین نے اپنی طرف سے کوئی چیز شریعت کے طور پر بیان نہیں کی۔ انہوں نے تو صرف وہ شرعی امور بیان کئے ہیں جن کا احکام میں ان کے غور وفکر نے تقاضا کیا اس حیثیت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجتہدین کے حکم کو برقرار رکھا۔ تو ان کا حکم آپ کی اس شرع سے ہی ہوا جو آپ نے مقرر فرمائی۔ کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنہوں نے مجتہد کو وہ مادہ عطا فرمایا جس میں اس نے دلیل سے اجتہاد کیا۔ اور اگر فرض کیا جائے کہ مجتہد نے ایسی شریعت جاری کی جو اسے شارع کی طرف سے وارد ہونیوالی دلیل نے عطا نہیں کی تو ہم اسے اس پر رد کردیں گے کیونکہ یہ ایسی شرع ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اذن نہیں دیا۔ واللہ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل المرسلین اور خاتم النبیین اور اعلم باللہ تعالیٰ ہیں

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہونے اور یہ کہ آپ ان کے خاتم ہیں اور سب کے سب آپ سے ہی استمداد کرتے ہیں کی تائید ۴۹۱ ویں باب کے علوم میں شیخ کے اس قول سے ہوتی ہے کہ خلق میں سے کسی کے لئے کوئی علم نہیں جو وہ دنیا وآخرت میں حاصل کرتا ہے مگر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنیت سے ہے۔ برابر ہے کہ آپ کی بعثت شریفہ کے زمانے سے پہلے کے انبیاء وعلماء ہوں یا بعد والے۔ اور ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ کو اولین وآخرین کا علم دیا گیا ہے اور بلاشبہ ہم آخرین میں سے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا شدہ علم میں حکم عام رکھا ہے۔ پس یہ منقول۔ معقول، مفہوم اور موہوب ہر علم کو شامل ہے۔ پس اے بھائی! کوشش کر کہ تو ان میں سے ہو جو کہ علم باللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ اللہ کے متعلق ساری مخلوق سے مطلقاً زیادہ عالم ہیں۔ اور اس سے پرہیز کر کہ تو آپ کی امت کے علماء میں سے کسی کو بلا دلیل خطا کار گردانے۔ اور یہ ایک راز ہے جس پر میں نے تجھے متنبہ کیا ہے۔ اس کی حفاظت کر، اور یہ مت کہہ کہ تو نے وسیع کو تنگ کردیا ہے اور تو یوں کہنے لگے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو وجہ خاص سے جو کہ ہر مخلوق اور اس کے رب عزوجل کے درمیان ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کے بغیر جو چاہے علوم عطا فرماتا ہے اور حضرت خضر علیہ السلام کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو کہ اپنے زمانے کے رسول ہیں رونما ہونے والے واقعہ سے دلیل پکڑے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے تجھ پر تنگی نہیں کی کہ تو

الیواقیت والجواہر میں سید عبدالوہاب
شعرانی نے لکھا ہے

"پس اس جہاں میں رسول ہمیشہ
رہے اور رہیں گے مگر شرع محمد
عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت
کے ساتھ"۔

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

تصنیف لطیف :

قطب ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم :

رئیس المتکلمین عالم باعمل، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

اور ہم پر اپنے لئے مقام وسیلہ کے سوال کے حرام ہونے کی تائید اس مسئلہ سے بھی ہوتی ہے جسے علماء کرام نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرمایا ہے کہ اس خاتون کو نکاح کا پیغام دینا حرام ہے جس کیلئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے ولی کو تعریض فرمائی ہو کہ اس کا نکاح آپ سے کر دے۔ اسی لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کش قبول کرنے سے رک گئے جبکہ انہوں نے اپنی بیٹی حفصہ سے نکاح کرنے کو کہا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حفصہ کا ذکر فرماتے ہوئے سنا۔ انتہی۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے مصر میں فتوحات کے نسخوں میں سے ایک نسخے میں یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی کہ ہر مسلمان کیلئے جائز ہے کہ اپنے لئے مقام وسیلہ کا سوال کرے کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے اپنے لئے معین نہیں فرمایا۔ اور شاید یہ ان نسخوں میں سے ہے جن میں شیخ پر جھوٹی باتیں درج کی گئیں۔ یا آپ نے اس سے رجوع فرمالیا۔ دلیل یہ ہے کہ آپ نے ۳۳۷ ویں باب میں فرمایا ہے کہ جنت میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مرتبہ وہ مقام وسیلہ ہی ہے جس سے تمام جنتیں بطور فرع نکلتی ہیں۔ اور یہ جنت عدن میں دار المقامہ ہے اور اس کا جنتوں میں سے ہر جنت میں شعبہ ہے۔ اور اس شعبہ سے اس جنت والوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظاہر ہوں گے اور یہ ہر جنت میں سب سے عظیم مقام ہے۔ انتہی۔ پس اس جھوٹی بات کو شیخ کی طرف منسوب کرنے اور یوں آپ پر اعتراض کرنے سے پرہیز کر۔ واللہ علم۔

تینتیسویں بحث

نبوت اور رسالت

۳۳ ویں بحث نبوت اور رسالت کی ابتداء اور ان دونوں کے درمیان فرق کے بیان میں ہیں۔ اور ایک زمانے میں بیک وقت دو رسولوں کی ایک ساتھ رسالت کے امتناع کے بیان میں اور اس مسئلہ کا بیان کہ ہر رسول خلیفہ نہیں۔ علاوہ ازیں دیگر نفیس مسائل جو کہ کسی کتاب میں نہیں پائے جاتے۔

اے بھائی! جان لے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی کی ابتداء سب سے پہلے سچی خواب سے ہوئی۔ اگر تو کہے کہ آغاز وحی کی حقیقت کیا ہے؟ تو جیسا کہ شیخ نے فتوحات کے ۳۷ ویں باب میں مذکور ۲۵ ویں جواب میں فرمایا ہے کہ آغاز وحی سے مراد معانی مجردہ عقلیہ کو قوالب حسیہ مقیدہ کی صورت میں بارگاہ خیال میں نازل کرنا ہے، برابر ہے کہ نیند میں ہو یا بیداری میں۔

اگر تو کہے کہ جب تو یہ ان چیزوں سے ہے جن کا ادراک حس کے ساتھ ہوتا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ ہاں۔ یہ مدرکات حس اور حضرت محسوس سے ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے فتمثل لها بشرا سويا (مریم آیت ۱۷۔ پس وہ اس کے سامنے پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوا)۔ شیخ محی الدین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بارگاہ خیال میں علم کا ادراک دودھ کی صورت میں فرمایا۔ اور اسی لئے آپ اپنی خواب کی تعبیر اس کے ساتھ فرماتے تھے۔ اور اجزائے نبوت میں سے یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے امت پر باقی رکھا کیونکہ مطلقاً فیض نبوت مرفوع نہیں ہوا۔ نبوت شریعت مرفوع ہوئی ہے۔ جیسے کہ حدیث پاک میں ہے من حفظ القرآن فكا نما ادرجت النبوة بين جنبيه ۔ یعنی جس نے قرآن کریم حفظ کیا گویا اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان فیض نبوت کا چشمہ جاری کر دیا

گیا۔ تو بلا شک اس وجہ سے نبوت کا فیض قائم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد کہ **فلا نبی بعدی و لا رسول** کا مفہوم یہ ہے کہ میرے بعد کوئی اور شریعت جاری کرنے والا نہیں۔

(اقول و باللہ التوفیق۔ شیخ اکبر قدس سرہ العزیز کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے مبعوث ہونے کے قائل ہیں۔ حاشا و کلا۔ بلکہ جیسا کہ مذکورہ ترجمہ سے بھی واضح ہے اس سے پہلے شیخ نے اس بحث میں تفصیل سے بیان کیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ دراصل حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کے نائب ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کسی جدید نبی کی بعثت کے امکان کا ذکر نہیں کر رہے بلکہ یہ بتا رہے ہیں کہ اہل اللہ اور اکابر اسلام سے جو حقائق و معارف ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں یہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عالمگیر نبوت و رسالت ہی کا فیض ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کا کوئی تصور نہیں۔ آپ آخری نبی ہیں۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اور فائدہ تام کیلئے یہاں من و عن وہی الفاظ نقل کئے دیتا ہوں جو مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے عظیم اور مبسوط فتوی میں شیخ الاسلام عمدۃ الفقہا الاعلام حضرت الامام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ المولی القوی نے بیان فرمائے جس کا نام ہے جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوہ۔ فرماتے ہیں "اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرض اول اور مناط (مدار) ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا۔ ان کے زمانے میں، خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال اور باطل جاننا فرض اجل اور جز و ایمان ہے۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر، نہ صرف منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک (شک کرنے والا) کہ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً کافر **ملعون مخلد فی النیران** (جہنم میں ہمیشہ رہنے والا) ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کہ اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر۔ جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر۔ بین کافر جلی الکفران ہے۔ الناقل محمد محفوظ الحق غفرلہ، ولوالدیہ)

مختلف سوالات اور ان کے جوابات

اگر تو کہے کہ سچا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ اس عدد کی کیا حکمت ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ اجزاء کی اس عدد کے ساتھ تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت ۲۳ سال تھی جبکہ سچے خواب چھ ماہ اور چھ ماہ کی ۲۳ سال کے ساتھ نسبت ۱۴۶ اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ پس لازم نہیں کہ یہ اجزاء ہر نبی کی نبوت کیلئے ہوں۔ پس کبھی ایک نبی کی طرف اس سے زائد وحی کی گئی ہے تو اجزاء اس کے مطابق پچاس ساٹھ یا زائد ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

اگر تو کہے کہ کیا مقام ولایت، نبوت کے مقام کے لوازم میں سے ہے یا یہ کوئی اور وصف ہے جو کہ انبیاء کیلئے نہیں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کیلئے ولایت یہ فلک محیط عام ہے اور یہ دائرہ کبری ہے۔ اور اس کے حکم اور اس کی حقیقت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے رسالت یا نبوت یا ایمان اور ولایت مطلقہ کے اس طرح کے دیگر احکام کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور ہر رسول کیلئے ضروری ہے کہ نبی ہو۔ جبکہ ہر نبی کیلئے ضروری ہے کہ ولی ہو اور ہر ولی کیلئے لازم کہ صاحب ایمان ہو۔

اگر تو کہے کہ حکم رسالت اور نبوت کس وقت تک رہتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ رسالت تو لوگوں کے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک رہتی ہے۔ رہی نبوت تو اس کا حکم آخرت میں باقی رہتا ہے۔ اس کا حکم دنیا کے ساتھ خاص نہیں۔

فرمایا ہے۔ پس اس کی طرف رجوع کر۔

القطب لا یموت سے کیا مراد ہے؟

اگر تو کہے کہ صوفیاء کے اس قول سے کیا مراد ہے کہ قطب مرتا نہیں؟ تو جیسا کہ شیخ نے فتوحات کے ۳۷ ویں باب میں فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جہان کسی ایک زمانے میں قطب سے خالی نہیں ہوتا جیسے کہ وہ رسل علیہم السلام میں ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اجسام کیساتھ رسل علیہم السلام میں سے چار کو باقی رکھا۔ تین ارباب شریعت ہیں اور یہ حضرت ادریس، الیاس، اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں اور ایک علم لدنی کے حامل اور وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

وضاحت مسئلہ

اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ ارکان بیت اللہ کی طرح دین حنیفی کے چار ارکان ہیں۔ اور وہ رسل، انبیاء، اولیاء اور مومنین ہیں۔ اور رسالت، بیت اور اس کے ارکان کا رکن جامع ہے۔ پس کوئی زمانہ رسول سے خالی نہیں جو اس میں ہوتا ہے۔ اور وہ قطب ہی ہے جو کہ جہان سے حق تعالیٰ کی نگاہ کا محل ہے جیسے اس کے جلال کے شایاں ہے۔ اور اس قطب سے ہی تمام امداد الٰہیہ تمام عالم علوی وسفلی پر تقسیم ہوتی ہے۔ شیخ محی الدین فرماتے ہیں: اس کی شرط ہے کہ جسم طبیعی اور روح والا ہو۔ اور اس دار دنیا میں اپنے جسد اور اپنی حقیقت کے ساتھ موجود ہو۔ پس ضروری ہوا کہ وہ اس جہان میں اپنے جسم اور روح کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے لے کر قیامت تک موجود ہو۔ اور چونکہ یہ امر مذکورہ صورت پر ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کو پختہ کر کے واصل بحق ہو گئے جو کہ منسوخ نہیں ہوگا اور وہ شریعت جو کہ بدلے گی نہیں تو تمام رسل علیہم السلام آپ کی شریعت میں داخل ہو گئے کہ اس کے ساتھ قائم رہیں۔ پس زمین، اپنے جسم کے ساتھ زندہ رسول سے خالی نہیں ہوتی کیونکہ وہ عالم انسانی کا قطب ہے گرچہ تعداد میں ہزار رسول ہوں۔ پس بیشک مقصود ان سے وہی ایک ہے۔ پس ادریس چوتھے آسمان میں۔ عیسیٰ دوسرے میں جبکہ الیاس وخضر زمین میں ہیں۔ علیہم الصلوٰات والتسلیمات۔ اور یہ معلوم ہے کہ ساتوں آسمان عالم دنیا سے ہیں کیونکہ یہ صورتاً بقاء دنیا کے ساتھ باقی ہیں اور اس کی فنا کے ساتھ فنا ہو جائیں گے۔ پس یہ جہان دنیا کا جزو ہیں۔ بخلاف فلک اطلس کے کیونکہ وہ آخرت سے شمار کیا جاتا ہے۔ پس بیشک قیامت کے دن میں زمین دوسری زمین کے ساتھ بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ یعنی یہ بھی ان کے غیر کے ساتھ بدل دیئے جائیں گے۔ جیسے ہم سے اے نیک بختو! یہ خاکی تخلیق دوسری سے بدل دی جائے گی جو کہ زیادہ نازک پاکیزہ اور لطیف ہوگی۔ پس طبیعیہ جسمیہ تخلیق ہوگی کہ یہ لوگ بول و براز سے مبرا ہوں گے جیسا کہ اس کے بارے میں احادیث وارد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس اور خضر علیہما السلام کو زمین میں باقی رکھا ہے اور اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے۔ اور یہ حضرات مرسلین سے ہیں۔ پس وہ زمین میں دین حنیفی کے ساتھ قائم ہیں۔ پس اس جہان میں رسول ہمیشہ رہے اور رہیں گے مگر شرع محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنیت کے ساتھ۔ لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں۔

پس قطب حضرت عیسیٰ، ادریس، الیاس اور خضر علیہم السلام میں سے ایک ہی ہے اور وہ بیت الدین کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور وہ رکن حجر اسود کی طرح ہے اور ان میں سے دو امام ہیں اور وہ چاروں اوتاد ہیں۔ پس ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ دوسرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ ولایت کی حفاظت کرتا ہے۔ تیسرے کے ساتھ نبوت کی اور چوتھے کے ساتھ رسالت کی حفاظت فرماتا

طالب دعا خاکسار

ڈاکٹر جواد علی ناصر

مفید کتب جن سے مدد لی گئی۔ ذیل میں دیئے گئے لنکس سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم

https://www.alislam.org/urdu/book/قرآن-کریم/

مکمل تبلیغی پاکٹ بک

https://www.alislam.org/urdu/book/مکمل-تبلیغی-پاکٹ-بک/

حدیقۃ الصالحین

https://www.alislam.org/urdu/book/حدیقۃ-الصالحین/

قندیل صداقت

https://www.alislam.org/urdu/book/قندیل-صداقت/

قندیل ہدایت

https://www.alislam.org/urdu/book/قندیل-ہدایت/

تمام حوالہ جات کے لیے لنک

https://hawalajaat.ahmadimuslim.de